کلیاتِ تنویر نقوی



تحقیق و ترتیب: اعزاز احمد آذر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آواز دے کہاں ہے

کلیاتِ تنویر نقوی

آوازدے کہاں ہے

کلیاتِ تنویر نقوی

تحقیق و ترتیب

اعزاز احمد آذر

الحمد پبلی کیشنز

رانا چیمبرز۔ سیکنڈ فلور۔ (چوک پرانی انارکلی) لیک روڈ۔ لاہور

ہماری کتابیں.....

خوبصورت، معیاری اور

کم قیمت کتابیں

تزئین واہتمام اشاعت

صفدر حسین

ضابطہ:-

اشاعت : فروری 2004ء

مطبع : شرکت پریس لاہور

سرورق : ریاظ

قیمت : [redacted] روپے

انتساب

محترمہ تسنیم تنویر نقوی

کے نام

ہم ڈبوتے ہیں اپنے خوں میں قلم
کرتے ہیں حال دوسروں کا رقم

تنویر نقوی

فہرست

ئے (قطعات)

پنجابی

کچھ یادیں۔ کچھ باتیں

تنویر نقوی برصغیر کے ایک بڑے اور ممتاز گیت نگار تھے۔ جس کسی نے اول اول فلم انمول گھڑی کا گیت "آواز دے کہاں ہے دنیا میری جواں ہے" سنا ہوگا اسے فلم اور گیت نگاری اور موسیقی اور گلوکاری سے خواہ دور کا بھی علاقہ نہ ہو وہ اس گیت سے اثر لئے بغیر نہ رہ سکا ہوگا۔ اصولی طور پر تنویر صاحب کی گیت نگاری ڈاکٹریٹ کے کسی تحقیقی مقالے کی مستحق ہے اور یہ کام آنے والے کسی وقت کا کوئی محقق یا ریسرچ سکالر ضرور کرے گا۔ ادب کے لگے بندھے سانچوں کو پیش نظر رکھا جائے اور ادبی روایت کے آئینہ میں دیکھا جائے تو ادب کے نقاد عام طور پر گیت نگاری کو اپنے دائرہ کار سے خارج کی شے سمجھتے ہیں۔ اس لئے ادب کے روایتی نقادوں کی نظر کا گلہ ویسے ہی ۔ بے محل ہو جاتا ہے۔ لیکن تاریخی اور تخلیقی حوالے سے دیکھا جائے تو تنویر نقوی کی گیت نگاری برصغیر کے بے شمار گیت نگاروں کی موجودگی کے باوصف الگ منفرد اور ممتاز دکھائی دیتی ہے۔ ان کا اپنا ایک اسلوب، ایک انگ، اپنی الگ خوبصورت دلکش اور اثر آفریں ڈکشن ہے اور ان کے گیتوں کے اندر لہریں لیتا اور موجیں مارتا ردھم اور جادو اثر غنائیت تنویر صاحب کے حوالے سے ہی خاص ہے۔

مجھے تنویر صاحب سے براہ راست تعارف اور ملاقات کا موقع ساٹھ کی دہائی کے وسط میں ملا۔ مجلس احباب ادب کے نام سے اپنے ایک افسانہ نگار دوست سہراب اسلم (اب مرحوم) کے ساتھ مل کر ایک ادبی تنظیم شاہدرہ ٹاؤن (لاہور) میں قائم کر رکھی تھی۔ اس میں اسلم عصیم، ظفر رباب، عمر حیات شاہین (اب مرحوم) بھی ہمارے ساتھی اور معاون تھے۔

اسلم عصیم اور ظفر رباب اس وقت نوعمر تھے مگر ان کا ادبی ذوق' لگن اور دلچسپی اپنے ہم عمر نوجوانوں کے مقابلے میں غیر معمولی حد تک زیادہ تھی۔ مجلسِ احبابِ ادب نے اپنے قیام کے ساتھ ہی ادبی شاموں کے انعقاد کا ایک سلسلہ شروع کیا جو اس وقت لاہور جیسے بڑے ادبی و ثقافتی مرکز میں بھی ایک حوالے سے "طرحِ نو" کا درجہ رکھتا تھا۔ اس ادبی ادارہ کے زیرِ اہتمام ہم نے احمد ندیم قاسمی' قتیل شفائی' احمد فراز' عارف عبدالمتین' احمد راہی' اشفاق احمد' سید قاسم محمود' اُستاد دامن' حبیب جالب' سعید جعفری' انور مسعود' قمر یورش اور تنویر نقوی کے ساتھ شام منانے کا اہتمام کیا۔ وہ اَن گنت احباب جو ان محفلوں کا حصہ رہے ماشاء اللہ حیات ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں سلامتی و صحت عطا فرمائے (آمین) آج بھی تائید اور تصدیق کرتے ہیں کہ مجلس احباب ادب کی یہ شامیں خصوصاً لاہور میں اور عمومی سطح پر پاکستان کے ادبی منظرنامے میں یادگار' منفرد اور تاریخی حیثیت میں ہمیشہ زندہ رہیں گی اور یاد رکھی جائیں گی۔

تنویر نقوی صاحب سے براہ راست تعارف اور ملاقات کا پہلا وسیلہ یہی مجلس ادب کا ۲۸ جون ۱۹۶۹ء کو شاہدرہ میں پروگرام تھا۔ میں اپنی اس خواہش اور پروگرام کے ساتھ کمن آباد لاہور میں ان کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا۔ پہلی ہی ملاقات میں ماحول اس قدر دوستانہ اور بے تکلفانہ سا ہوگیا کہ اس ملاقات کے "پہلا پہلا" ہونے کا احساس بھی لمحہ بھر میں ختم ہوگیا۔ اسلم عصیم بھی اس وقت میرے ہمراہ تھے۔ .... تنویر صاحب کی شفقت آمیز دوستی اور طبیعت کے کھرے پن کا اعجاز تھا کہ یہ پہلی ملاقات جلد ہی ہر روز کی ملاقاتوں میں تبدیل ہوگئی جو بعد میں گھریلو تعلقات میں ڈھل گئی اور پھر یہ سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۔ میں گویا ان کے خاندان کا ایک فرد تھا۔ اگرچہ اس وقت تک میری ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی مگر بھابی تسنیم اور ان کی والدہ محترمہ نے میرے حوالے سے تنویر صاحب کے دیئے ہوئے اعتماد کو احترام دیا اور تعلق خاطر کا یہ سلسلہ دوطرفہ آمدورفت کے ساتھ تادیر باقاعدگی سے جاری رہا جو کسی نہ کسی حوالے سے آج بھی قائم ہے۔ تنویر صاحب کی دو ننھی منی بیٹیاں اس وقت ہماری گود میں کھیلتی تھیں۔ اب ماشاء اللہ اپنے گھروں اور بچوں میں خوش و خرم زندگی

بسر کر رہی ہیں۔ ان بیٹیوں کے علاوہ اکلوتا بیٹا شہباز ایک بہت پیارا، خوبصورت، کیوٹ سا بچہ اپنی شرارتوں سے اپنے گھر والوں کے علاوہ آنے جانے والوں کی بھی دلچسپی اور توجہ کا مرکز بنا رہتا تھا۔ اب ماشاء اللہ دبئی میں اپنی فیملی کے ساتھ روزگار کما رہا ہے۔ ابھی آج ہی بذریعہ ای میل اس نے اپنے محبت بھرے پیغام سے ایک بار
پھر روح کو سرشار کر دیا ہے۔ تنویر صاحب کی وفات کے بعد اسلم عصیم نے جو عرصہ تقریباً (اب) تیس برس سے ابوظہبی + دوبئی میں مقیم ہیں، عزیزی شہباز کو نوعمری ہی میں اپنے پاس بلوا لیا تھا .... اسلم عصیم میرے عزیز اور بھائی ہیں جن کی محبت، رفاقت اور ذوق وشوق وجہِ تفاخر ہے۔

اس تمہیدی تفصیل میں جانا دراصل یوں مقصود تھا کہ تنویر نقوی صاحب کے حوالے سے بات کرتے ہوئے تاریخی لحاظ سے مستند حوالوں کا موجود ہونا ضروری تھا۔ وگرنہ یوں بھی ہوا کہ چند برس پیشتر ایک محفلِ موسیقی میں جہاں مجھے بطور مہمانِ خصوصی مدعو کیا گیا تھا، کمپیئر نے یہ اعلان کر کے چونکا دیا کہ "خواتین وحضرات! اب ایک ایسا گلوکار اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لئے سٹیج پر آ رہا ہے جسے برصغیر کے نامور نغمہ نگار جناب تنویر نقوی کا بیٹا ہونے کا شرف حاصل ہے یوں نغمہ اور نغمگی اس کی گھٹی میں شامل ہے" .... ایک اٹھارہ بیس برس کا نوجوان سٹیج پر گانا گانے آ گیا۔ کچھ گفتگو بھی اس نے اپنے اور اپنے والد گرامی (----؟) یعنی تنویر نقوی صاحب کے حوالے سے کی۔ میرے لئے یہ لمحات خاصے اضطراب اور الجھن کے تھے۔ میں نے اس لڑکے کی پرفارمنس کے دوران ہی پیکے از منتظمین سے گزارش کی کہ جونہی یہ لڑکا گیت گا چکے اُسے میرے پاس لا کر بٹھا دیا جائے .... اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ میں نے اس لڑکے سے کس نوعیت کے اور کیا کیا سوال نہیں کئے ہوں گے۔ کہاں تک نہیں کریدا ہو گا۔ .... بالآخر اس نوجوان نے اپنی ذہانت کا مظاہرہ کیا اور مجھے یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ تنویر نقوی صاحب کا منہ بولا بیٹا ہے۔ یاد رہے تنویر صاحب 1972ء میں انتقال فرما گئے تھے۔ یوں 1997/98ء میں فوت ہوئے انہیں پچیس برس کا عرصہ گذر چکا تھا۔ مگر اس لڑکے کا اصرار

تھا کہ وہ تنویر صاحب کا ''منہ بولا'' بیٹا ہے۔ بعد میں فوراً ہی وہ کسی بہانے سے اُٹھا اور محفل سے ایسا غائب ہوا کہ آج تک پھر کسی بھی محفل، تقریب، جگہ اور بزم میں دکھائی نہیں دیا .... خیر، یہ ذکر بھی واقعاتی سچائیوں کو سند دینے کے حوالے سے یہاں حسب موقع اور ضرورت آ گیا ہے۔

تنویر نقوی کی گیت نگاری، ان کے فنی مقام اور فکری عظمت کا بہت مستند لوگ اور روز وشب کی منزلیں طے کرتی تاریخ (History) نے اعتراف کیا ہے۔ یوں بھی میرا مقام و منصب یہ نہیں ہے کہ میں اس خاص حوالے سے کچھ بھی عرض کرنے کی جسارت کروں۔ مجھے اپنی ذاتی زندگی، ذاتی معمولات اور دوران ملازمت کے سرکاری امور کے حوالے سے بھی اَن گنت مرتبہ جناب قتیل شفائی، جناب احمد راہی اور جناب سیف الدین سیف جیسے بڑے شاعروں اور نغمہ نگاروں کے قریب رہنے کا موقع ملا ہے۔ جناب احمد ندیم قاسمی سے بھی ایک قلبی تعلق، رشتہء احترام اور عمومی اور خصوصی ملاقاتوں کا شرف حاصل ہے۔ خواجہ خورشید انور اور ہدایت کار مسعود پرویز (مرحوم) کے ساتھ بھی ملاقات رہی ہے۔ یہ سب لوگ اپنے اپنے حوالے سے اور اپنے اپنے شعبے میں بلاشبہ ''بڑے لوگ'' جانے اور مانے جاتے ہیں اور واقعتاً ایسا ہی ہے۔ یہ لوگ تنویر نقوی مرحوم کے ہم عصر ہیں۔ بعض کے ساتھ تو عمروں کا بھی کوئی بہت زیادہ لمبا چوڑا فرق نہیں ہوگا مگر واقعہ یوں ہے کہ میں نے گزشتہ تیس پینتیس برس کے عرصہ میں ان سب لوگوں کی زبان سے نجی محفلوں کی گپ شپ میں، رسمی اور غیر رسمی بات چیت میں، اپنے کسی انٹرویو میں یا نغمہ نگاری کے حوالے سے پاک فلم انڈسٹری کے موضوع کو زیر بحث لاتے ہوئے، جب بھی سنا، ان میں سے کسی ایک شخص نے بھی کبھی ''تنویر صاحب'' کہے بغیر ان کا ذکر نہیں کیا۔ اس احترام کے پیچھے جہاں ان سب لوگوں کی ذاتی شرافت، نجابت اور عزت نفس کارفرما ہے وہاں تنویر صاحب کی شخصی اور فنی اور فکری عظمت کا اعتراف بھی دکھائی دیتا ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ہمارے بہت پیارے دوست اور مقبول شاعر خواجہ پرویز اَن گنت مرتبہ ایک فقرہ دہرا چکے ہیں کہ ''ہماری فلم انڈسٹری کو سیف الدین سیف، حزیں قادری، قتیل شفائی، احمد راہی اور دیگر

بہت سے اچھے اچھے شاعر نصیب ہوئے مگر تنویر نقوی ان سب میں "زیادہ اچھے گیت نگار" تھے.........

عزیزی شہباز نقوی کی مہیا کردہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق انیس سو بیس کی دہائی میں تنویر صاحب ابادان (ایران) میں پیدا ہوئے تھے۔ یوں نومبر انیس سو بہتر میں انتقال کے وقت ان کی عمر لگ بھگ باون برس بنتی ہے۔ تنویر نقوی کا اصل نام "خورشید" تھا۔ خوبصورت بلکہ دلکش خدوخال اور نکھری نکھری رنگت والے انسان تھے۔ قد قدرے درمیانہ' جسم بھاری مگر آپ اسے "موٹا" ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ سادہ مزاج ایسے تھے کہ گرمیوں میں عموماً گھر کے اندر بغیر قمیض یا بنیان کے بستر کی ایک چادر پیٹ کے اوپر کر کے باندھے ہوتے جو زیادہ سے زیادہ گھٹنوں سے ذرا نیچے تک ہوتی تھی۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھے مہمانوں اور ملاقاتیوں کے لئے خود ہی چائے اور مشروبات وغیرہ گھر کے اندر سے لاتے۔ بار بار اندر باہر آنے جانے کے دوران پاؤں میں چپل ڈالنے کا تکلف بھی نہیں کرتے تھے۔ ایک خوبصورت' دلفریب مسکراہٹ ہمہ وقت ان کے چہرے پر کھیلتی رہتی تھی۔ فارسی' عربی' اردو اور پنجابی زبان پر بہت عبور رکھتے تھے۔ ان کے کارنس پر ماؤزے تنگ کا فریم شدہ مجسمہ رکھا تھا مگر نظریاتی طور پر ترقی پسند یا مارکسسٹ ہونے کے باوجود ان کے اندر اپنی دینی شخصیات سے عقیدت واحترام روح کی پاتال تک گہرا تھا جس کا ثبوت فلم نور اسلام کی نعت

شاہِ مدینہ - یثرب کے والی
سارے نبی تیرے در کے سوالی

اور فلم ایاز میں شامل محفلِ میلاد کے لئے لکھی گئی تضمین

جو نہ ہوتا تیرا جمال ہی
یہ جہاں تھا خواب وخیال ہی
صلو علیہ وآلہٖ

.........اور دیگر کلام کی صورت میں ملتا ہے۔ جس کی مثال بھی ملنی مشکل ہے۔

تنویر صاحب کی طبیعت میں ایک بھولپن تھا۔ وہ بھی ایسا کہ ایک بچہ بھی بآسانی انہیں ورغلا سکتا تھا۔ مرنجاں مرنج اور منکسر المزاج ایسے تھے کہ فلمسازوں سے اپنے لکھے گیتوں کا معاوضہ بھی طلب نہ کر سکتے تھے بلکہ ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ کوئی فلمساز پچھلی فلم کے گیتوں کا معاوضہ دے نہیں رہا مگر فرمائش کرتا ہے کہ اس کی نئی فلم کے لئے بھی تنویر صاحب ہی لکھیں۔ جبکہ تنویر صاحب سوچتے ضرور ہیں کہ یہ تو پہلے سے دین دار ہے اور خدشہ ہے کہ نیا کام کروا کے بھی معاوضہ نہیں دے گا۔ لیکن طبیعت میں لحاظ ایسا ہے کہ انکار کرنے یا مطالبہ کرنے کا حوصلہ بھی نہیں کر پا رہے .... شاید یہی اور بہت سی دیگر شخصی خوبیاں تھیں کہ میں نے فلم انڈسٹری کے ہر فرد بشر کو خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا تنویر صاحب کے سامنے جھک کر سلام کرتے اور باادب واحترام گفتگو کرتے دیکھا۔

تنویر صاحب کی سندھ میں کچھ آبائی زمین تھی جس پر اپنے ہی کچھ لوگوں نے قبضہ کر رکھا تھا۔ نوبت عدالتی کارروائی تک جا پہنچی تھی۔ ہر تاریخ پیشی پر لاہور سے سندھ کے کسی دور دراز علاقے میں عدالت حاضری کے لئے تنویر صاحب کا پہنچنا ویسے ہی مشکل تھا۔ جو بندہ اپنے روزگار کے لئے فلم سٹوڈیو بھی زیادہ باقاعدگی سے نہ جاتا ہو وہ سندھ کیا جائے گا۔ "شاید" پھر یوں ہوا کہ وہ زمین اور جائیداد تنویر صاحب سے بالآخر ہتھیا ہی لی گئی۔ .... ایک بار گھر میں چوری ہو گی۔ زمانہ اچھا تھا۔ چور پکڑے گئے۔ مال مسروقہ زیورات وغیرہ بھی برآمد ہو گئے اب وہ چونکہ "مال مقدمہ" تھے اس لئے وہ پولیس کی تحویل میں رکھے گئے۔ تنویر صاحب تاریخ پیشی پر ضلع کچہری لاہور کی متعلقہ عدالت کے باہر صبح ہی صبح یوں آ کے برآمدے میں بیٹھ جاتے گویا وہ مقدمے کے مدعی نہ ہوئے ملزم ہوئے۔ میں نے اس زمانے میں ابھی نئی نئی وکالت شروع کی تھی۔ میرے ایک دوست چوہدری جاوید کے پاس اس زمانے میں بھی موٹر کار ہوا کرتی تھی کبھی ان کے لئے اپنے بینک سے چھٹی لے کر آنا ممکن ہوتا تو وہ تنویر صاحب کی عدالت میں آمد و رفت کا انتظام کر دیتے وگرنہ اومنی بس اور رکشہ تو تھا ہی۔ کچہری میں اسلم عصیم' ہمارے اس وقت کے نوجوان فنکار دوست خورشید کمال (اب باریش صوفی بزرگ)' میرے سینئر وکیل مشتاق بٹ صاحب اور

میں تو وہاں بہر حال موجود ہی ہوتے تھے۔ تنویر صاحب اپنے مقام و منصب کو درمیان میں لائے بغیر بڑی سادگی اور فقیری کے ساتھ اس مقدمے کی کارروائی میں سے گزرتے رہے۔

تنویر صاحب سے عقیدت و محبت کے حوالے سے اکثر و بیشتر آنے جانے والوں اور ان کی ہم نشینی سے فیض یاب ہونے والوں میں خورشید کمال اور حکیم حیدر عباس کے نام بہت نمایاں ہیں۔ حیدر عباس کو ان دنوں فلموں میں کام کرنے کا جنون تھا اور خورشید کمال ریڈیو پروگراموں خصوصاً ڈراموں میں اپنی صداکاری کے جوہر دکھاتے تھے۔ ایک بار تو میں نے خود دیکھا کہ وہ چھ مختلف آوازوں میں ایک ہی وقت میں چھ کیریکٹر کر رہے تھے۔ سندھ سے ایک بہت خوش شکل نوجوان ''زبیر'' بھی فلمی ہیرو بننے کا شوق لے کر تنویر صاحب کے ہاں مستقل قیام پذیر تھے۔ چنانچہ تنویر صاحب کی شفقت و محبت کی خوشہ چینی کے علاوہ ہماری (ان دنوں ایک جیسے نوجوانوں کی) منڈلی خوب جمتی تھی۔ اب خورشید کمال باریش (سفید) دینی مبلغ اور صوفیانہ شاعری کرنے والے بزرگ کے طور پر جانے جاتے ہیں مگر طبیعت و مزاج کی شوخی وہی ہے۔ حیدر عباس ریڈیو کے دیہاتی پروگرام میں مرکزی کردار کے لیے صداکاری کرتے ہیں۔ طبیہ کالج کے ایک بڑے انتظامی عہدے پر فائز ہیں اور ان کی محبتوں کا عالم پہلے سے دہ چند ہے۔

1994ء میں' میں محکمانہ ترقی کے بعد اسلام آباد گیا تو ایک روز پی اے نے بتایا کہ ''کوئی'' زبیر صاحب ٹیلی فون لائن پر ہیں اور بات کرنا چاہتے ہیں مگر (بقول ان کے) ''آذر صاحب مجھے نہیں جانتے''۔ میں نے ہیلو کہا۔ دوسری جانب سے جو خوبصورت آواز کانوں میں اُتری وہ سیدھی دل میں گھر کر گئی۔ میں نے ایک لمحے میں زبیر صاحب کو پہچان لیا تھا۔ وہ حیران بھی بہت ہوئے تھے۔ بدقسمتی سے اب ان سے رابطہ نہیں ہے۔ وہ شاید اپنے مقدر کے خلاف زیادہ عرصہ جنگ نہ لڑ سکے اور فلمی ہیرو بننے کا خیال ذہن سے جھٹک کر کسی ملازمت میں چلے گئے۔ بہر حال یہ سب چونکہ تنویر نقوی صاحب کی وساطت سے تھا اس لئے اس کا حوالہ یہاں ضروری ہو گیا۔

زندگی کے آخری سال کے دوران بیماری نے تنویر صاحب پر پے در پے بہت سے

حملے کیے۔ اس میں لقوہ جیسا موذی مرض بھی شامل تھا۔ بیماری طویل ہوئی تو پریشانی بڑھنے لگی۔ فلسازوں کے رویے کی وجہ سے آمدنی پہلے ہی کوئی بہت کافی نہیں تھی۔ بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ بھابی تسنیم اور ان کی والدہ محترمہ نے نہایت جانفشانی اور جاں سوزی کے ساتھ ان کی خدمت کی۔ کسی بھی طرح کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ ذرا افاقہ ہوتا تو گھر میں رونق سی آ جاتی۔ مرجھائے مرجھائے سے پریشان چہرے کسی حد تک کھل اُٹھتے۔ اس تمام عرصے میں بھابی تسنیم کی خدمت گزاری بہت قابل ستائش ہے۔

تنویر صاحب کی طبیعت قدرے بہتر ہوئی تو باتوں باتوں میں ایک روز پنجاب کے کلچر کا ذکر چھڑ گیا۔ یہ دراصل فلم ''اَت خدا دا ویر'' کے لئے گیت مکمل کر چکنے کے بعد کا واقعہ ہے۔ یہ حوالہ مجھے یوں یاد رہا کہ جس دوران تنویر صاحب اس فلم کے گیت لکھ رہے تھے وہ سمن آباد کے پہلے گول چکر کے قریب طارق ماڈل سکول کے عقب میں واقع گلی کے ایک مکان میں رہائش پذیر تھے۔ میں اپنے معمول کے مطابق ان کے گھر پہنچا تو کہنے لگے ''قبلہ اَج اِک اجیہا گیت لکھیا اے سنو گے تے مزہ آ جاوے گا۔ پوری پنجابی ثقافت بھر دتی اے گیت وچ''۔ اندر سے اپنا گتہ اُٹھا لائے۔ یہ وہ گیت تھا جس کے بول ہیں:

گندلاں دا ساگ تے مکھن مکئی
رِنھ کے لیائی آں میں سجناں دے لئی

(اَت خدا دا ویر)

وہ اِس گیت کے حوالے سے خاصے جذباتی ہو جاتے تھے۔ خیر اِس ملاقات میں جو بیماری میں افاقہ کے دوران ہوئی ''گندلاں دا ساگ'' کا ذکر آ گیا۔ انہوں نے گندلاں دا ساگ، مکھن اور مکئی کی روٹی کا ذکر اس انہماک اور دلچسپی سے کیا کہ میں نے ایک تجویز ان کے سامنے رکھی۔ چنانچہ طے پا گیا کہ ابھی چند دن بعد جب وہ مزید بہتر ہو جائیں گے تو ہم پہلے شاہدرہ میں میرے مکان پر سب اکٹھے ہوں گے وہاں ساگ دیسی مکھن اور مکئی کی روٹی کا لنچ ہو گا۔ پھر سب دوست مقبرہ نور جہاں کی سیر کو جائیں گے۔ ویسا ہی ہوا۔ چوہدری جاوید، تنویر صاحب کو اپنی گاڑی میں لے کر آ گئے۔ اسلم عصیم، ظفر رباب، رشید احمد

اور دو ایک اور دوست پہلے سے میرے پاس موجود تھے۔ بہت ''زبجھ'' کے ساتھ میری والدہ نے مطلوبہ کھانا تیار کیا۔ تنویر صاحب اور ہم سب لوگ بہت مسرور تھے۔ کھانا سامنے رکھا گیا تو ان کے چہرے پر اور بھی رونق آ گئی۔ لیکن یوں ہوا کہ جونہی پہلا لقمہ توڑ کر اور ساگ میں لگا کر تنویر صاحب اسے منہ کے قریب لائے' اچانک ان کی رنگت سرخ ہوگئی' آنکھوں سے دو بڑے بڑے آنسو چھلک پڑے۔ ہم سب لوگ پریشان ہو گئے .... کھانا وہیں پڑے کا پڑا رہ گیا۔ بہت دلاسے اور کوشش کے بعد ان کی طبیعت بحال ہوئی تو کہنے لگے مجھے اپنا گاؤں یاد آ گیا ہے۔ پھر اپنے اس گاؤں کے حوالے سے اپنی ایک نظم کا ذکر کرنے لگے۔ ہم سب نے فرمائش کی کہ اگر یاد ہو تو نظم سنا دیں۔ انہوں نے یادداشت پر زور دے کر نظم شروع کی۔ (بدقسمتی سے مجھے وہ شعر یاد نہیں رہے اور نہ ہی تنویر صاحب کے کاغذوں میں سے وہ کہیں سے دستیاب ہوئی ہے)۔ تیسرے شعر پر جب پہنچے جو مجھے یاد رہ گیا۔ ہے کہ

؎ یہ میرا گاؤں میرا جھنگا ہے

میرا دہقاں یہاں بھی ننگا ہے

اس وقت پھر ان کی آواز بھرا گئی' آنکھیں اُمڈ آئیں اور وہ اپنی نظم مکمل نہ کر سکے .... کھانا تو خیر کیا کھانا تھا۔ اس کے بعد محض اس خیال سے کہ ان کی طبیعت بہل جائے ہم لوگ انہیں ساتھ لے کر مقبرہ نور جہاں چلے گئے اور کچھ وقت وہاں جنوری کی دھوپ میں گذار کے شام کو واپس ہوئے۔ (اس موقع پر کئی تصاویر میرے ریکارڈ میں اب بھی موجود ہیں اور بعض مختلف حوالوں سے مختلف پرچوں اخباروں میں چھپ بھی چکی ہیں)۔

اگست' ستمبر 1972ء میں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی۔ ایک بہت بڑا اور ممتاز نغمہ نگار بیماری کی زد میں تھا۔ اس کے گھریلو حالات سب کے سامنے تھے۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ سٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ ایسے بڑے فنکار کی دیکھ بھال اور علاج معالجے کا انتظام کرے۔ میرا کچھ ذاتی عمل دخل اس وقت کی ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت اور سیاسی جماعت

پیپلز پارٹی میں بھی تھا۔ چنانچہ میں اس وقت کے وزیر خزانہ پنجاب حنیف رامے سے ان کے دفتر میں ملا۔ انہیں صورتحال سے آگاہ کیا اور انہیں اپنے ساتھ تنویر صاحب کے گھر لے گیا۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ حنیف رامے نے فوری طور پر ان کے ہسپتال داخلے کا انتظام کیا۔ تنویر صاحب کو میں نے خود میو ہسپتال پہنچایا جہاں شعبہ البرٹ وکٹر میں انہیں داخل کرلیا گیا۔ یوں ان کا علاج معالجہ سرکاری ذمہ داری کے طور پر شروع ہوگیا۔ مگر قسمت کو ان کی صحت یابی منظور نہیں تھی۔ چنانچہ یکم نومبر 1972ء کو علی الصبح گیت نگاری کے آسمان کا سب سے روشن ستارہ غروب ہوگیا۔

تنویر صاحب میو ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ مرض بڑھتا جا رہا تھا۔ اسی دوران وہ اپنے بہت سے عزیز دوستوں کا نام لے لے کر معلوم کرتے کہ فلاں آیا ہے' فلاں آیا ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگ اب اس دنیا میں نہیں ہیں مگر یہ سب وہ تھے کہ بھلے دنوں میں تنویر صاحب ان کا سہارا اور ان کا دسترخوان اُن لوگوں کے لئے ہمہ وقت بچھا ہوتا تھا ....تنویر صاحب کو کسی متوقع مایوسی اور پریشانی سے بچانے کے لیے بھابی تسنیم۔ میں یا دیگر اٹنڈنٹ انہیں تسلی دیتے رہتے کہ سب لوگ آتے ہیں مگر آپ چونکہ آرام کر رہے ہوتے ہیں اور یوں بھی ڈاکٹروں نے ملاقاتیوں پر پابندی لگا رکھی ہے اس لئے ان لوگوں کی آپ سے ملاقات نہیں ہوتی۔

انہی دنوں ریاض شاہد پر بیماری نے ایسا حملہ کیا کہ وہ جلد ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔ ڈاکٹروں نے خصوصی ہدایت کردی کہ تنویر صاحب کو ریاض شاہد کی وفات کی خبر نہ دی جائے۔ ریاض شاہد کی مختصر علالت کے دوران بھی انڈسٹری کے لوگوں کا رویہ وہی رہا جس کا اوپر تنویر صاحب کے حوالے سے ذکر کر چکا ہوں مگر ریاض شاہد کے انتقال کے بعد جو ان لوگوں کی جانب سے ''بیان بازی'' اخبارات کے ذریعے سامنے آئی اس کے ردعمل کے طور پر ان دنوں تنویر صاحب کے Bed کے پاس بیٹھے بیٹھے ایک قطعہ ہوگیا جو انہی دنوں روزنامہ مساوات نے بہت نمایاں طور پر شائع بھی کردیا۔ عنوان تھا ''تنویر نقوی'' ملاحظہ ہو۔

ثبوت دے گیا مر کے ریاض شاہد بھی
کہ بعد مرگ سبھی غمگسار نکلیں گے

جو آج اُس سے نگاہیں چرا کے جاتے ہیں
سروں پہ ہاتھ رکھے اشکبار نکلیں گے
وہ مر رہا ہے مگر کوئی پوچھتا ہی نہیں
وہ مر گیا تو ایڈیشن ہزار نکلیں گے

سو یہی ہوا۔ مگر یہ تو ہوتا آیا ہے اور شاید ہوتا ہی رہے۔

تنویر صاحب نے اپنی زندگی ہی میں اپنی دو تین مختلف ڈائیریاں میرے حوالے کر دی تھیں۔ اس وقت انہوں نے شاید اپنے دو ایک دوستوں سے مجموعہ کلام چھپوانے کی بات بھی کی تھی جس بھروسے پر لکشمی چوک میں راجہ غضنفر علی (جو اس وقت فلمی دنیا کی ایک بہت ممتاز اور سرکردہ شخصیت تھی) کے پاس مجھے بھیجتے بھی رہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ راجہ صاحب نے اگر اس ضمن میں عملاً کچھ کیا نہیں تو کم از کم یہ تو کیا کہ یہ ڈائریاں مجھے واپس کر دیں۔ جنہیں ایک امانت کے طور پر میں نے سنبھالے رکھا۔ 1974ء میں میں ریذیڈنٹ ڈائریکٹر پاکستان نیشنل سنٹر تعینات ہو کر سیالکوٹ چلا گیا۔ اپنی ملازمت کے تقریباً اٹھائیس انتیس سالہ عرصہ میں سیالکوٹ' لاہور' ملتان' گوجرانوالہ' بہاولپور' اسلام آباد اور پھر لاہور تبادلوں اور قیام کے دوران اپنے دیگر سامان کے ساتھ ان ڈائریوں کو میں نے خصوصی طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ میری ہمیشہ سے خواہش رہی کہ تنویر نقوی صاحب کے گیتوں اور دیگر کلام پر مشتمل ان کی ایک کلیات چھپ جائے۔ اس سے مقصود اس قیمتی ذخیرے کو تحریری صورت میں محفوظ کرنا اور رکھنا تھا۔ ذاتی طور پر میرے ایسے وسائل نہیں تھے تاہم یہ خواہش اور کوشش کبھی بھی سرد خانے میں نہ رکھی گئی مگر یہ محض دو ڈائریاں تو ان کے کل کلام کا عشر عشیر بھی نہ تھیں۔ اصل کام تو بکھرے کلام کو تلاش کرنا اور اکٹھا کرنا تھا۔ آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کیسی ریسرچ اور جستجو کے بعد حاصل ہوا ہوگا۔

بہرحال! مجھے خوشی اور اطمینان ہے کہ یہ کام نہ صرف پایہ تکمیل کو پہنچا بلکہ تنویر صاحب کی روح کے سامنے سرخرو ہونے کا موقع بھی مجھے ملا۔ اس ضمن میں الحمد پبلی کیشنز کے

روحِ رواں جناب صفدر حسین کو خراجِ تحسین بھی پیش کرنا چاہتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرنا بھی میرا ایک خوشگوار فریضہ ہے کہ تنویر نقوی صاحب کے مقام و منصب کا اعتراف اور احترام ملحوظ رکھتے ہوئے انہوں نے یہ مجموعہ کلام چھاپنے کی پیشکش کی اور اس وقت یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں تک پہنچی ہے تو اس کے پیچھے صفدر حسین کی فن شناسی' فنکار دوستی' ادب پروری اور ادبی و علمی ورثہ کے تحفظ کا جذبہ کارفرما ہے۔ یہ کام محض کتابیں چھاپنے اور کتابیں بیچنے کی کاروباری زندگی کا حصہ نہیں ہے۔ میں ریڈیو پاکستان لاہور کے لائبریرین اعجاز صاحب کا بھی شکرگزار ہوں کہ بہت سے گیتوں کی تلاش ان کے تعاون سے ممکن ہو سکی۔

مجھے اسلم عصیم صاحب اور عزیزی شہباز نقوی کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے جن کی اخلاقی معاونت کے بغیر اس کام کی تکمیل ممکن نہ تھی۔ میں ممتاز مصنف و صحافی جناب یٰسین گوریجہ کا بھی شکرگزار ہوں جن کے عملی تعاون کے بغیر میں یہ تحقیقی کام کرنے کے کسی طور قابل نہ ہوتا کہ ان کی یادداشت اور ذاتی ریکارڈ نے تنویر نقوی صاحب کے فن اور شخصیت کے بہت سے گوشوں کو منور کیا۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ اب بھی تنویر صاحب کے کچھ گیت یا دیگر کلام اس مجموعہ میں شامل ہونے سے رہ گیا ہوگا لیکن اب مزید تاخیر کا متحمل ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔ یہ ایک گرانقدر علمی' ادبی اور ثقافتی ذخیرہ و ورثہ ہے۔ اسے ختم یا تلف ہونے سے بچانا مقصود تھا۔ اسے اگلی نسلوں تک کے لئے محفوظ کرنا مقصود تھا۔ سو یہ کام "کافی حد تک" مکمل ہی سمجھنا چاہیے۔ اگر زندگی اور حالات نے مہلت دی تو باقی ماندہ (اگر کچھ ہے تو) خزینہ بھی منظرِ عام پر لانے کی کوشش کروں گا۔ "وما توفیقی الا باللہ"

اعزاز احمد آذر

120 - زینت بلاک

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

28 اگست 2003ء

○

نعت

شاہِ مدینہ

یثرب کے والی

سارے نبی تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ

ہے نور تیرا شمس و قمر میں

تیرے لبوں کی لالی سحر میں

پھولوں نے تیری خوشبو چرالی

سارے نبی تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ

تو نے جہاں کی قسمت بنائی

تاریکیوں میں شمع جلائی

ہر سمت چھائی تھی رات کالی

سارے نبی تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ

جلوے ہیں سارے تیرے ہی دم سے
آباد عالم تیرے کرم سے
باقی ہر اک شے نقشِ خیالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی

مذہب ہے تیرا سب کی بھلائی
مسلک ہے تیرا مشکل کشائی
دیکھ اپنی اُمت کی یہ خستہ حالی
سارے نبی تیرے در کے سوالی

شاہِ مدینہ

○

نعت

جو نہ ہوتا تیرا جمال ہی
یہ جہاں تھا خواب و خیال ہی
صلو علیہِ و آلہ

ماہ و مہر میں تیری روشنی
ہوئی ختم تجھ پہ پیغمبری
نہیں تجھ سا تیرے سوا کوئی
کرے کون تیری برابری
یہ نہیں کسی کی مجال ہی.......... صلو علیہِ و آلہ

نہ فصیل ہے نہ محل سرا
تیرا فرش ہے وہی بوریا
تیرے جسم پاک پہ اک قبا
وہ بھی تار تار ہے جا بجا
تیری سادگی ہے کمال ہی

صلو علیہِ و آلہ

تو کلیم ہے تو کریم ہے
تو رؤف ہے تو رحیم ہے
تو حبیب ربِ کریم ہے
تیری شان سب سے عظیم ہے
نہیں کوئی تیری مثال ہی........ **صلو علیہِ و آلہ**

○

رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو
یہ لہو سرخی ہے آزادی کے افسانے کی
رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو

جس کے ہر قطرے میں خورشید کئی
جس کی ہر بوند میں اِک صبح نئی
دور جس صبح درخشاں سے اندھیرا ہو گا
رات کٹ جائے گی گل رنگ سویرا ہو گا
رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو

اپنی رفتار کو کچھ اور ذرا تیز کرو
اپنے جذبات کو کچھ اور جنوں خیز کرو
ایک دو گام پہ اب منزلِ آزادی ہے
آگ اور خوں کے اُدھر امن کی آبادی ہے
خود بخود ٹوٹ کے گرتی نہیں زنجیر کبھی
بدلی جاتی ہے بدلتی نہیں تقدیر کبھی
رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو

○

آواز دے کہاں ہے
دنیا مری جواں ہے
آباد میرے دل میں
اُمید کا جہاں .... ایسے میں تو کہاں ہے

آرات جا رہی ہے یوں
جیسے چاندنی-
بارات جا رہی ہے
چلنے کو اب فلک سے
تاروں کا کارواں ہے............ ایسے میں تو کہاں ہے

قسمت پہ چھا رہی ہے
رات کی سیاہی
برباد میری نیندیں
تاروں سے لے گواہی

برباد میں یہاں ہوں
آباد تو وہاں ہے .... بے درد آسماں ہے
آواز دے کہاں ہے

(انمول گھڑی)

○

گائے گی دنیا گیت میرے
سریلے رنگ میں نے
نرالے رنگ میں نے
بھرے ہیں ارمانوں میں
بول مرے انمول خزانے
مول کوئی دل والا جانے
ان سے دلوں میں پیار بھرے
سریلے انگ میں نے نرالے رنگ میں نے
بھرے ہیں ارمانوں میں۔ گائے گی دنیا گیت مرے
کتنی راتیں جاگ گذاریں
کتنی خوشیاں ان پر واریں
گیتوں میں تب یہ بول ڈھلے
سریلے رنگ میں نے نرالے میں نے
بھرے ہیں ارمانوں میں گائے گی دنیا

کیسے جلتے ہیں پروانے
یہ انداز کوئی کیا جانے
جانے وہی جو آپ جلے
سریلے رنگ میں نے نرالے رنگ میں نے
بھرے ہیں ارمانوں میں۔
گائے گی دنیا گیت میرے ....

''موسیقار''

○

گذرا ہوا زمانہ

آتا نہیں دوبارہ۔ حافظ خدا تمہارا

خوشیاں تھیں چار دن کی
آنسو ہیں عمر بھر کے
تنہائیوں میں اکثر
روئیں گے یاد کر کے

وہ وقت جو کہ ہم نے
اک ساتھ ہے گزارا۔ حافظ خدا تمہارا

میرے لئے سحر بھی
آئی ہے رات بن کر
نکلا میرا جنازہ
میری برات بن کر

اچھا ہوا کہ تم نے
دیکھا نہیں نظارا۔ حافظ خدا تمہارا

میری قسم ہے مجھ کو
تم بے وفا نہ کہنا
مجبور تھی محبت
سب کچھ پڑا ہے سہنا
ٹوٹا ہے زندگی کا
اب آخری سہارا۔ حافظ خدا تمہارا

○

جانِ جاں تو جو کہے
گاؤں میں گیت نئے
اور پھر چاہے کیا
سامنے تو جو رہے

نازو انداز ترے
بدلے بدلے سے ہیں کیوں
اس روش کو میں تری
کیا کہوں کیا نہ کہوں۔ تو ہی بتلا دے مجھے
جان جاں تو جو کہے
اجنبی آج ہے کیوں
تیری ہر ایک ادا
یہ کرم ہے کہ ستم
بے رُخی ہے کہ حیا۔ فیصلہ کون کرے

جان جاں تو جو کہے

کوئی شکوہ نہ کروں
شرط الفت ہے یہی
تم بدل بھی جو گئی
میں نہ بدلوں گا کبھی - آسماں ٹوٹ پڑے
جان جاں تو جو کہے

(آنسو)

○

یوں کھو گئے تیرے پیار میں ہم
اب ہوش میں آنا مشکل ہے
کل آنکھ ملانا مشکل تھا
اب آنکھ بچانا مشکل ہے

سانسوں کی مہک سانسوں میں رچے
جذبات میں اِک ہلچل سی مچے
دھڑکن کے سوا آواز نہ ہو
اُلفت کے سوا کچھ بھی نہ بچے
پر تجھ کو بھلانا مشکل ہے
یوں کھو گئے ....

قسمت کا لکھا ٹل سکتا ہے
دریا اُلٹا چل سکتا ہے
جم سکتی ہے سورج کی کرن
پانی میں دیا جل سکتا ہے
پر تجھ کو بھلانا مشکل ہے
یوں کھو گئے تیرے پیار میں ہم
اب ہوش میں آنا مشکل ہے

○

جانِ بہاراں
رشکِ چمن
غنچہ دہن۔سیمیں بدن
اے جانِ من

جنت کی حوریں تجھ پر فدا
رفتار جیسے موجِ صبا
رنگیں ادا۔توبہ شکن
اے جانِ من۔جانِ بہاراں

شمعیں فروزاں آنکھیں تیری
ہر اک ادا میں جادوگری
زلفیں تیری۔مشکِ ختن
اے جانِ من۔جانِ بہاراں

اے ناز پرور۔ ناز آفریں
لاکھوں حسیں ہیں تجھ سا نہیں
خندہ جبیں۔شیریں سخن
اے جانِ من۔جانِ بہاراں

(عذرا)

○

گائیں ہوائیں
جھومیں فضائیں
مچلے جوانی - لے کے انگڑائیاں

مل کے پرندوں نے چھیڑے ترانے
کلیوں کے ہونٹوں پر ہیں تیرے فسانے
محفل جمی ہے - رت شبنمی ہے
تو نے سجائیں میری تنہائیاں
سورج نے دریا پر ہے سونا بکھیرا
کرنوں کے جادو نے ہے جنگل کو گھیرا
چاندی کی دھاریں - ہیں آبشاریں
بجنے لگی ہیں جیسے شہنائیاں
وادی میں جھیلوں کے یہ آئینہ خانے
حیراں پڑے ہیں کب سے نہ جانے
ہے یہ زمانہ - تصویر خانہ
رنگیں بہاروں کی ہیں پرچھائیاں

○

صاف چھپتے بھی نہ تھے

سامنے آتے بھی نہ تھے

کیسا پردہ تھا کہ پردے کو گراتے بھی نہ تھے

ہائے وہ شرمگیں آنکھیں وہ حیا کی سرخی

وہ ہر انداز میں ہر ناز میں معصومی سی

ہائے وہ جلوے کہ نظروں میں سماتے بھی نہ تھے

صاف چھپتے بھی نہ تھے

حسن ایسا کہ جو افسانوں کا عنوان بنے

اور قد سینکڑوں فتنوں کا جو سامان بنے

اتنے سادہ تھے کہ فتنوں کو جگاتے بھی نہ تھے

صاف چھپتے بھی نہ تھے

حسن اور عشق میں یوں پہلی ملاقات ہوئی

بات کوئی نہ ہوئی پھر بھی ہر اک بات ہوئی

خود کھنچے آتے تھے اور ہم کو بلاتے بھی نہ تھے

صاف چھپتے بھی نہ تھے

''جلوہ''

○

رہوں گی تیرے سنگ سنگ بن کے تیری چھایا
میں نے پیا دنیا کو تیرے پیار میں بھلایا

تو ہی میرا رسیا ہے تو ہی میرا چھلیا
تیرے لئے پل پل گاتی ہے پاکیا
من میں موسم اُمڈ گھمڈ کے پیار کرن کا چھایا
رہوں گی تیرے سنگ سنگ......

کبھی تو میں بلما توری بنوں گی دلہنیا
جھوم اٹھے گی تن من میرے پیار کی لگنیا
کہیں گی جب سکھیاں تیرا آنے والا آیا
رہوں گی تیرے سنگ سنگ......

○

یاد کروں تجھے شام سویرے
میرے لبوں پر گیت ہیں تیرے
جب ڈھلتے ہیں شام کے سائے
ہر اک آہٹ من دھڑکائے
دھوکا کھائیں نیناں میرے
یاد کروں تجھے شام سویرے.............
تیرے ملن کی آس لگائے
پلکوں پہ جگ مگ دیپ جلائے
پھر بھی ہوئے ناں دور اندھیرے
یاد کروں تجھے..........
جس کے انگ انگ پیار بسا ہو
ایک نیا سنسار بسا ہو
وہ کیسے مکھ پیار سے پھیرے
یاد کروں تجھے شام سویرے

''موسیقار''

○

تیرا انتظار- کرے بے قرار- کہوں بار بار آ جا
آ جا- میرے راز دار
یہ ہوا کا زور- یہ ندی کا شور- ہے بھری بہار آ جا
آ جا- میرے راز دار

آئی تیری یاد- مچی دل میں دھوم
میرا پیار آج- گائے جھوم جھوم
ہنسے ہر امنگ میرے انگ انگ میں نیا خمار آ جا
آ جا- میرے راز دار

تو ہی میری روح تو ہے میری جان
تجھے سر کا تاج لیا میں نے مان
میں ترے نثار- میرے غمگسار- کہے تجھ سے پیار آ جا
آ جا- میرے راز دار

ملی یوں نگاہ گئی خود کو بھول
مجھے دیکھ ہنسے پھول پھول
میرے سب غرور- ہوئے چور چور- گئی دل سے ہار- آ جا
آ جا- میرے راز دار

○

رم جھم رم جھم پڑے پھوار
تیرا میرا نت کا پیار
چھن چھن باجیں من کے تار
تیرا میرا نت کا پیار
دور جہاں سپنوں کی پریاں پیار کی لوری گائیں
رنگ برنگی اس نگری میں آ جا گھوم کے آئیں
جائیں اڑ کر ہم اس پار
تیرا میرا نت کا پیار
گھن گھن کرتا چنچل بھنورا مستی میں لہرائے
تتلی ناچے بلبل چہکے کوئل شور مچائے
شور مچائے یہ ہر بار
تیرا میرا نت کا پیار
آئے میرے پاس تو ایسے دور کبھی نہ جائے
مرجھائیں نہ کھل کے کلیاں ایسی بھی رت آئے
آئے نہ پت جھڑ رہے بہار
تیرا میرا نت کا پیار

کوئل

○

خوشیوں کو لوٹ کر یہاں
دیتے ہیں غم نشانیاں
کب تک رہیں گی پیار پر
دنیا کی مہربانیاں

کتنی ہی زندگانیاں
رسموں پہ ہو گئیں جدا
دو دل ملے تھے پیار سے
دنیا نے کر دیے جدا
ہوتے رہے یونہی ستم
بنتی رہیں کہانیاں
کب تک رہیں گی پیار پر
دنیا کی مہربانیاں

○

او بے وفا

میں نے تجھ سے پیار کیوں کیا

او بے وفا

تیرا اعتبار کیوں کیا کیوں کیا

میں نے تجھ سے پیار کیوں کیا

دل پہ لاکھ غم ہے پر کبھی نہ آہ کی

میں نے تیرے پیار میں زندگی تباہ کی

پھر بھی تو مرا نہ ہو سکا۔او بے وفا

میں نے تجھ سے پیار کیوں کیا.......

میں نے اپنی ہر خوشی تیرے غم پہ وار دی

تیرے انتظار میں زندگی گذار دی

تو بھی مجھ کو دے گیا دغا او بے وفا

میں نے تجھ سے پیار کیوں کیا

کوئل

○

لڑکا: کچھ تم نے سنا-کیا میں نے کہا-کیوں گیت سہانے گائے جیا-کہو کیوں
لڑکی: تیرے جادو بھرے نینوں نے پیا-کیوں چین ہمارا لوٹ لیا-کہو کیوں
لڑکی: او مورے بلم البیلے دو پل ہیں ملن کے میلے
باہوں میں اگر تو لے لے رک جائیں سمے کے ریلے
اب مجھ سے رہا نہ جائے
کچھ بھی تو کہا نہ جائے
لڑکا: تیرے نین کہیں-تو لاکھ چھپا-کیوں گیت سہانے گائے جیا.....کہو کیوں
لڑکا: شرمیلی چھبیلی چھوری نازک ہے لگن کی ڈوری
لڑکی: دھڑکن یہ کہے اب موری تو مورا پیا میں توری
لڑکا: ہم پیت کی آس لگائے
ہیں ترے نگر میں آئے
لڑکی: او دور سے آنے والے بتا-کیوں چین ہمارا لوٹ لیا.....کہو کیوں

○

ساگر روئے لہریں شور مچائیں
یاد پیا کی آئے - نیناں بھر آئیں

لپٹ لپٹ کے لہریں گھومیں
بڑھ بڑھ کے ساحل کو چومیں
ہم دکھیارے تھام کے دل رہ جائیں
یاد پیا کی آئے - نیناں بھر آئیں
ساگر روئے ....

جگ ہر جائی بھنورے آ کے
کلی کلی کو پیار جتا کے
مست کے بنا کے دور کہیں اڑ جائیں
یاد پیا کی آئے نیناں بھر آئیں
ساگر روئے لہریں شور مچائیں

"کوئل"

○

چاہے کرے دنیا لاکھ جفا
زندہ رہے گا نام وفا

کون کر سکا جدا زندگی سے پیار کو
کس کا حوصلہ ہے جو لوٹ لے بہار کو
آئی خزاں ۔ پھر بھی رہا ۔ گلشن ہرا
زندہ رہے گا نام وفا

ساز توڑ دو گے تم تار تھرتھرائیں گے
آگ بن کے راگ یہ تم کو بھی جلائیں گے
اے ظالمو ۔ روکو گے کیا ۔ دل کی صدا
زندہ رہے گا نام وفا

○

چھن چھن چھن باجے پائل باجے
سانوریا
انکھیوں میں کجرا
وینی میں گجرا ۔ ماتھے پہ بندیا سجائی
توری جھوری میں آئی ۔ سانوریا

درسن پیاسی
چرنن واسی ۔ بنتی کرت ہے کندھائی
توری جھوری میں آئی ۔ سانوریا

آوے نہ چینا
لاگے نہ نیناں
کاہے کو نندیا چرائی، توری جھوری میں آئی ۔ سانوریا
چھن چھن چھن باجے
پائل باجے

"نیند" ۱۹۵۹ء

○

سکھی ری نہیں آئے سجنوا مور

پاپی پپیہا پیو پیو گاوے

مورے انگنا شور مچاوے

مجھ برہن کا جیارا جراوے

آگ لگے نیر نگری جر جاوے

کرموا مور.................

جھوٹے تھے سب وعدے ان کی جھوٹی تھیں رسمیں

جب سے گئے وہ بھول گئے الفت کی رسمیں

یاد پڑیں - اکھیاں برس - ہردے میں اٹھتا ہے شور..........

کس کو سناؤں کون سنے گا درد بھرا افسانہ

ہر پل ایسے گذرا زمانہ

اجڑ گئی - دل کی نگری - کٹ گئے چت چور........

○

جواں ہے محبت

حسیں ہے زمانہ

لٹایا ہے دل نے خوشی کا خزانہ

محبت کریں خوش رہیں مسکرائیں

نہ سوچیں ہمیں کیا کہے گا زمانہ

جواں ہے محبت ......

ابھی تک مجھے یاد ہے وہ کہانی

نہ بھولے گا بچپن کا رنگیں زمانہ

جواں ہے محبت ....

یاں آنکھوں آنکھوں میں باتیں ہوئی ہیں

کسی نے نہ دیکھا کسی نہ جانا

جواں ہے محبت

حسیں ہے زمانہ

"انمول گھڑی"

○

آئی جھومتی بہار - چھایا آنکھوں میں خمار - تجھے کیسے ہوا پیار
گوری سچ کہنا

مجھ پہ پڑی جب اسکی نجریا
لچکی کمریا - چھلکی گگریا
بھیگے بدن سے لپٹی چنریا
ہوئی حال سے بے حال - مری بدل گئی چال - مجھے ایسے ہوا پیار
لڑے یوں نیناں

ڈھولا ہے میرا رنگ رنگیلا
پٹکا بسنتی لاچہ ہے نیلا
گھٹے سے بدن پر کرتہ ہے ڈھیلا
جس کی چھب ہے کمال - گلے ریشمی رومال - مجھے ایسے ہوا پیار
لڑے یوں نیناں

میرا تو وہ ہے بانکا چھبیلا
جتنا ہے زہری - اتنا رسیلا
پل میں ہسیلا پل میں غصیلا
ٹالے اس کا سوال - ہے یہ کس کی مجال - مجھے ایسے ہوا پیار
لڑے یوں نیناں

○

تم جگ جگ جیو مہاراج رے
ہم تیری نگریا میں آئے

ترس رہی موری اکھیاں
تیرے درس کی پیاسی
پیاس بجھا جا
سامنے آ جا سامنے آ جا
بن دیکھے نہ جاؤں آج رے
ہم تیری نگریا میں آئے......
تجھ سا نہیں کوئی جگ میں
نگر نگر تیری دھوم میں
مکھ دکھلا جا
روپ کے راجا روپ کے راجا
میرے سپنوں پہ تیرا راج رے
ہم تیری نگریا میں آئے

موسیقار (۱۹۶۱ء)

○

اس جہاں میں اب ہے انساں انساں کا غلام
آدمی کرتا نہیں ہے آدمی کا احترام

تیر غم کے کھا رہے ہیں اک تبسم کے لئے
ایسی دنیا میں کوئی اپنی خوشی سے کیا جیئے
موت کرتی ہے جہاں پر زندگی کا انتظام
اس جہاں میں ....
آج بھی حرص وہوس سے آدمیت ہے تباہ
ڈھونڈتی ہے زندگی اب تک گناہوں میں پناہ
آج بھی آدم سے شیطاں لے رہا ہے انتقام
اس جہاں میں ....
ظلم واستبداد کی طاری دلوں پر دہشتیں
زندگی سر پیٹتی ہے ناچتی ہیں وحشتیں
ہو رہا ہے ہر طرف انسانیت کا قتل عام
اس جہاں میں ....

○

لہو سے بھری پیار کی داستاں ہے
عجب یہ جہاں ہے عجب یہ جہاں ہے

وفاؤں کا بدلہ یہاں بے وفائی
کسی سے نہ کرنا یہاں آشنائی
محبت کی دشمن ہے ساری خدائی
محبت کی قسمت میں آہ فغاں ہے
عجب یہ جہاں ہے

یہاں جرم ہے پیار کرنا کسی سے
کوئی خوش نہیں ہے کسی کی خوشی سے
سکوں کی تمنا نہ کر زندگی سے
دلوں کو یہاں غم سے فرصت کہاں ہے
عجب یہ جہاں ہے

بھلا کیسے الفت کی شمعیں جلائیں
کہ چلتی ہیں ظلم و ستم کی ہوائیں
کہاں جا کے ہم آشیانہ بنائیں
کہ بجلی کی زد پر ہر اک آشیاں ہے
عجب یہ جہاں ہے

○

جواب دے بے وفا زمانے
لٹے ہیں راہوں میں کتنے راہی
تو کس پہ آئی ہے یہ تباہی
جواب دے بے وفا زمانے
میں دے کے لوری اسے سلاتی
میں مسکرا کے اسے جگاتی
کبھی جو مجھ سے وہ روٹھ جاتا
تڑپ کے اس کو گلے لگاتی
جواب دے بے وفا زمانے
جہاں میں در در مجھے پھرایا
ذرا بھی تجھ کو ترس نہ آیا
کیا نہ کوئی خیال تو نے
گنوایا کیوں میرا لال تو نے
جواب دے بے وفا زمانے

وہ حسرتوں کا مزار ہوں میں
کوئی نہ جس پہ دیا جلائے
عجیب مشکل میں زندگی ہے
نہ چین آئے نہ موت آئے

بتا میری کون سی خطا ہے
کہ جس کی اتنی کڑی سزا ہے
جواب دے بے وفا زمانے

نہ کوئی منزل نہ ہم سفر ہے
اجڑ چکی زندگی کی راہیں
لٹی خوشی کی نشانیاں ہیں
یہ چند آنسو یہ چند آہیں
بکھیر کیوں میرے خواب تو نے
دیا نہ کوئی جواب تو نے
جواب دے بے وفا زمانے

کمانڈر (۱۹۶۸ء)

○

محبت کی قسم تم کو کیئے وعدے وفا کرنا
ہمیشہ کے لئے اک ساتھ رہنے کی دعا کرنا

تمہارے پیار کے دم سے میری دنیا میں رونق ہے
تمہارے پیار کے بدلے یہ دنیا لے کے کیا کرنا

تمہاری قید میں آزاد میرے دل کا پنچھی ہے
کترِ دو بال و پر اس کے نہ پنجرے سے رہا کرنا

تمہیں یہ کون کہتا ہے کہ میرے پاس آ بیٹھو
مجھے تو دور ہی سے دیکھ کر تم ہنس دیا کرنا

پرائی آگ (۱۹۷۱ء)

○

محفل میں تیری تیرے طلبگار آگئے
آسامنے کہ طالب دیدار آگئے

اس جوہری کو گوہرِ دل کی تمیز تھی
یہ دل ہمارے پہلو میں انمول چیز تھی
بے دام بک گیا جو خریدار آگئے
آسامنے کہ طالب دیدار آگئے

آتے نہ تیرے در پہ تو جاتے بھلا کہاں
منظور تھا ہمیں تیری بخشش کا امتحاں
ہم بے گناہ بن کے گنہگار آگئے
آسامنے کہ طالب دیدار آگئے

کس نام سے پکاروں
کیا نام ہے تمہارا
کیوں تم کو دیکھتے ہی دل کھو گیا ہمارا

دیکھو عجیب کتنے
چاہت کے سلسلے ہیں
محسوس ہو رہا ہے
پہلے بھی ہم ملے ہیں
دنیا میں پیار کرنے
ہم آ گئے دوبارہ........
تم خواب زندگی کی
تعبیر بن کے آئے
میرے تصوّروں کی
تصویر بن کے آئے
آ ہی چکے ہو جب تم
جانا نہیں دوبارا........

غرناطہ (۱۹۷۱ء)

○

رنگ بھرا دل آج یہی گائے
کاش گذرتا وقت ٹھہر جائے

جھونکے ہوا کے۔ مستی میں آ کے
جھومیں فضا میں خوشبو لٹا کے
دیکھو تو دنیا۔ کتنی حسیں ہے
ہوتا ہے دھوکا۔ جنت یہیں ہے
آج ہر اک شے خواب نظر آئے
کاش گذرتا وقت ٹھہر جائے

دل نے پکارا۔ کر لے نظارا
جا کے نہ آئے۔ یہ پل دوبارا
موج منا لے۔ دھوم مچا لے
اس ایک پل کو۔ رنگیں بنا لے
مست جوانی کیف میں لہرائے
کاش گذرتا وقت ٹھہر جائے

○

چٹھی ذرا سیاں جی کے نام لکھ دے
حال میرے دل کا تمام لکھ دے

لکھ دے کہ سانوری کا جیا بے قرار ہے
اکھیوں میں بھیگی بھیگی کجلے کی دھار ہے
ہوتی نہیں صبح سے شام لکھ دے
چٹھی ذرا سیاں جی کے............

مجھ کو ستایا تو نے سب سے کہوں گی
ایک دن گن گن بدلے میں لوں گی
نام تیرا ہو گا بدنام لکھ دے
چٹھی ذرا سیاں جی کے............

جا کے پردیس میری یاد بھی نہ آئی ہے
کہتا ہے زمانہ تیرا پیا ہرجائی ہے
میرا اسے پھر بھی سلام لکھ دے
چھٹی ذرا سیاں جی............

دوستی (۱۹۷۱ء)

○

پکڑو پکڑو جانے نہ پائے

اس کا پیشہ مفت بری ہے   نوٹوں سے اسکی جیب بھری ہے
صبح کراچی-شام مری ہے   اڑ کر جائے-اڑ کر آئے
اِدھر اُدھر سے مال کمائے ......پکڑو پکڑو

اس کا شیوہ ہے بیمانی   نئے ہیں پیکٹ چیز پرانی
گھی میں چربی   .... دودھ میں پانی
یہ آٹے میں ریت ملائے-اور حلوے میں گریس کھلائے
پکڑو پکڑو جانے نہ پائے

یہ ہے سب سے بڑا نجومی   اس نے ساری دنیا گھومی
اب تو در در ٹھوکر کھائے
اوروں کی تقدیر بتائے -پکڑو پکڑو جانے نہ پائے

پیر ہے یہ کتنا روحانی   کالی زلفیں رُخ نورانی
اس کی نظر میں دنیا فانی   چندہ لے کر حج کو جائے
سونا لے کر واپس آئے
پکڑو پکڑو جانے نہ پائے

○

بڑی مشکل سے ہوا تیرا میرا ساتھ پیا
ورنہ بے رنگ تھے تیرے بنا دن رات پیا
بڑی مشکل سے.................

آئی ملنے کی گھڑی ترسے ہوئے نین ملے
تیری کیا بات ہے تو جب بھی ملے چین ملے
رہے سنگ سنگ تیری خوشیوں کی بارات پیا
بڑی مشکل سے.................

اپنے چرنوں میں سدا رکھنا مجھے میت میرے
دیوتا من کے تیرے واسطے ہیں گیت میرے
یونہی ہوتی رہے یہ پیار کی برسات پیا
بڑی مشکل سے.................

سامنے تو جو رہے غم بھی ہے منظور مجھے
تجھ کو الفت کی قسم کرنا نہیں دور مجھے
میرے جیون کی خوشی اب ہے تیرے ساتھ پیا
بڑی مشکل سے ہوا تیرا میرا
ہو تیرا میرا ساتھ پیا

لاکھوں میں ایک (۱۹۶۷ء)

○

مرے گھات میں اندھیرا مرے ہر طرف دھواں ہے
مجھے جس سے تھا گذرنا یہ وہ راستہ کہاں ہے
بڑی سنگدل ہے قسمت
بڑا سنگدل جہاں ہے
جو کڑک رہی ہے بجلی - وہ یہیں کہیں گری ہے
جو اڑا ہے رکھ بن کر- وہ مرا ہی آشیاں ہے

وہ ببول ڈس گئے ہیں- جو کھلے تھے پھول بن کر
جو بہار بن کے آیا - وہی موسم خزاں ہے

جو گذر رہی ہے مجھ پر- کہوں کیوں نہ آسماں سے
سنے کون کس کو فرصت - یہ طویل داستاں ہے

کہ ہے ضبط غم خوشی سے - یہی شرط ہے وفا کی
میری حسرتو نہ تڑپو - کہ یہ وقت امتحاں ہے

کیا اعتبار تجھ پر - مجھے یہ خبر نہیں تھی
ترا پیار در حقیقت - مرا وہم ہے گماں ہے

○

تیرے بناں سونی لاگے رے
چاندنی رات
تیرے لئے میری طرح جاگے رے
چاندنی رات

چھین لیا کیوں ساتھ سہارا
کیا تھا سجناں دوش ہمارا
چھوڑ دیا کیوں ہاتھ پکڑ کے
توڑ دیا کیوں ساتھ .... چاندنی رات

بھول گئے ہو قول وفا کے
نین چرائے نین ملا کے
اب کیوں پھیر لیں تم نے نظریں
ایسی تھی کیا بات ..... چاندنی

کوئل (۱۹۵۹ء)

○

لڑکا: حسن تمہارا سبزی منڈی جس میں ہر ترکاری
ترکاری کی چلتی پھرتی کیاری ہو تم پیاری
واللہ کیا ہے بات تمہاری
لڑکا: دانت ہیں یا بھنڈی کے دانے ہونٹ چقندر جیسے
گردن بینگن کان ہیں ادرک، گال ٹماٹر جیسے
ہر مرچ سی تیز طبیعت غصہ ہو جب طاری.....واللہ کیا ہے بات تمہاری
لڑکی: سر ہے تمہارا گوبھی جیسا ناک کریلا سوکھا
گول مٹول سی ٹھوڑی جیسے نقشہ ہے آلو کا
کدو جیسے پھیکے ہو تم شلجم ایسے کھاری.....واللہ کیا ہے بات تمہاری
لڑکا: تریں ہیں بانہیں پاؤں کھیرے ٹانگیں گھیا توری
لڑکی: گھیوں ایسے گھنگھر والے بال تمہارے گوری
بھنویں مونگرے پلکیں سوئے آنکھیں ہیں کچناری
واللہ کیا ہے بات تمہاری
واللہ ہے کیا بات تمہاری

جو حال پوچھا تو ہم حالِ دل سنا نہ سکے
زباں پہ آئے فسانے تو لب ہلا نہ سکے

کچھ بھی نہ کہا اور کہہ بھی گئے
کچھ کہتے کہتے رہ بھی گئے

باتیں جو زباں تک آ نہ سکیں
آنکھوں نے کہیں آنکھوں نے سنیں
کچھ ہونٹوں پر کچھ آنکھوں میں
اَن کہے فسانے رہ بھی گئے
کچھ بھی نہ کہا اور کہہ بھی گئے

دیکھیں گے انہیں دل کہتا تھا
جب دیکھا تو دیکھا نہ گیا
کچھ نکلے کچھ مجبور ہوئے
کچھ ارماں دل میں رہ گئے
کچھ بھی نہ کہا کچھ کہہ بھی گئے
کچھ کہتے کہتے رہ بھی گئے

عذرا (۱۹۶۱ء)

○

میرے بچپن کے ساتھی مجھے بھول نہ جانا
دیکھو دیکھو ہنسے نہ زمانہ ہنسے نہ زمانہ

غم فرقت کے سہہ نہ سکوں گی
دشمن ہے سارا جہاں ۔ جاؤں کہاں
تیری الفت ہے جینے کا بس اک بہانہ
دیکھو دیکھو ہنسے نہ زمانہ
رات گذاروں گن گن تارے
آؤں کیسے پاس تمہارے
ہائے دنیا نے دل کا مرے درد نہ جانا
دیکھو دیکھو ہنسے نہ زمانہ
کوئی دل کا درد نہ جانے
اپنے بھی اب ہیں بیگانے
بس اتنا ہی سن لے مرا ہے فسانہ
دیکھو دیکھو ہنسے نہ زمانہ

انمول گھڑی (۱۹۴۸ء)

○

بات کرنئی

اس کا غم ہی کیا - جو گذر گئی - بات کرنئی

رُت حسیں، دل جواں، ہر نظر میں داستاں

یہ بہار، پھر کہاں، وقت مہرباں - تجھ پہ ہے ابھی

بات کرنئی

اپنی آگ میں نہ جل - اپنے آپ کو بدل

غم کی راہ پہ نہ چل اور بھی تو ہیں - راستے کئی

بات کرنئی

سوچتا ہے کس لئے - کر وہی جو دل کہے

سب دکھائیں راستہ - ساتھ کوئی کب چلے - اپنا فیصلہ - آپ کر کبھی

بات کرنئی

○

آجا میری برباد محبت کے سہارے
ہے کون جو بگڑی ہوئی تقدیر سنوارے

آئے بھی نہ تھے خشک ہوئے آنکھوں میں آنسو
نکلے بھی نہ تھے لٹ گئے ارمان ہمارے

انجام محبت ہمیں معلوم ہے لیکن
لیتے ہیں ترے غم میں امیدوں کے سہارے

تھا دل کو فقط تیری محبت کا سہارا
ہم نے اسی امید پہ دن اپنے گزارے

انمول گھڑی (۱۹۴۶ء)

○

اے نامہ بر کبوتر لے جا پیام میرا
ان کو تڑپ تڑپ کر کہنا سلام میرا

کہنا میری محبت اب بڑھ گئی جنوں سے
لکھا ہے خط یہ میں نے اپنے جگر کے خوں سے
بس کام ہے تڑپنا - اب صبح و شام میرا ...... اے نامہ بر کبوتر
لے جا پیام میرا
جا کر کے دکھاؤں اب دل کے زخم گہرے
چاروں طرف لگے ہیں ظلم و ستم کے پہرے
دنیا نے کر دیا ہے جینا حرام میرا .... اے نامہ بر کبوتر میرا
لے جا پیام میرا
ٹوٹیں گی بجلیاں بھی اٹھیں گی آندھیاں بھی
ہر خوف سے گذرنا تجھ کو قسم وفا کی
ہو جائے گا و گرنہ - قصہ تمام میرا .... اے نامہ بر کبوتر
لے جا پیام میرا

○

مجھ کو آواز دے تو کہاں ہے
تیرے بن سُونا سُونا جہاں ہے

پہلے دیوانہ مجھ کو بنایا
پھر محبت سے دامن چھڑایا
آہ دل میں ہے لب پہ فغاں ہے
تیرے بن سُونا سُونا جہاں ہے

کتنی سنسان ہیں یہ فضائیں
آ، کہ تنہائیاں ڈس نہ جائیں

ہر طرف اِک ہُو کا سماں ہے
تیرے بن سُونا سُونا جہاں ہے

''موسیقار''

○

نہ سلام نہ ہے پیام ہے مجھے دل سے تو نے بھلا دیا
کہیں سچ ہی میری سہیلیاں۔ سبھی مرد ہوتے ہیں بے وفا

میری زندگی میری آرزو
تیرا پیار ہے میری آبرو
میری ہر خوشی کا سبب ہے تو
تو میری نظر میں ہے جانے کیا
نہ سلام ہے نہ پیام ہے.. مجھے دل سے تو نے بھلا دیا

تیری مست آنکھوں میں قہر ہے
تیری میٹھی باتوں میں زہر ہے
تیرا پیار موج ہے لہر ہے
تجھے پیار مجھ سے کبھی نہ تھا
نہ سلام ہے نہ پیام ہے.... مجھے دل سے تو نے بھلا دیا

میرے لب پہ تیرا ہی نام ہے
تیرے بعد چین حرام ہے
تُو نہیں تو قصہ تمام ہے
تیرے ساتھ دل کا سکوں گیا
نہ سلام ہے نہ پیام ہے.......

○

تم پوچھتے ہو کیا تم سے کہوں میں کس لئے پیتا ہوں
پینے سے ذرا ملتا ہے سکوں میں اس لئے پیتا ہوں

پینے کا مجھے کچھ شوق نہیں بس وقت گذارا کرتا ہوں
کچھ دیر نشے کی لہروں میں دنیا سے کنارا کرتا ہوں
کچھ بھی نہ کہوں۔ کچھ بھی نہ سنوں میں اس لئے پیتا ہوں
تم پوچھتے ہو......................

سنتا ہوں وہی کرتا ہوں وہی جو بات کہ دل کو بھاتی ہے
دنیا کو بھلا کیا مطلب ہے یہ فعل تو میرا ذاتی ہے
یہ حق ہی نہیں کوئی پوچھے ہی کیوں، میں کس لئے پیتا ہوں
پینے سے ذرا ملتا ہے سکوں میں اس لئے پیتا ہوں
تم پوچھتے ہو......................

○

لب پر کیا حرف مدعا آئے
ساز ٹوٹا ہے کیا صدا آئے

اک تماشہ ہے ہر خطر ہم کو
اب نہیں رہزنوں کا ڈر ہم کو
اپنا جو کچھ بھی تھا لٹا آئے
لب پہ کیا حرف مدعا آئے
ساز ٹوٹا ہے کیا صدا آئے

اور بھی غم اگر ہیں سہہ لیں گے
عمر بھر گردشوں میں رہ لیں گے
شوق سے آئے جو بلا آئے........
لب پہ کیا حرف مدعا آئے
ساز ٹوٹا ہے کیا صدا آئے

دل ہی غمگیں جو ہو خوشی کیسی
ان اندھیروں میں روشنی کیسی
زندگی کو قرار کیا آئے.............
لب پہ کیا حرف مدعا آئے
ساز ٹوٹا ہے کیا صدا آئے

○

زندگی جا چھوڑ دے پیچھا میرا
آخر میں انسان ہوں پتھر تو نہیں

یہ وفا کیسی ہے میری کیا خطا
جس کی اپنوں نے مجھے ہے دی سزا
تو بتا اب کون سی میری خطا
زندگی جا چھوڑ دے پیچھا میرا
زخم جو تو نے لگایا سی لیا
زہر جو تو نے پلایا پی لیا
بس یہی کافی ہے جتنا جی لیا
زندگی جا چھوڑ دے پیچھا میرا

''جواب دو''

○

نہ گھبراؤ – نہ شرماؤ – ذرا ہنس کے تو دکھلاؤ – مری جاں تم کسی سے کم تو نہیں ہو
جوانی کو نہ الجھاؤ – یہ الجھی زلف سلجھاؤ – میری جاں تم کسی سے کم نہیں ہو

اگر نازک بدن کی یہ لچک تم مل کے دکھلاؤ ...... تو گلشن جھوم جائیں گے
اگر رنگیں لبوں سے مسکرا کر پھول برساؤ .... تو بھونرے گنگنائیں گے
بکھیر و اپنے جلوؤں کی اداؤں کو نہ سمٹاؤ
مری جاں تم کسی سے کم نہیں ہو

کسی کی روح کو تسکین دینا بھی بھلائی ہے .... بھلا کر لو بھلا ہو گا
خدا نے پیار کی خاطر ہی سب دنیا بنائی ہے ...... یہ تم نے بھی سنا ہو گا
محبت ہی خدائی ہے، حقیقت کو نہ جھٹلاؤ
میری جاں تم کسی سے کم نہیں ہو

○

دل کا دیا جلایا
میں نے
تجھ کو کہیں نہ پایا

کہیں نہ بہلا دل بے چارا
کہیں ملا نہ مجھ کو سہارا
آس کے تارے
ڈوبے سارے۔گھور اندھیرا چھایا
دل کا دیا جلایا ۔میں نے دل کا دیا جلایا

بیت گیا ہے ایک زمانہ
کہیں ملا نہ تیرا ٹھکانا
تک تک ہارے
نین بچارے
کچھ بھی نظر نہ آیا۔دل کا دیا جلایا

○

اگر کوئی تمہارے حسن کی تعریف کرتا ہو۔ برا تم کیوں مناتی ہو
اگر کوئی تمہارا نام لے کر آہ بھرتا ہو۔ تو کیوں تیوری چڑھاتی ہو

تمہارے پاس بھی دل ہے۔ کسی کا دل نہ ٹھکراؤ
مری جاں تم کسی سے کم نہیں ہو

نہ گھبراؤ۔ نہ شرماؤ۔ ذرا ہنس کر تو دکھلاؤ
مری جاں تم کسی سے کم نہیں ہو

○

مہکی ہوائیں
مہکے نظارے
سارے کے سارے - تیرے لئے ہیں
شاخوں نے مجھ سے
سیکھا لچکنا
میں نے سکھایا
جگ کو مہکنا
سب ناز میرے - انداز میرے - تیرے لئے ہیں
آجا کہ تجھ کو
بانہوں میں لے لوں شانے پہ تیرے
زلفیں بکھیروں
چہرا گلابی - آنکھیں شرابی - تیرے لئے ہیں
مہکی ہوائیں - مہکے نظارے - سارے کے سارے
تیرے لئے ہیں

○

راس آئی نہ زندگی ہم کو
ہر خوشی عارضی ملی ہم کو

تم سے ہم نے تھا دل ہی بہلایا
جب جدا ہو گئے خیال آیا
پیار تم سے تھا واقعی ہم کو ....راس آئی نہ زندگی ہم کو

اب تمہیں ہم کبھی نہ دیکھیں گے
عمر بھر یہ خوشی نہ دیکھیں گے
مار ڈالے گا غم یہی ہم کو......راس آئی نہ زندگی ہم کو
کوئی امید ہے نہ آس کوئی
اب تو آتا نہیں ہے پاس کوئی
چھوڑ کر چل دیئے سبھی ہم کو......راس آئی نہ زندگی ہم کو
گر یہی غم کا زہر پینا تھا
یونہی مر مر کے ہم کو جینا تھا
موت ہی کیوں نہ آ گئی ہم کو.....راس نہ زندگی ہم کو

○

چلی رے چلی رے چلی رے
بڑی آس لگا کے چلی رے
میں تو دیس پیا کے چلی رے
پیار سے ناطہ جوڑا میں نے۔اپنوں سے مکھ موڑ کے
انجانی راہوں پہ نکلی۔لاج کے بندھن توڑ کے
اپنوں نے روکا
غیروں نے ٹوکا
میں نہ کسی سے ٹلی رے۔میں تو دیس پیار کے چلی رے
پتھریلی راہوں پر چلتے
پڑ گئے چھالے پاؤں میں
کون سا رستہ لے جائے گا
مجھے پیا کے گاؤں میں
کوئی بتا دے
مجھ کو دکھا دے
میرے سیاں کی گلی رے
میں تو دیس پیا کے چلی رے

(جھومر)

○

اے دل یونہی دھڑکنا جب تک نہ کوئی آئے

یہ ساز زندگی کا خاموش ہو نہ جائے

پلکوں پہ آنسوؤں نے جگمگ دیئے جلائے

یہ اس لئے کہ کوئی رستہ نہ بھول جائے

ہر ساز بے صدا ہے ہر نغمہ سو رہا ہے

پھر بھی ہے دل میں حسرت محفل اجڑ نہ جائے

امید تھک چکی ہے اے آنے والے آ جا

آ جا کہ ڈھل رہے ہیں اب زندگی کے سائے

پل پل میرا جی گبھرائے
جانے واے جا کے نہ آئے
پل پل میرا جی گبھرائے

اڑ کر جاتی پنکھ جو ہوتے
ان سے کہتی روتے روتے
او بے دردی کیوں تڑپائے
پل پل میرا جی گبھرائے
جانے والے جا کے نہ آئے

مجھ کو وہ ایسے کیوں تڑپاتے
پریت جو ہوتی لوٹ کے آتے
جب یہ سوچوں دم رک جائے
پل پل میرا جی گبھرائے
جانے واے جا کے نہ آئے

''گھونگٹ'' (۱۹۶۳)

○

نذرانہ میرے پیار کا منظور کیجیے
میرے حضور دل مرا مسرور کیجیے
نظروں سے دل پہ ظلم کے خنجر چلائیے
اپنے پہ دیکھیے نہ مگر حرف لائیے
قاتل ہے کوئی اور یہ مشہور کیجئے............
الفت بھرے دلوں کو دھڑکتا نہ چھوڑیے
بسمل کو اس طرح سے تڑپتا نہ چھوڑیے
پہلو میں ایک وار تو بھرپور کیجئے............
اس طور سے حضور مجھے دیکھیے نہیں
ساغر چھلک نہ جائے مرے صبر کا کہیں
اتنا نہ میرے شوق کو مجبور کیجئے
نذرانہ میرے پیار کا منظور کیجئے

○

جا جارے جا

میں توسے ناہیں بولوں

جا جا۔ میں توسے ناہیں بولوں

تم ہی کہو کوئی کیسے اپنے من کی بات چھپائے
آس ملن کی تو نے نہ رسیا مجھ کو یہی ڈر آئے

جا جا میں توسے ناہیں بولوں

جا۔ میں توسے............

اتنا ٹھہر سیاں رین تو بھیگے

ماند تو پڑلیں تارے

ما ما گا ما پا

دھا پا ما دھا پا ما

پا پا پا دھا دھا

ما پا پا دھا دھا ما پا پا

ما دھا پا پا پا دھا دھا پا پا پانی سارے

تمن گجر جب باجیں گے تب ہی

آؤں کی پاس تمہارے

جا جا میں توسے ناہیں بولوں

جا جا میں توسے ناہیں بولوں

جا میں توسے ناہیں بولوں

''موسیقار'' ۱۹۶۱ء

○

اے روشنیوں کے شہر بتا

اجیاروں میں
اندھیاروں کا
یہ کس نے بھرا ہے زہر بتا
اے روشنیوں کے شہر بتا

سڑکوں پہ حسیں اٹھلاتے ہیں
گدرائے بدن بل کھاتے ہیں
چھلکے ساگر ٹکراتے ہیں
جسموں کی نمائش ہوتی ہے
کیوں رات کو پچھلے پہر بتا
اے روشنیوں کے شہر بتا

تہذیب نئی شیطانی ہے
بے شرمی ہے عریانی ہے
یہ دور بڑا طوفانی ہے

جو شرم و حیا کو لے ڈوبی

آئی وہ کہاں سے لہر بتا

اے روشنیوں کے شہر بتا

بے چینی ہے بیزاری ہے

بد حالی ہے بدکاری ہے

تہذیب نئی چنگاری ہے

اک آگ لگی ہے چار طرف

یہ کیسا مچا ہے قہر بتا

اے روشنیوں کے شہر بتا

اے روشنیوں کے شہر بتا

چنگاری ۱۹۶۴ء

○

یہ ناز یہ انداز یہ جادو یہ ادائیں
سب مل کے تیری مست جوانی کو سجائیں

سہمے کبھی سمٹے کبھی سنبھلے کبھی جھومے
لچکے کبھی، ڈولے کبھی، پلٹے کبھی گھومے
یہ شوخ اشارے یہ تبسم یہ حیائیں
سب مل کے تیری مست جوانی کو سجائیں

دیکھیں تیری رفتار تو گذریں نہ زمانے
گدرائے یہ بازو یہ تھرکتے ہوئے شانے
شانوں پہ یہ اڑتی ہوئی زلفوں کی گھٹائیں
سب مل کے تیری مست جوانی کو سجائیں

شعلہ کبھی بجلی کبھی جگنو کبھی تارا
جیسے کوئی بہتی ہوئی مچلی ہوئی دھارا
قدموں میں تڑپتی ہوئی گھنگرو کی صدائیں
سب مل کے تیری مست جوانی کو سجائیں

"سلمیٰ"

○

گھڑی گھڑی یوں کھڑی کھڑی
کیا سوچ رہی ہے دور
قسمت کو منظور وہی ہے
جو تجھ کو منظور

توڑ دے رسمیں
تیرے بس میں ہے تیری تقدیر
ڈر ہے کا ہے
تو گر چاہے ٹوٹے گی زنجیر
تو کب ہے مجبور............

راہیں تیری
رہیں اندھیری۔یہ کیسا اندھیر
سایہ ڈھلتے
وقت بدلتے۔لگتی ہے کیا دیر
بدلیں ہیں دستور............

دل کیوں ہارے

شوق پکارے۔ لے ہمت سے کام

خوف بھلا دے

داؤ لگا دے۔ سوچ کیوں انجام

ہو گی جیت ضرور

گھڑی گھڑی۔ یوں کھڑی کھڑی

کیا سوچ رہی ہے دور

''سلمیٰ''

○

اے نازنیں
تجھ سا حسیں
ہم نے کہیں دیکھا نہیں

اس باغ میں وہ گل ہے تو
جس سے چمن کی آبرو
ہر لب پہ تیری گفتگو
ہر دل میں تیری آرزو

تو ناز ہے انداز ہے
تو حسن سے بڑھ کے حسیں
اے نازنیں.....................

انکھیں چھلکتے جام ہیں
یا پیار کے پیغام ہیں
رفتار میں فتنے کئی
ہر بات میں شوخی نئی

ہے سادگی میں بانکپن
نیچی نگاہیں شرمگیں
اے نازنیں ....
تیری رگوں میں بجلیاں
تیری ادا میں مستیاں
زلفوں میں پھولوں کی مہک
بانہوں میں شاخوں کی لچک
جائے گا کس آغوش میں
تیرا یہ جسم مرمریں
اے نازنیں
تجھ سا حسیں
ہم نے کہیں دیکھا نہیں

○

یہ میری منزل نہیں
ہر سو اندھیرا ہے یہاں
اے میری قسمت چلی ہے
تو مجھے لے کر کہاں

میں نے جسکے خواب دیکھے تھے کبھی
وہ میری منزل ہے وادی نور کی
میری منزل چاندنی کی لہر ہے
میری منزل روشنی کا شہر ہے
میری منزل ہے اجالوں کا جہاں
یہ میری منزل نہیں
ہر سو اندھیرا ہے یہاں

سوچتی تھی وہ بھی ہوں گے ہمسفر
جگمگا اٹھے گی ساری رہگذر
پیار سے بانہوں میں باہیں ڈال کر
ہم چلیں گے جب وفا کی راہ پر
راہبر ہوں گے ستارے کہکشاں
یہ میری منزل نہیں
ہر سو اندھیرا ہے یہاں
اے میری قسمت چلی ہے
تو مجھے لے کر کہاں

''سرحد'' ۱۹۶۶ء

○

کلی کلی منڈلائے بھنورا
کہیں بھی چین نہ پائے
سبھی سے نین ملائے پگلا
ہرجائی کہلائے
نئے نویلے پیار کے میلے - اس کے من کو بھائیں
ہم دکھیارے برہا کے مارے چھپ چھپ نیر بہائیں
ہمیں رلاتا جائے بھنورا
آپ نئے سکھ پائے
میت ہیں کس کے گیت یہ اس کے جھوٹی ہیں سب تانیں
کیا ہوتی ہے پیار بھری لے - ہرجائی کیا جانیں
گھات لگانے آئے بھنورا
بات سے اڑ جائے

گھن گھن گائے روپ چرائے دے کر پیار کی لوری

لاکھ ستائے پھر بھی لبھائے اس چھلیے کی چوری

کاش مرا بن جائے بھنورا

اور کہیں نہ جائے

سبھی سے نین سے ملائے پگلا

ہرجائی کہلائے

"چنگاری"

○

بنسی بجائی تو نے
نندیا اڑائی تو نے
تیری قسم سانورے
میں تو ہو گئی باؤریا

سوئی تھی اپنوں میں
کھوئی تھی سپنوں میں۔ آواز مرلی کی آئی
تاروں کی ٹم ٹم میں
کرنوں کی رم جھم میں۔ تیری لگن کھینچ لائی
لاگے ہے مجھ کو ایسے
اپنی ہوا میں جیسے
اڑتی چلی جاؤں رے....... بنسی بجائی تو نے
نندیا اڑائی تو نے

ہنستی بہاروں نے
اڑتی پھوہاروں نے۔ سینے میں ہلچل مچائی
جادو جگایا ہے
بے خود بنایا ہے۔ اللہ دہائی دہائی
کنگنا بجاتی آؤں
آنچل اڑاتی آؤں۔ ہائے ٹکتے نہیں پاؤں رے
میں تو ہو گئی باوریا
بنسی بجائی تو نے۔ نندیا اڑائی تو نے

○

کبھی تم بھی ہم سے تھے آشنا
"تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو"
کبھی تم کو ہم سے بھی پیار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کرو یاد خواب سادہ سماں
میرے پاس بیٹھے تھے تم یہاں
لیا ہاتھ میرا جو ہاتھ میں
گئی ٹوٹ کانچ کی چوڑیاں
تو گلے سے مجھ کو لگا لیا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ ملن کی رات جو کٹ گئی
وہ خوشی جو آ کے پلٹ گئی
کبھی تم نے پیار سے چھو لیا
کبھی لاج سے میں سمٹ گئی
مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا
"تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو"
کبھی تم بھی ہم سے تھے آشنا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

گھونگٹ

○

زرد گالوں پہ لالی لگا کے
خشک ہونٹوں پہ سُرخی جما کے
آج محفل سجانے کو آئی

اس جہاں میں میرا لوٹ آنا
سب نے دیکھا ہے لیکن کسی نے
میری مجبوریوں کو نہ جانا
میں نے کیا کیا نہ تہمت اُٹھائی
آج محفل سجانے کو آئی

کٹ گئی زندگی بن سہارے
یہ تمنا رہی زندگی میں
مُجھ کو ماں کہہ کے کوئی پکارے
پر کہیں سے نہ آواز آئی
آج محفل سجانے کو آئی

میں جو شکوہ کروں بھی تو کیسے
اس جہاں میں ہمیشہ سے یونہی
ظلم ہوتے رہے ایسے ایسے
یونہی دیتے رہے دل دہائی
آج محفل سجانے کو آئی

شکوہ (۱۹۶۳ء)

○

جیا را ترسے دیکھن کو
لگی ہے آس ملن کی
جیا را ترسے دیکھن کو

اک رُت بیتی اک رُت آئی
تیرے ملن کی راہ نہ پائی
جوت جلائی من میں لگن کی
جیا را ترسے دیکھن کو

روپ کی پیاسی پیار کی ماری
ساری نگریا تک تک ہاری
بن کے جوگنیا اپنے سجن کی
جیا را ترسے دیکھن کو
لگی ہے آس ملن کی
جیا را ترسے دیکھن

محل (۱۹۶۸ء)

○

پہلی سکھی: جیا دھڑکے سکھی ری جور سے
آئی مل کے بلم چت چور سے

دوسری سہیلی: آئی من میں لہر کس اور سے
تورے نیناں لڑے کس چھور سے

پہلی سہیلی: کاہے دنیا رنگیلی آج لگے
موہے کہتے ہوئے بھی لاج لگے
من باندھے لگن کی ڈور سے
آئی مل کے بلم چت چور سے

دوسری: ہوئی تو ہے نرالی دھن میں مگن
سکھی ساچ کہو لاگی کس کی لگن
تورے من میں چھپے ہیں چور سے
تورے نیناں لڑے کس چھور سے

پہلی: میں خود ہوں کہیں میرا دھیان کہیں
کہو موری قسم یہی پریت نہیں
میں کیسے چھپاؤں تورے سے
آئی مل کے بلم چت چور سے

نیند (۱۹۵۹ء)

○

دل گیا تم نے لیا ہم کیا کریں
جانے والی چیز کا غم کیا کریں

ہے لڑائی آج حسن و عشق میں
دیکھیے وہ کیا کریں ہم کیا کریں

بخش دینا پیار کی گستاخیاں
دل ہی قابو میں نہیں ہم کیا کریں

ہوں گے پورے اپنے ارماں کس طرح
شوق بے حد وقت ہے کم کیا کریں

واہ بھئی واہ (۱۹۶۳ء)

○

بن بن جا بنجارے جارے
نگر نگر ہے تیری نگری
جگ ہے تیرا گاؤں
نیناں تکتے تھک جائیں۔ تھکیں نہ تیرے پاؤں
جیون گیت سنارے......

تیرے من کا مول رے پگلے کیا جانے سنسار
نگر نگر کر اپنا سودا کر اپنا بیوپار
ڈگر ڈگر اٹھلا رے
جا رے جا رے
نگر نگر ہے تیرا گاؤں
نیناں تکتے تھک جائیں
تھکیں نہ تیرے پاؤں
جیون گیت سنارے.........

نادان (۱۹۴۳

○

زندگی ہے یا کسی کا انتظار
بدلیوں کی اوڑھنی سے چاندنی
جانے کس کو جھانکتی ہے بار بار

ہر نظارے پہ ایک بے خودی سی چھا گئی
مست ہو کے جھومتی ہوئی بہار
جانے کس کو جھانکتی ہے بار بار
زندگی ہے یا کسی کا انتظار...............

ختم ہوتی نہیں شوق کی جستجو
اپنے دل میں لئے پیار کی آرزو
کس کو دیکھ کر گئی ہوائے مشک بار
جانے کس کو جھانکتی ہے بار بار
زندگی ہے یا کسی کا انتظار........

دل کی بے تابیاں دے رہی ہیں صدا
آ میری زندگی آ بھی جا آ بھی جا
ہر نظر ہے آج کتنی بے قرار
جانے کس کو جھانکتی ہے بار بار
زندگی ہے یا کسی کا انتظار..............

سلمٰی (۱۹۶۰ء)

○

دل کی دھڑکن تیری آواز ہوئی جاتی ہے
زندگی کتنا حسیں راز ہوئی جاتی ہے

مل گئی ہو تجھے شائد میری نظروں سے خبر
دیکھنے والے تیری محبت کی اک نظر
میرے افسانوں کا آغاز ہوئی جاتی ہے
زندگی کتنا حسیں راز......................

تیرے رنگین خیالوں نے کیا دل روشن
چھو رہی ہے میرے دل کو تیرے ہونٹوں کی کرن
ہر تمنا نیا انداز ہوئی جاتی ہے
زندگی کتنا حسیں راز...................

جھومتا ہے دل بے تاب جسے سن سن کر
پیار کے گیت سناتی ہے رسیلی دھن پر
ہر خوشی چھیڑا ہوا ساز ہوئی جاتی ہے
زندگی کتنا حسیں راز..................

فرشتہ (۱۹۶۱ء)

○

محبت کا نغمہ ہے میں نغمہ گر ہوں
یہ نامہ کسی کا ہے میں نامہ بر ہوں
پڑھوں خط کہ مضموں زبانی سناؤں
کہاں تک سنو گے
کہاں تک سناؤں
ہزاروں ہی شکوے ہیں کیا کیا بتاؤں

حضور آپ پر اک جہاں کی نظر ہے
نگاہ کرم سے بھی مجھ کو یہ ڈر ہے
جہاں کی نظر میں کہیں آ نہ جاؤں
کہاں تک سنو گے.......
دعا ہے یہی کچھ زباں تک نہ آئے
محبت کا شکوہ بیاں تک نہ آئے
جلیں زخم دل کے مگر مسکراؤں
کہاں تک سنو گے.......

انارکلی (۱۹۵۸ء)

○

آ گئی میں کہاں
ہے یہ کیسا جہاں
مجھ کو ڈسنے لگیں میری پرچھائیاں

کبھی کچھ یاد آتا ہے کبھی کچھ بھول جاتا ہے
مچی ہے جیسے ہلچل سی تصور تھرتھراتا ہے
ہر اک شے جانی پہچانی مگر پھر بھی ہے انجانی
یہ خاموشی یہ سناٹا یہ بربادی یہ ویرانی
مجھ کو ملتا نہیں کوئی اپنا نشاں
آ گئی میں کہاں ....

یہ پیکر زاد پتھر کے جو مرمر سے تراشے ہیں
پڑے ہیں بے کفن کب سے نہ جانے کس کے لاشے ہیں
مجھے یہ گھورتے ہیں کیوں میں ڈر سے کانپ جاتی ہوں
یہی محسوس ہوتا ہے کہ میں ان کی ہی قاتل ہوں
خوف ہی خوف ہے دیکھتی ہوں جہاں
آ گئی میں کہاں

(پیاملن کی آس)

○

لڑکا: محبت کرنے والے آرہے ہیں

لڑکی: بلا سے ہم تو سونے جارہے ہیں
گزشتہ رات بھی ہم کو جگایا
اکیلی دیکھ کر ہم کو ستایا
بڑے مغرور باتونی جہاں کے
پریشاں کرنے ہم کو آرہے ہیں

لڑکا: محبت کرنے والے آرہے ہیں

لڑکی: بلا سے ہم تو سونے جارہے ہیں

لڑکا: جہاں جاؤ گی ہم پر چھائیں بن کر
رہیں گے عمر بھر اب ساتھ تیرے
کہ تو ہے زندگانی کا اجالا
کئے ہیں دور تو نے سب اندھیرے
جوانی کی قسم ہم کھا رہے ہیں

دونوں: محبت کرنے والے آرہے ہیں
امنگیں سو رہی تھیں جاگ اٹھیں
محبت کے زمانے آرہے ہیں

○

زمانہ کس قدر نا مہرباں ہے
خوشی ہے تو مگر جانے کہاں ہے

یہ سوکھے لب یہ اترے زرد چہرے
کبھی سجتے نہیں ہیں جن پہ سہرے
خوشی ان کے لئے کتنی گراں ہے
زمانہ کس قدر نا مہرباں ہے

یہاں اپنے بھی سب اغیار بن کر
کھڑے ہیں راہ میں دیوار بن کر
کوئی ہمدم نہ کوئی ہم زباں ہے
زمانہ کس قدر نا مہرباں ہے

تڑپ کر رہ گئے قیدی قفس میں
یہاں کچھ بھی نہیں ہے اپنے بس میں
زمیں اپنی نہ اپنا آسماں ہے
زمانہ کس قدر نا مہرباں ہے
خوشی ہے تو مگر جانے کہاں ہے

(فرشتہ)

○

نہ کوئی سیاں میرا - نہ کوئی پیارے
پیا پیا کوک نہ پپیہا رے

پڑ گیا دل کو تھامنا یہ کسی تان سنائی
نئی امنگیں انگ انگ میں لیتی ہیں انگڑائی
بھولے بھالے من پہ - یہ کیسا جادو کیا رے
پیا پیا بول نہ پپیہا رے
میں بھیا کی لاڈلی - مجھے اور نہ کوئی بھائے
پھر یہ مجھے تو بار بار کیوں پی کے بول سنائے
دیکھ میں گالی دوں گی جو پھر یہ نام لیا رے
پیا پیا بول نہ پپیہا رے
بول نہ ایسی بولی تو میرا نازک دل گھبرائے
کیوں بیدردی جان جان کر میری سدھ بسرائے
پیا پیا رٹ کے بڑا ہی دکھ دیا رے
پیا پیا بول نہ پپیہا رے

(زہر عشق)

○

اک البیلا پردیسی دل میں سما گیا ہے
پہلی نظر میں مجھ کو اپنا بنا گیا ہے

کیا ہو گیا ہے مجھ کو یہ تو بتائے کوئی
بس اک ہی لگن میں رہتی ہوں کھوئی کھوئی
جانے وہ مجھ پہ کیسا جادو چلا گیا ہے
اک البیلا پردیسی......

میں باوری نہ جانوں دل کی لگن چھپانا
آتی ہے لاج مجھ کو بنتا نہیں بہانہ
وہ ہے بڑا سیانا باتیں چھپا گیا ہے
اک البیلا پردیسی.......

تو چاہے آج کہہ دوں کرتی ہوں پیار تجھ کو
میں نے سمجھ لیا ہے دل کا قرار تجھ کو
نظریں بچا کے مجھ کو کیسا لبھا گیا ہے
اک البیلا پردیسی........

○

راہوں میں تمہاری میں نظریں جھکائے
جنم جنم کی پیاس بجھائے--کوئی آئے

من ہے اکیلا میرا-دکھڑے کئی
کتنی بہاریں آئیں-آکے گئیں
کتنے زمانے بیتے اکھیاں بچھائے
کوئی آئے
کوئی آئے
کوئی نہ جانے کب آئے

○

جب یاد کسی کی تڑپائے
اور اپنے آپ دل بھر آئے
جب راتوں کو نیند نہ آئے...تو یہ جان لے کسی سے پیار ہو گیا

جب اک ہی لگن لگ جائے
بیٹھی سپنوں کے محل بنائے
رہے تو نڈھال
تیرے بکھریں بال
تیرا غیر حال ہو جائے
تیرا رنگ روپ کملائے...... تو یہ جان لے کسی سے پیار ہو گیا

رہے چپ چپ لاج کے مارے
تارے گن گن رتیاں گذارے
جاگے ساری رین
آئے پل نہ چین
تیرے بھیگیں نین متوارے
دل بار بار گھبرائے.........تو یہ جان لے کسی سے پیار ہو گیا
(جھومر)

O

گریں گی بجلیاں کب تک
جلیں گے آشیاں کب تک
رہے گا پیار کا دشمن یہ ظالم آسماں کب تک

بچاؤ گے کہاں تک ٹھوکروں سے تاج شاہی کو
بتاؤ کس طرح روکو گے اس بڑھتی تباہی کو
تم اپنی خیر مانگو گے نصیب دشمناں کب تک
گریں گی بجلیاں کب تک ....
بہار آنے کو ہے اب رنگ بدلے گا زمانے کا
کہ میں نے خواب دیکھا ہے قفس میں آشیانے کا
سناؤ گے ہمیں یہ ایک فرضی داستاں کب تک
گریں گی بجلیاں کب تک ....
پڑے ہیں خون کے چھینٹے تمہاری آستینوں پر
اُٹھا طوفاں بغاوت کا کہ بل آئے جبینوں پر
غریبوں کے گریباں کی اُڑیں گی دھجیاں کب تک
گریں گی بجلیاں کب تک ....

چھن چھن چھن
میری پائل کی دھن
گائے تیرا ہی ترانہ - کبھی آ کے تو سن
چھن چھن چھن

سیپ میں جیسے موتی
اور جیسے گگن میں تارا
ویسے ہی چمکے بالما میرے دل میں پیار تمہارا
پائل میری رین دنا
پیا گائے تیرے گن .... چھن چھن چھن
تم آئے رُت بدلی
مہکی جیون کی پھلواری
جوت جگی اور پنچھی بولے - پھول کھلے ہر ڈاری
پیار کے سپنے
روپ کی کلیاں - سجناں آ کے چن
چھن چھن چھن

(گھونگٹ)

اکیلی کہیں مت جانا - جمانہ نا جک ہے
برنا پڑے گا پچھتانا جمانہ نا جک ہے

ملنا بجریا میں گھونگٹ نکالے
لاگے ہے ڈر کوئی ڈورے نہ ڈالے
مہنگا پڑے گا مسکانا جمانہ نا جک ہے......

نینوں کی چوٹ سکھی ہوتی ہے گہری
زلفوں کے ناگ بڑے ہوتے ہیں زہری
کرنا نہ دل کا نسانہ - جمانہ نا جک ہے......

رستے میں ہوتے ہیں روپ لٹیرے
جانا پڑے جو کبھی سجنا کے ڈیرے
پائل نہیں چھنکانا - جمانہ نا جک ہے......

کیا ہے تو نے ہم کو اشارا
پیچھے پیچھے آنے کا
ورنہ مطلب کیا ہے ایسے؟
ہاتھ جھٹک کے جانے کا
سہمی سہمی، سمٹی سمٹی
گھبرائی گھبرائی ہے
ایسی کوئی۔ بات نہیں تو
کیوں اتنی شرمائی ہے
تُو نے سمجھا۔ سمجھ گئے ہم
راز تیرے شرمانے کا
ورنہ مطلب کیا ہے ایسے
ہاتھ جھٹک کے جانے کا
آنکھ میں غصہ بل ماتھے پر
دل میں نیت پیار کی

سمجھ نہ آئے، عجب طبیعت

ہے میری سرکار کی

خوابوں کی تعبیر ہو یا ہو

خواب کسی دیوانے کا

ورنہ مطلب کیا ہے ایسے

ہاتھ جھٹک کے جانے کا

○

اب خطا معاف ہو آخر میں تیرا بندہ ہوں
کہ اپنے جرم پر نادم ہوں میں شرمندہ ہوں

ہیں میرے چاروں طرف غم کے اندھیرے چھائے
گھر گئے ہیں مری تقدیر یہ خونی سائے
گہن سے جو کبھی نکلے نہ میں وہ چندا ہوں
اب خطا معاف ہو ....

وہ خزاں ہوں کہ ہوئی جس سے بہاریں پامال
کردیا ہے میرے اعمال نے میرا یہ حال
سزا ہے اور کیا یہ کم ہے کہ میں زندہ ہوں
اب خطا معاف ہو ....

○

نجریا جھکائے -بدن سمٹائے -دلہنیا چلی
بہت شرمائے -مگر مسکائے -دلہنیا چلی

ارماں ہزار لئے -دل کا قرار لئے -آئیں یہ گھڑیاں
مکھڑے پہ جھوم رہی -ہونٹوں کو چوم رہی -سہرے کی لڑیاں
ہاتھوں میں مہندی لگائے -کنگن کھنکائے ...... دلہنیا چلی

پی کو رجھانے چلی -گوری سجانے چلی -ساجن کی گلیاں
پھولوں سے ہونٹ ملیں -ہونٹوں کی اور کھلیں -چمپا کی کلیاں
سپنوں کی سیج سجائے -کہ نندیا نہ آئے ...... دلہنیا چلی

دل کو سنبھالے بھی -گھونگٹ نکالے بھی -مارے شرم کے
نینوں میں پیار لئے -ہلکا خمار لئے -چلتی ہے تھم کے
پتلی کمر لچکائے -پائل چھنکائے -دلہنیا چلی

○

تو دغاباز ہے۔ بیدرد ہے ہرجائی ہے
دل نے اب تجھ سے نہ ملنے کی قسم کھائی ہے

لوگ کہتے ہیں کہ میں تجھ سے محبت نہ کروں
اب مناسب ہے یہی کوئی شکائت نہ کروں
میں نے تو اپنے کیے ہی کی سزا پائی ہے
تو دغاباز ہے بے درد ہے ہرجائی ہے

تو مجھے بھول گیا ہے یہ خبر ہے مجھ کو
پر انہی نظروں سے میں دیکھ رہا ہوں تجھ کو
میری آنکھوں میں وہی پیار کی گہرائی ہے
تو دغاباز ہے بے درد ہے ہرجائی ہے
دل نے اب تجھ سے نہ ملنے کی قسم کھائی ہے

○

پیار لائے ہیں میرے گیت زمانے کے لئے
شمع روشن ہے اندھیروں کو مٹانے کے لئے

عشق کا سوز مرے ساز کی آواز میں ہے
حسن کا ناز میرے گیتوں کے انداز میں ہے
گیت گاتا ہوں یہ انداز دکھانے کے لئے
پیار لائے ہیں میرے گیت ....

غم کو بدلا ہے خوشی میں یہی فن ہے میرا
میرے بولوں میں مہکتا ہوا من ہے میرا
پھول ارمانوں کے ہر دل میں کھلانے کے لئے
پیار لائے ہیں میرے گیت..................

آج رم جھم کے گھٹاؤں نے ترانے چھیڑے
نرم شاخوں نے ہواؤں میں ترانے چھیڑے
میری آواز سے آواز ملائے کے لئے
پیار لائے ہیں.........

○

آ جا تجھے محبت آواز دے رہی ہے
تو میری زندگی ہے

بجھنے لگے ہیں تارے
اب رات کم ہے آ جا
میری قسم ہے آ جا
بے کیف ہیں نظارے
پھیکی سی چاندنی ہے تو میری زندگی ہے

بے چین ہے محبت
اے حسن تو کہاں ہے
خاموش سب جہاں ہے
خاموش ہو کے دنیا
تصویر بن گئی ہے — تو میری زندگی ہے

آ جا کہ آرزو کی
یہ رات ڈھل نہ جائے
دنیا بدل نہ جائے
ارماں بھرے دلوں کی
دنیا مچل رہی ہے۔تو میری زندگی ہے
آ جا تجھے محبت
آواز دے رہی ہے
تو میری زندگی ہے

○

ہاتھ بڑھا کر جام چھلکا لے ساقی کے نام کا
جو ہوگا دیکھا جائے گا اب فکر ہے کیا انجام کا

کون جہنم سے آیا ہے جنت کس نے دیکھی ہے
زندہ رہ کر ڈرتے رہنا یہ بھی کوئی نیکی ہے
جس رستے پر چلنا ہے مشکل وہ رستہ کس کام کا
ہاتھ بڑھا کر جام چھلکا لے ....

بیچی اس رنگیں دنیا کو اس دنیا کے بدلے میں
ہوگا ہم کو بڑا خسارہ ایسے ادلے بدلے میں
ہم باز آئے ہے یہ سودا بڑے ہی مہنگے دام کا
ہاتھ بڑھا کر جام چھلکا لے ساقی ....

کہتے ہیں ہر غم کا دارو یہ ساغر ہے مینا ہے
پی کر بھی نہ تڑپیں جھومیں — یہ جینا کیا جینا ہے
مر کر تو موقع ہی موقع ملتا ہے آرام کا
ہاتھ بڑھا کر جام ....

اے رات ڈھل نہ جانا
ارماں بھرے دلوں نے
مل کر ہے مسکرانا

چندا تجھے قسم ہے
تیری ہی چاندنی کی
کچھ دیر اور تھم جا
اپنی جگہ پہ جم جا
ہونے نہ دے سویرا
ٹھہرے نہیں زمانہ

اے رات ڈھل نہ جانا
ارماں بھرے دلوں نے
مل کر ہے مسکرانا

پلکوں پہ آنسوؤں کے
جگمگ دیے جلائے
یہ اس لئے کہ کوئی
رستہ نہ بھول جائے
اے ریشمی گھٹاؤ
اے شبنمی ہواؤ
تاروں کی جگمگاتی
شمعیں نہیں بجھانا.........اے رات ڈھل نہ جانا

بے چین آرزوئیں
نہیں منتظر کسی کی
چندا تجھے قسم ہے
تیری ہی چاندنی کی
کچھ دیر اور تھم جا
اپنی جگہ پہ جم جا
ہونے نہ دے سویرا
رک جائے یہ زمانہ.........اے رات ڈھل نہ جانا

تھوڑی سی اگر پی ہے
کچھ ہرج نہیں یارا۔ چوری تو نہیں کی ہے

دھوکا نہیں دیتے ہیں۔ چغلی نہیں کھاتے ہیں
کرتے نہیں بے مانی۔ محنت سے کماتے ہیں
اس پر بھی نہ جانے کیوں
کہلاتے ہیں آوارہ ....

رونے سے اے دیوانے۔ دکھ دور نہیں ہوتے
آنسو تو کبھی دل کے۔ داغوں کو نہیں دھوتے
رونے سے نہیں ملتا
دکھ درد سے چھٹکارا ....
ہم لوگ بھلا کب تک۔ بھٹکیں گے اندھیرے میں
اندھیر نہیں گر ہے۔ کچھ سویرے میں
آئے گا وہ اک دن بھی
چھٹ جائے گا اندھیارا ....

○

بڑی متوالی ہوں۔ لچکتی ڈالی ہوں
جو دیکھو غور سے
اور سے آنکھ ملاؤ ناں

بھرا ہے پیار کا جادو میری نگاہوں میں
غضب کا لوچ ہے نازک گداز بانہوں میں
مجھے گر چھو لو گے
تو سب کچھ بھولو گے
جو دیکھو غور سے۔ اور سے۔ آنکھ ملاؤ ناں

نہیں ہے پھولوں کا بلبل ہے میرا دیوانہ
جلاؤ شمع تو آئے گا مجھ پہ پروانہ
مہک ہے بالوں میں
دمک ہے گالوں میں
جو دیکھو غور سے۔ اور سے۔ آنکھ ملاؤ ناں

میری اداؤں پہ رنگیں شباب تلتا ہے
چلوں تو مست جوانی کا راز کھلتا ہے
کمر لچکاتی ہوں بدن سمٹاتی ہوں
جو دیکھو غور سے۔اور سے۔آنکھ ملاؤ ناں..............

روپیہ

رکھی ہے کس نے یہاں آکے ظلم کی بنیاد
یہ کس کے جور سے کرتی ہے زندگی فریاد

کون ہے ظالم، جرم ہے کس کا میں بتلاتا ہوں
مجرم کے چہرے سے پردہ آج اٹھاتا ہوں
یہی ہے وہ بت جس کی پوجا ساری دنیا کرتی ہے
یہی ہے جگ کا کرتا دھرتا اسکی سب یہ دھرتی ہے

اس ظالم نے مجبوروں پر صدیوں حکم چلایا ہے
پھیل گئی ہے افراتفری جس دن سے یہ آیا ہے
جانے کیسا دل کش نغمہ ہے اسکی چھنکاروں میں
عزت غیرت ننگی ہو کر بکتی ہے بازاروں میں

اسکی خاطر دل بکتے ہیں مہر و وفا بک جاتی ہے
معصومیت بک جاتی ہے اور شرم وحیا بک جاتی ہے

اس کے ہوتے بھوک، غریبی، بے چینی، بدحالی ہے
اس نے دلوں میں پیار کے بدلے نفرت کی نیو ڈالی ہے
آنکھیں پیار سے بیگانہ ہیں دل الفت سے خالی ہیں
اُس نے اگر ہم لوگوں کے دل میں یہ نفرتیں ڈالی ہیں
باپ کا دشمن بیٹا ہے اور بھائی کا قاتل بھائی ہے
یہ ہے وہ غارت گر جس نے گھر گھر لوٹ مچائی ہے
لیکن ہم ہی خالق اس کے ہم نے اسے ایجاد کیا
اس کے ذریعے ہم نے خود ہی اپنے کو برباد کیا
خود ہی بات اُلجھائی ہم نے اب خود ہی سلجھائیں گے
اس کی قدر گھٹا کر اب ہم اپنی قدر بڑھائیں گے

○

لڑکا: تیرا میرا - میرا تیرا - ہے ایک راستہ

لڑکی: خدانخواستہ

لڑکی: مجھے بھی کیا - سمجھ لیا - حواس باختہ

لڑکا: خدانخواستہ

لڑکا: ملے بھی ہم تو کیا ملے - اگر رہے جدا
ہوں ختم ساری سرحدیں ملیں کچھ اس طرح
نہ ٹالنا - نکالنا - کوئی تو راستہ

لڑکی: خدانخوستہ

لڑکی: ہے عشق وشق کیا بلا - مجھے نہیں پتہ
نہ ایسا ویسا تو مجھے - نیا سبق پڑھا
چلا بھی جا - اڑا نہ دوں - میں تیری فاختہ

لڑکا: خدانخواستہ

لڑکا: بگاڑ لوگے میرا کیا نہ جاؤں میں اگر

لڑکی: بڑا ہی بدتمیز ہے ادب سے بات کر

لڑکی: وہ کون تھا جو دے گیا - تجھے مرا پتہ
خدانخواستہ

لڑکا: کسی سے کم نہیں ہوں، میں مجھے ہے کس کا ڈر

لڑکی: سلامتی اسی میں ہے کہ ڈھونڈ اور گھر
دکھا نہ دوں میں تجھ کو تیرے گھر کا راستہ

لڑکا: خدانخواستہ

لڑکی: خدانخواستہ

○

مستقل غم ہے جہاں میں
اور خوشی ہے عارضی
کیا یہی ہے زندگی

آنکھیں اشکوں سے بھری ہیں
دل بھرے ہیں درد سے
لب پہ نالے ہیں۔جگر چھلنی ہے آہِ سرد سے
چین کا اک سانس لیں
ملتی نہیں فرصت کبھی —— کیا یہی ہے زندگی

ہر گھڑی اپنی تباہی کا تماشہ دیکھنا
کیا بتائیں پڑ گیا ہے ہم کو کیا کیا دیکھنا
اور نہیں معلوم کیا کچھ
دیکھنا ہوگا ابھی —— کیا یہی ہے زندگی

○

اک عنائت کی نظر
بار خاطر جو نہ ہو۔دیکھ لیں آپ ادھر

شوق اب حد سے بڑھا۔حسن دیتا ہے صدا
کہیئے ارشاد ہے کیا۔آپ کی نذر کروں۔ناز و انداز و ادا
اپنے گالوں کی شفق
اپنے جلووں کی سحر............بار خاطر جو نہ ہو

لب یہ شبنم سے ڈھلے۔بات میں شہد گھلے
جسم پھولوں میں تلے۔میری زلفوں کی مہک
جیسے تانے ہیں کھلے
ہوش آئے نہ کبھی
ایسے ہو مست نظر.....بار خاطر جو نہ ہو

○

خاموش ہوا ہے
مدہوش فضا ہے
گر ہے تو فقط دل کے دھڑکنے کی صدا ہے

ہم پیار کے خوابوں سے کہیں چونک نہ جائیں
اس واسطے چلتی ہیں دبے پاؤں ہوائیں
تو پاس ہے
غم دور ہے
یہ وقت بھی کیا ہے ....
گر ہے تو فقط دل کے دھڑکنے کی صدا ہے

ہر دم تجھے کرتا ہے مرا پیار اشارے
ہیں تیرے لئے میری جوانی کے نظارے
میں تیری ہوں
تیرے لئے
ہر ناز و ادا ہے
گر ہے تو فقط دل کے دھڑکنے کی صدا ہے

○

لڑکا: دل دے دیا ہے تم کو- دیکھیں تو کیا کرو گے

لڑکی: وعدہ کرو کہ ہم سے- وعدہ وفا کرو گے

لڑکا: ہم پیار کی نظر سے- یہ ہونٹ چوم لیں گے
مے حسن کی پئیں گے- مستی میں جھوم لیں گے

لڑکی- ہم نے تو دے دیا ہے ہر اختیار تم کو
بے اختیار ہو کے کرتے ہیں پیار تم کو
منظور ہو گا ہم کو جو فیصلہ کرو گے

لڑکا- دل دے دیا ہے ....

لڑکا- اپنی وفا کا تم کو کیسے یقیں دلائیں
ممکن نہیں ہے ورنہ دل چیر کے دکھائیں

لڑکی- ہم کو یقیں ہے تم پر- شک ہو تو آزمائیں
تم بے وفا نہیں ہو الزام کیوں لگائیں
معلوم ہے یہی تم- ہم سے وفا کرو گے

لڑکا- دل دے دیا ہے تم کو- دیکھیں تو کیا کرو گے

○

اک دل ہے اور گاہک اتنے - کس کس کو دل دوں
عطر پھلیل بدن پر مل کر کرتی ہوں سو کنیں
اس پر مجھ کو طعنے دیوے دنیا سکھت کمینی
جلنے والے جلا کریں میں کیوں پھکر کروں
اک دل ہے اور گاہک اتنے
لو پھر - سہد ے، گھوریں مجھ کو پھاڑ پھاڑ کر دیدے
حولدار سے کروں سکائت جاویں جیل میں سیدھے
گلی گلی پھروانا ان کے کالے کر کر کے منہ
اک دل ہے اور گاہک اتنے......

وہی کروں گی جس سے مورا من ہوگا راجی
اپنی کھسی سے مطبل مجھ کو کاہ کرے گا کاجی
اتنے مورے عاسق ہیں تو پھر کیوں پھکر کروں
اک دل ہے اور گاہک اتنے کس کس کو دل دوں

○

یہ جینا کیا جینا
رہا پریت کا گیت ادھورا
ٹوٹ گئی من وینا - یہ جینا کیا جینا

چھوڑ گئے کاہے روگ لگا کے
توڑ گئے سبھی قول وفا کے
کس بات کا بدلہ لیا
بڑے پیار سے دغا دیا
تو نے ظالم نین ملا کے
چین میرا ہے چھینا.......... یہ جینا کیا جینا

بڑی بھول ہوئی تجھے میت بنایا
جی راکھ ہوا تجھے رحم نہ آیا
یہ کیا کیا اے بے وفا
دیا آس کا بجھایا
مری زندگی موت ہے جیسے
زہر پڑا ہے پینا............. یہ جینا کیا جینا

○

جھنن جھنن جھن، گونج رہی ہے
پائل کی جھنکار
تار نویلی آج پروئے سات سروں کا ہار
جھنن جھنن جھن گونج رہی ہے
پائل کی جھنکار

اکھیاں پیاسی ہیں درشن کی
لگن لگی ہے پی کے ملن کی
جاگ اٹھا — لے کر انگڑائی
من میں بجرا پیار ....

کھل کھل جائیں پٹ گھونگٹ کے
بل سلجھا کے الجھی لٹ کے
اُڑ اُڑ — مست پون لہرائے
زلفوں کی مہکار ....

○

دل بہت اداس ہے

دبی دبی سی خواہشیں

چھپی چھپی سی لذتیں

مٹی مٹی سی آرزو

بجھی بجھی سی آس ہے

دل بہت اداس ہے

صدائیں دور کھو گئیں

ہوائیں تھک کے سو گئیں

وہ محفلیں وہ صحبتیں

وہ جلوتیں وہ خلوتیں

وہ ندیاں وہ وادیاں

ملیں جہاں جوانیاں

تجھے بلا رہی ہیں آ

خوشی سے چین پائیں کیا

کہ ہم کو غم ہی راس ہے

دل بہت اداس ہے

○

کرتا ڈھاکے کی ململ کا، دوپٹہ شیفون کا
کہو جی تم نے کیا ارادہ
آج یہ کس کے خون کا
کرتا ڈھاکے کی ململ کا دوپٹہ شفون کا

تجھ کو نہ مانے کوئی اگر تو ہے یہ بھی ہٹ دھرمی
دلوں کو پگھلاتی ہے ظالم تیرے حسن کی گرمی
دیکھ کے تجھ کو ہوتا ہے ٹھنڈا ہنستا سورج جون کا
کرتا ڈھاکے کی ململ کا ....

مل گئی چھٹی ہو گئے فارغ ہم کالج سے گرچہ
ہو بس بھی چکے Examin اپنے - کر بھی چکے ہم پرچے
رہ گیا باقی -- بس اک پرچہ - الفت کے مضمون کا
کرتا ڈھاکے کی ململ کا ....

دور فلک سے اس دنیا کے کرے گی تو نظارے
راکٹ پر اڑ کر دیکھے گی سپنے پیارے پیارے
چاند پہ ہوگا جشن سہیلی۔ تیرے ہنی مون کا
کرتا ڈھاکے کی ململ کا........

تم کو کھلی چھٹی ہے پیاری بے شک تیر چلاؤ
شوق سے تم جس پر چاہو مشق ستم فرماؤ
تم تک پہنچ نہیں سکتا ہے ہاتھ کسی قانون کا
کرتا ڈھاکے کی ململ کا........

جانے کس پر بجلی بن کر ٹوٹے گی انگڑائی
شوخ ادائیں پوچھ رہی ہیں کس کی شامت آئی
تم نے ڈائری میں لکھا ہے نمبر کس کے فون کا
کرتا ڈھاکے کی ململ کا دوپٹہ شیفون کا
کہو جی تم نے کیا ارادہ آج یہ کس کے خون کا

○

تیری دنیا میرے داتا
بڑی ہی دنیا دار
داتا ۔ بڑی ہی دنیا دار
باپ یہاں بیٹے سے بیٹا باپ سے ہے بیزار
اک دوجے کے خون کے پیاسے بچپن کے جو یار
اپنے گریباں میں منہ ڈالے سسک رہا ہے پیار
اب تو اس اندھیر نگر میں جینا ہے بیکار
تری دنیا بڑی ہی دنیا دار

ہوا نہ کیا کچھ تیرے جہاں میں مجبوروں کے ساتھ
ابتک محنت کی قیمت ہے ناکاروں کے ہاتھ
یہی اگر ہے چلن جہاں کا، کب سدھریں حالات
مستقبل کے رستے میں کھڑی ہے چاندی کی دیوار
تیری دنیا بڑی ہی دنیا دار

پھیل گئی ہے افراتفری مچی ہے لوٹا لوٹ
رہی نہ وہ آنکھوں میں لالی پڑی دلوں میں پھوٹ
پیار محبت کے سب رشتے آج گئے ہیں ٹوٹ
سب کچھ دیا سب کچھ جانا مانا آخر کار
تیری دنیا بڑی ہی دنیا دار

سوکھے لب ہیں اترے چہرے آنکھیں ہیں بے نور
غم کے بوجھ سے دب کر یہ دل ہو گیا چکنا چور
بدلیں گی تقدیریں جب وہ وقت ابھی ہے دور
ابھی تو جانے کس کس دکھ سے ہونا ہے دو چار
تیری دنیا
بڑی ہی دنیا دار
داتا
بڑی ہی دنیا دار

○

ہم نہیں اندھے

اندھے وہ ہیں۔ جو نہ سمجھیں ہم کو بندے

سر پر پڑے مصیبت جس دم بانٹیں نان خطائی
جو اک پائی دے کر خود کو سمجھیں حاتم طائی
موت کے خوف سے کریں سخاوت
ڈر کے دیویں چندے ....

انسانوں سے آنکھیں پھیریں قبر پہ کریں سلامی
مردوں کو عزت دیتے ہیں زندوں کو بدنامی
جیتوں کو پاؤں میں روندیں لاشوں کو دیویں کندھے
ہم نہیں اندھے

کیا کیا یہ چالاک شکاری کرتے ہیں تدبیریں
بلبل کو دیں سوکھے ٹکڑے کوؤں کو انجیریں
گھاس کے اوپر دانہ ڈالیں گھاس کے نیچے پھندے
ہم نہیں اندھے

○

دل میں خوشی کی شمع جلانے کا شکریہ
نظروں سے دل کی بات بتانے کا شکریہ
کیسے ادا ہو آپ کے آنے کا شکریہ
ملنے کا عہد کر کے، نبھانے کا شکریہ

○

تجھ کو نہیں دل نے کیا دل کو اشارہ
تو تو نہیں مجھ کو تو تیرا پیار ہے پیارا

پیار بھرے تیر چلے ادھر ادھر سے
مری نظر لپٹ گئی تیری نظر سے
جھک کے کبھی جھک نہ سکی مل کے دوبارا
تجھ کو نہیں دل نے کیا دل کو اشارہ..........

کیا میں کروں کیا نہ کروں سمجھ نہ پاؤں
شرم کہے تجھ سے نہ میں آنکھ ملاؤں
شوق کہے یہ تو نہیں مجھ کو گوارا
تجھ کو نہیں دل نے کیا دل کو اشارہ.........

ساتھ تیرا وہم میرا ہے کہ یقیں تھا
مل کے تجھے یہ بھی مجھے ہوش نہیں تھا
وقت گیا خود ہی گذر یا کہ گذارا
تجھ کو نہیں دل نے کیا دل کو اشارا.........

○

ہم تم کو دیکھتے ہیں
تم دیکھو یا نہ دیکھو۔ ہم تم کو دیکھتے ہیں

بالوں کو جب جھٹکتی آتی ہو تم نہا کے
آئینہ دیکھتی ہو تن تن کے مسکرا کے
او بے خبر حسینہ۔ سب سے نظر بچا کے
ہم تم کو دیکھتے ہیں
اکثر مطالعے میں ہوتی ہو محو جس دم
چلتی ہے سانس تھم تھم ہوتی ہے زلف برہم
دیکھا نہیں کسی نے یہ بے خودی کا عالم
ہم تم کو دیکھتے ہیں
پڑتا ہے یاد جیسے دیکھا تمہیں کہیں ہے
تم ہی کہو خدارا یہ وہم تو نہیں ہے
تم مانو یا نہ مانو۔ لیکن تمہیں یقیں ہے
ہم تم کو دیکھتے ہیں

○

ملے ہیں دور بہت آسمان و زمیں
چلے بھی آؤ کہ اب دل پہ اختیار نہیں

یہ اونچے اونچے درختوں پہ بادلوں کا دھواں
کہ آسماں کے سمندر میں کشتیاں ہیں رواں
یہ دور دور تلک سلسلے پہاڑوں کے
یہ وادیوں میں بکھرتا ہوا حسین سماں
زمانہ میرے خیالوں سے ہو گیا رنگیں
ملے ہیں دور بہت دور..............
یہ رِم رِم پھواریں پکارتی ہیں تمہیں
گذرتی کونجوں کی ٹولی نے جو بکھیری ہیں
وہ مست مست پکاریں پکارتی ہیں تمہیں
یہ انتظار کا موسم ہے خواب سے بھی حسیں
ملے ہیں دور بہت دور آسمان و زمیں

○

کوہساروں کو جب چومتی ہے سحر
تیرا رماں لئے میں رہوں منتظر
آنکھ سے ہیں رواں خون کی ندیاں
آجا ذرا مرے درد آشنا
چڑھ کے ٹیلے پہ میں ڈھونڈتی ہوں تجھے
تو نہ آئے نظر پیار کا دل بجھے
اے مرے رازداں جانے تو ہے کہاں
آجا ذرا مرے درد آشنا
برف سے چوٹیاں جگمگانے لگیں
سرمئی وادیاں مسکرانے لگیں
بادلوں کا دھواں ہے یہاں سے وہاں
آجا ذرا مرے درد آشنا
آکہ سانسوں کی لے درد انگیز ہے
آکہ اب صبر کا جام لبریز ہے
ہائے محرومیاں ہائے ناکامیاں
آجا ذرا مرے درد آشنا

○

چلوں ہرنی سی چال
میری پتلی کمر بل کھائے - لہرائے
ہائے رے میں شرماؤں
غور سے دیکھئے جی میں نے کہا
یہ میرے دیکھنے کی مست ادا
سرخ گلابی ہوا - دل شرابی ہوا - ایسی آئی ترنگ
مسکرانے لگی - گنگنانے لگی - مرے دل کی امنگ
چلوں ہرنی سی چال
مری پتلی کمر بل کھائے
یہ میرے گیسوؤں کی نرم گھٹا
جھومتا بےخودی میں حسن مرا
بہکی بہکی ادا - سمٹی سمٹی حیا - دہکا دہکا سا رنگ
سہمی سہمی نظر - کوئی دیکھے اگر - ہو کے رہ جائے دنگ
چلوں ہرنی سی چال

○

تھم تھم چلے ہوا مستانی - دل میرا لہرائے
جنگل گونجیں جھرنے گائیں دریا شور مچائے
دل مرا لہرائے

جب جب اوڑے گگن کے نیچے
سایہ بھاگے دھوپ کے پیچھے
ہنستا سورج - پیار سے جس دم
بدلی کو لپٹائے......دل میرا لہرائے

گل کو جب جب بلبل چومیں
لچک لچک کر شاخیں جھومیں
چمک چمک کرنوں کی چاندی
لہروں کو مہکائے......دل مرا لہرائے

○

اے زندگی سے پیارے
آ دل کی وادیوں میں
کوئی تجھے پکارے — اے زندگی سے پیارے

آ دھڑکنوں کی لے پر دل گا رہا ہے گانا
آنکھیں سنا رہی ہیں خاموش سا فسانہ
آ جا کہ ہر نظر میں - بے تاب ہیں اشارے......
اے زندگی سے پیارے
آ جا تجھے محبت آواز دے رہی ہے
جو دل میں بس گیا ہے وہ نام لے رہی ہے
اے جان و دل کے مالک - امید کے سہارے........
اے زندگی سے پیارے
آ جا کہ آرزو کی یہ رات ڈھل نہ جائے
ارماں بھرے دلوں کی دنیا بدل نہ جائے
آ جا کہ بجھ نہ جائیں یہ چاند یہ ستارے ....
اے زندگی سے پیارے

○

کبھی دنیا میں آ کر دیکھ لے اے آسماں والے
جہاں میں کس قدر مجبور رہتے ہیں جہاں والے

اندھیرا چھا گیا گم ہو گئے ہیں راستے سارے
نہ ساتھی ہے نہ منزل ہے نہ نظریں ہیں نہ نظارے
اکیلا چھوڑ کر مُجھ کو گئے ہیں کارواں والے
جہاں میں جس قدر ....

نشیمن جل گیا ہے بجلیاں اب کیا جلائیں گی
چمن برباد ہے بیتی بہاریں پھر نہ آئیں گی
میرے انجام پر روتے رہیں گے آشیاں والے
جہاں میں کس قدر مجبور رہتے ہیں جہاں والے

○

غم کی ہنسی اڑانا

بربادیوں کا شکوہ
لب پر کبھی نہ لانا
اے دل سدا ہی گانا - امید کا ترانہ
غم کی ہنسی اڑانا

اس گھومتی زمیں پر رکتی نہیں کوئی شے
ہر شے گزر رہی ہے
کیا وقت کیا زمانہ.......غم کی ہنسی اڑانا

کتنی بھی مشکلیں ہوں ہمت نہ ہار دینا
ہنس کر گزار دینا
غم کا کٹھن زمانہ...........غم کی ہنسی اڑانا
یونہی رہا ہے چلتا یونہی رہے گا چلتا
ہر چیز کو بدلتا
دنیا کا کارخانہ ....غم کی ہنسی اڑانا

○

اجڑ گئی ہے پریت
خوشی کے گیت ۔ میرا دل کیا گائے

دیکھ کسی کے پیار کی دنیا ہوتی ہے برباد
آنسو بن کر لوٹ رہی ہے گئے دنوں کی یاد
پیار کی پہلی بات ۔ ملن کی رات
نہ جانے کب آئے ....

سانسیں گن گن دن کاٹوں اور تارے گن گن رین
تھک گئے راہیں تکتے تکتے میرے ترستے نین
من پاوے نہ چین ۔ سلونی رین
پیا بن نہ بھائے
اجڑ گئی ہے پریت ۔ خوشی کے گیت
میرا دل کیا گائے

○

دنیا ہے بازار

اس بازار میں ہم سارے کرتے ہیں بیوپار

دنیا ہے بازار

ہے اس جگ میں جے جے اس کی جس کے ہاتھ میں دام
چھن چھن گھنگرو چھنکیں سن کر دولت کی جھنکار

دنیا ہے بازار

کوی کوِتا بیچے اپنی گیانی اپنا گیان
سندر سندرتا کو بیچے گن بیچے گن وان
گلی گلی ہوتے ہیں سودے گھر گھر ہے دوکان

منڈی ہے سنسار ـ دنیا ہے بازار

بازاروں میں روپ سروپ کا ملتا ہے انعام
ہوتا ہے جوبن کا سودا ـ عزت کا نیلام
ہر آنے جانے والے کو دیتے ہیں للکار
ابروتنی کمانیں ہیں اور پلکیں تیز کٹار

نظریں ہیں تلوار ـ دنیا ہے بازار

ایک گلے میں پھندا ڈالے ایک گلے میں ہار
جو بھی چاہے کر سکتی ہے دولت کی سرکار
دنیا ہے بازار

اس بازار میں ہم سارے
کرتے ہیں بیوپار
دنیا ہے بازار

○

اے نام کے رحمان

اے نام کے رحمان -نفرت ہے تجھے ان سے
جو لیتے ہیں تیرا نام - اے نام کے رحمان

ہیں تیرے ہی بندے تیری دنیا میں پریشاں
کہنا پڑے گا تجھے ظالم کا نگہبان
اے نام کے رحمان

آ دیکھ کہ دنیا میں تیری ہوتا ہے کیا کیا
ہے کیسا تماشا
تو اپنی خدائی کو بدل ڈال خدایا
یا خود ہی بدل جا
ہو جائے گی ورنہ تیری دنیا ویران
اے نام کے رحمان

○

اے متوالے۔ ہمت والے۔ رہے گا تیرا نام

تیری محنت چمن سجائے
رنگ بکھیرے پھول کھلائے
کھیت اگائے باغ لگائے
کام ہی تیرا مذہب مسلک
کیا صبح کیا شام .... رہے گا تیرا نام

تو نے پتھر کو پگھلایا
لوہے کو اڑنا سکھلایا
تو نے جگ کا چمن سجایا
گونج رہا ہے سب دنیا میں
تیرا ہی پیغام .... رہے گا تیرا نام

آیا تیرا زمانہ آیا
نئی انوکھی خوشیاں لایا
جگ پہ تیرا پرچم لہرایا
ملے گا اب تجھ کو بھی تیری

محنت کا انعام ....رہے گا تیرا نام

تیری محنت پربت توڑے
دریاؤں کے رُخ بھی موڑے
جو چاہے وہ کر کے چھوڑے
کتنے مشکل کام تھے پھر بھی ہوا نہ تو ناکام

......رہے گا تیرا نام

○

دھم دھم دھم دھم بجا نگارا
پورب پچھم اتر دکھن
جاگ پڑا جگ سارا............دھم دھم بجا نگارا

گئی رات کا جادو ٹوٹا
جگ مگ نیا سویرا پھوٹا
جھلمل کرتا ڈوب گیا ہے پچھلی رات کا تارا
دھم دھم بجا نگارا

گر منزل کا ہمیں یقیں ہے
راہ کٹھن یہ پھر تو نہیں ہے
سفر ہمارا بڑا حسیں ہے۔ بڑا حسیں ہے سہارا
دھم دھم بجا نگارا

وقت کے طوفانی دریا کی
دیکھ لے تیزی اور بے باکی
اس کی دھارا میں ڈوبے گا۔ جو بھی ہمت ہارا
دھم دھم بجا نگارا

○

وہ زمانہ ضرور آئے گا

آدمی آدمی کو الفت سے
اپنے سینے سے جب لگائے گا

ختم ہوگی یہ بھوک ہماری
ہوگی اک دوسرے کی غم خواری
جرم کہلائے گی دلآزاری
ہر طرف پیار مسکرائے گا............وہ زمانہ ضرور آئے گا

زندگی کس قدر حسیں ہوگی
جب کوئی دشمنی نہیں ہوگی
آدمی کی یہی زمیں ہوگی
رشکِ جنت جسے بنائے گا............وہ زمانہ ضرور آئے گا

ہوگا ہر ایک درد کا درماں
ہوں گی ساری ہی مشکلیں آساں
آئے گا وقت وہ کہ جب انساں
اپنی تقدیر خود بنائے گا – وہ زمانہ ضرور آئے گا

(فرشتہ)

○

آواز: کرے گا آج بیاں جس نے جو کیا ہو گا
عظیم کون ہے یہ آج فیصلہ ہو گا

معلم: میں نے تعلیم سے روشن کیے دل اور دماغ

سائنسدان: میں لگاتا ہی رہا ہوں تیری قدرت کا سراغ

ادیب: میں نے ہر ایک حقیقت کے فسانے لکھے

شاعر: میں نے امن اور محبت کے ترانے لکھے

سنگتراش: میں نے پتھر سے تراشے ہیں تصور کے صنم

عورت: کوکھ سے اپنی دیا میں نے ہے انساں کو جنم

زاہد: میں نے دنیا میں ہمیشہ ہی تیرا نام لیا

پیغمبر: میں نے بندوں کو ترے تیرا ہی پیغام دیا

شہید کی ماں: تو نے چھینا ہے جسے نورِ نظر میرا تھا
جو کٹا تیرے لئے لختِ جگر میرا تھا

آواز: خدائے برتر و بالا پہ ہے تیرا احساں
سلام سینکڑوں تجھ پہ تو ہے شہید کی ماں

(عظیم کون ہے)

○

میں بھی مجرم—تو بھی مجرم
مجرم کون نہیں

چور اچکے دائیں بائیں
مفت بری سے مال کمائیں
دل کو تسلی دے کر گائیں---مجرم کون نہیں

ایک ہے شہدا ایک لفنگا
دھینگا مشتی جھگڑا دنگا
اس حمام میں ہر کوئی ننگا---مجرم کون نہیں

بنا ہے انساں جرم کا عادی
سبھی ہی جھگڑو—سبھی فسادی
گھر گھر جا کر کرو منادی---مجرم کون نہیں

ہر اک دل ہے درد سے خالی
نہیں کسی کی آنکھ میں لالی
اس دنیا کا اللہ والی --- مجرم کون نہیں

خاک میں خون کا رنگ رچا ہے
ظلم کے ہاتھوں کون بچا ہے
چاروں طرف اک شور مچا ہے --- مجرم کون نہیں

○

ڈھلنے لگی ہے رات کوئی بات کیجیے
بڑھنے لگی ہے بات کوئی بات کیجیے

مل مل کے جھوم جائیں گی رنگیں جوانیاں
بے چین ہر نظر میں ہیں لاکھوں کہانیاں
یہ پل ہیں اپنے ہاتھ-کوئی بات کیجیے
ڈھلنے لگی ہے رات کوئی بات کیجیے

سر رکھ کے میرے بازو پہ زلفوں سے کھیلیئے
مخمور ہو کے لب مرے شانے سے میلیئے
مچلی نظر کے ساتھ کوئی بات کیجیے
ڈھلنے لگی ہے رات کوئی بات کیجیے

(موسیقار)

○

تو میرے خوابوں سے نازک ہے
خیالوں سے حسیں
تجھ سا کوئی بھی نہیں

تو مصور کا تصور ہے کہ شاعر کی غزل
یا پری ہے جو کسی جھیل سے آئی ہے نکل
کیا کہیں ملتی نہیں ہے
تری تشبیہ کہیں تجھ سا کوئی نہیں

چاند میں حسن تو ہے پر یہ نزاکت ہے کہاں
یہ تبسم یہ اشارے یہ شرارت ہے کہاں
تیری توہین ہے
گر تجھ کو کہوں۔ ماہ جبیں

تجھ سا کوئی نہیں

○

مجھ کو جوانی بڑی مہنگی پڑی رے
ہو گئی مہمت بدنام
لوگوں کے ڈر سے
نکلوں نہ گھر سے
سیٹی بجائے کوئی - کرتا ہے ہائے کوئی
گجروں جدھر سے - جاؤں کہاں ہائے رام..
کیا کیا ہیں بکتے
کب ہیں جھجکتے
لونڈے شہر کے سکھی - ٹِگ ٹِک مڑ کے سکھی
بٹ بٹ ہیں تکتے - جھک جھک کریں ہیں سلام
ناگن ہے سالی
دیویں ہیں گالی
روکے ہیں راہیں
کھولے ہیں باہیں
سب ہیں موالی - کس کس کو ڈالوں لگام
ہو گئی مہمت بدنام

○

لو یہ ہم جا رہے ہیں
نگاہیں جھکائے ہوئے ۔ مسکراتے

لو یہ ہم جا رہے ہیں
اداؤں میں شوخی نگاہوں میں مستی
جو دیکھے ہمیں وہ کرے بت پرستی
ہر اک گام فتنے ہزاروں جگاتے

لو یہ ہم جا رہے ہیں
حسیں چکنے گالوں پہ بوندیں نہ ٹھہریں
بدن چومنے کو تڑپتی ہیں لہریں
جواں جسم چھو کر کنول مسکراتے

لو یہ ہم جا رہے ہیں
اگر مسکرائیں تو گل ہی نہ مہکیں
اگر گنگنائیں تو بلبل نہ چہکیں
جوانی کی رنگیں بہاریں لٹاتے

لو یہ ہم جا رہے ہیں

○

سن سن ری ہوا
مجھے سمجھا ہے کیا
میری چنری اڑائے میرا دل دھڑکائے
تجھے شرم نہ آئے ری......
کبھی بالوں کو چومے
کبھی گالوں کو چومے
بڑا لیتی ہے مزا - سن سن ری ہوا

میں ہوں چیز پرائی
تو جو باز نہ آئی
تیری ہوگی پٹائی ری.....
میرے غصے کو نہ جانے
ہوش آئے گا ٹھکانے
دوں گی ایسی میں سزا
سن سن ری ہوا

○

آجا پاس مرے
غم کی لمبی رات کٹے - میرے دل کو چین ملے

لوٹ کے آجا سانول میرے
دور ہوں دکھ کے گھور اندھیرے
آجا اس برہن کے دوارے - سکھ کا دیپ جلے
تیرے مکھ کی جوت جلے
غم کی لمبی رات کٹے
میرے دل کو چین ملے

رین گذاروں نیر بہاتی
تڑپوں جیسے بھور کی باتی
تیری راہیں تک تک ہارے - ساری رین جلے
کب جانے بھور بھئے
دکھ کی لمبی رات کٹے
مرے دل کو چین ملے

○

بانوریا نہ رو

دیتی ہے بیکار صدائیں

بیتے جیون کو۔بانوریا نہ رو

چاند سے ملنے اڑے چکوری

راہ میں ٹوٹے آس کی ڈوری

آدھ گگن سے۔لوٹ کے آئے

کتنی بے سدھ ہو........ بانوریا نہ رو

بھول بھی جا اب پیار کی گھڑیاں

توڑ بھی دے یادوں کی لڑیاں

پیڑ سے ٹوٹے پات ہیں وہ دن

گذر گئے ہیں جو......... بانوریا نہ رو

○

زندگی میں ایک پل بھی چین آئے نا
اس جہاں میں کاش کوئی دل لگائے نا

ہے یہی غم کا فسانہ ۔ جل چکا ہے آشیانہ ۔ مٹ گیا ہے نشاں
ہے اندھیرا ہی اندھیرا ہائے میں جاؤں کہاں

آرزو کا اک دیا بھی جگمگائے نا
اس جہاں میں............

دل ہے ویراں غم کے مارے ۔ جی رہا ہوں بے سہارے کوئی آس نہیں
سونے سونے ہیں نظارے تو جو پاس نہیں

لاکھ چاہوں پر میرا دل مسکرائے نا
اس جہاں میں کاش کوئی دل لگائے نا

○

تجھے پیار آئے کسی پہ کب
ترا جو ستم ہے سو بے سبب
ترا اور زمانے کا ایک ڈھب
تری ہر ادا میں وہی غضب
مگر اے حسینہ نازنیں
مجھے تجھ سے کوئی گلہ نہیں

تری بے رُخی بھی قبول ہے
کہ یہ اپنے دل کا اصول ہے
تو نگاہ شوق کی بھول ہے
ترا اعتبار فضول ہے
مگر اے حسینہ نازنیں
مجھے تجھ سے کوئی گلہ نہیں

تیرا حسن فتنۂ دہر ہے

تیرا رنگ آگ کی لہر ہے

تیری انکھڑیوں میں جو زہر ہے

وہ بلا ہے ظلم ہے قہر ہے

مگر اے حسینۂ نازنیں

مجھے تجھ سے کوئی گلہ نہیں

تیرا حسن محوِ جفا سہی

یہ جفا بھی تیری ادا سہی

ہر ادا وفا کا صلہ سہی

یہ صلہ ہی میری قضا سہی

مگر اے حسینۂ نازنیں

مجھے تجھ سے کوئی گلہ نہیں

(راہگذر)

○

میری نظریں ہیں تلوار
کس کا دل ہے روکے وار—توبہ توبہ استغفار

قدم قدم پر—سنبھل سنبھل کر—مچل مچل کر—لہراؤں
لپک لپک سے—جھلک جھلک سے—برق فلک سے ٹکراؤں
کوئی ایسا ہے دلدار
آئے کرلے آنکھیں چار—توبہ توبہ استغفار
سروسمن ہوں، حسن چمن ہوں، غنچہ دہن ہوں—کیا کہنے
عیش وطرب ہوں، حور عرب ہوں، کتنی عجب ہوں، کیا کہنے
کوئی لاکھ بھی ہو ہوشیار
مجھ سے بچنا ہے دشوار—توبہ توبہ استغفار
قہروغضب سے، کہتی ہوں سب سے، سب ہی ادب سے، جھک جائیں
بھڑک بھڑک دل، پھڑک پھڑک دل، دھڑک پھڑک دل، رک جائیں
جہاں گذروں میں اک بار
خالی ہوجائیں بازار ....توبہ توبہ استغفار

(شہید)

○

میں نے تجھ سے پیار کیوں کیا - او بے وفا
تیرا اعتبار کیوں کیا - او بے وفا

دل پہ لاکھ غم سہے پر کبھی نہ آہ کی
میں نے تیرے پیار میں زندگی تباہ کی
پھر بھی تو مرا نہ ہو سکا - او بے وفا

میں نے اپنی ہر خوشی تیرے غم پہ واری
تیرے انتظار میں زندگی گذار دی
تو بھی مجھ کو دے گیا دغا - او بے وفا

(کوئل)

○

دلہنیا روتی مت جانا
اپنے آنسو - اپنی آہیں
ہم سکھیوں کو دے جانا

○

دل جلا نہ دل والے
آ نکھیں اٹھا لے۔نظریں ملا لے
نظریں ملا کے مجھے اپنا بنا لے
دل جلا نہ دل والے

یہ بے درد زمانہ   ۔دل کا درد نہ جانے
ہوتا ہے کون کسی کا۔سب ہیں یہاں بیگانے
سب سے بچا لے
دل میں چھپا لے۔دل میں چھپا کے مجھے اپنا بنا لے
دل کے لاکھ فسانے۔ تیرا ایک اشارا
مست نظر سے دیدے۔جھوٹا کوئی سہارا
او متوالے
پاس بلا لے۔پاس بلا کے مجھے اپنا بنا لے
بیت نہ جائیں بہاریں۔رنگ پڑیں نہ پھیکے
کانٹوں سے کیا ڈرنا۔چمن نے پھول خوشی کے
ہنس لے ہنسا لے
غم کو بھلا لے، غم کو بھلا کے مجھے اپنا بنا لے

(کوئل)

○

آباد آ کے کردے برباد آشیانہ
آ، اپنے ساتھ لے آ گذرا ہوا زمانہ

مالک تیرے جہاں کا دستور ہے پرانا
جلتا رہے نشیمن، ہنستا رہے زمانہ
ٹوٹے ہوئے دلوں کا اتنا سا ہے فسانہ
مجبور ہے محبت، مختار ہے زمانہ

آ جا مری محبت! آ دل کی بات سن لے
یہ بات بڑھ گئی تو بن جائے گی فسانہ

ہرگز نہ مسکراتے اتنا اگر سمجھتے
ہے عمر بھر کا رونا پل بھر کا مسکرانا

دل کو جلانے والے یہ بھی ہے تو نے جانا
یہ دل نہیں، جلا ہے، تیرا ہی آشیانہ

○

غم ہم کو دیا غم خواروں نے
دل توڑ دیا دلداروں نے
بیگانہ سمجھ کر ٹھکرایا
ہم کو اپنے ہی پیاروں نے

جو کچھ بھی کیا اپنوں نے کیا
اپنوں کی شکائت کیا کرتے
خاموش رہے فریاد نہ کی
ہم ظلم و ستم کے ماروں نے ...... غم ہم کو دیا غم خواروں نے

ٹھکرائے ہوئے تیرے در کے
ہم پردیسی اب جائیں کہاں
سر بھی اپنا ٹکرا نہ سکیں
منہ پھیر لیا دیواروں نے ....

جھومر بھی لگایا ماتھے پر
مہندی بھی رچائی ہاتھوں میں
نکلے نہ مگر ارماں دل کے
دم توڑ دیا بے چاروں نے .....غم ہم کو دیا

O

پیا - پیا - پیا نہ کوک پپیہا
کوک کی ہوک کریجوا میں لاگے
ہوک سے پھوک نہ جیا............

او بے دردی اتنا بتادے
پی ہیں کہاں میرے ان کو بلادے
پہلے مجھے میرے پی سے ملادے
پھر چاہے جتنا ستا...................
پی کی بولی بول کے بیری
چھیڑ نہ مجھ برہن کو
ساون آیا وہ نہیں آئے
آگ لگے اس ساون کو
سن کے جنہیں پی گھر آجائیں
ایسے گیت سنا...............

○

لڑکا: میں کہیا-دل میرا-تجھ پہ فدا
اینا تے بتادے تیری مرضی ہے کیا

لڑکی: جا-ایسی ویسی باتوں سے نہ مجھ کو بنا
میں تو نہ کہوں گی میرے دل میں ہے کیا

لڑکا: سوہنئے مزاج تیرا وگڑا ہے کیوں
اج تے ہواواں وچ اڑتی ہے توں
اتنا غرور تو نہ مجھ کو وخا
میں کہیا دل میرا تجھ پہ فدا

لڑکی: تو نے میرا غصہ ابھی دیکھا ہی نہیں
اللہ کرے طیش مجھے آئے نہ کہیں

لڑکا: تیکیں تے

لڑکی: بگڑوں تو کردوں گی حشر بپا
جا-ایسی ویسی باتوں سے نہ مجھ کو بنا

لڑکا: بڑی ای غصیلی ایں توں مانتا ہوں میں
گوری تجھے چنگی طراں جانتا ہوں میں
منے گی نہ کدی میری باتوں کا برا......

لڑکی: راہواں میں کسی کو یوں بلاتا ہے برا

لڑکا: عاشقاں تو نظراں چراتا ہے برا
دل دیاں گلاں نہ توں مجھ سے لکا......

سہرا

میری شاخوں پہ غنچوں کے نگینے
نہ جانے جڑ دیئے کس جوہری نے
ابھی بلبل نے چھیڑا تو نہیں ہے
دھڑکے کیوں لگے کلیوں کے سینے
وہ دیکھو لاجوردی آسماں پر
بہے جاتے ہیں بادل کے سفینے
ہوئیں پھولوں کی قندیلیں فروزاں
دیار رنگ و بُو ہے یہ گلستاں
حسیں تتلی تھرکتی ہے ہوا پر
اڑا جاتا ہے یا تخت سلیماں
دھنک ہے یا دوپٹہ ہے کسی کا
گھٹا ہے یا کسی کی زلف پیچاں
مبارک باد کہتی ہیں فضائیں
محبت زندگی میں رنگ بھر دے
تجھے دیتا ہے مرا دل دعائیں

بولیاں

لڑکا: میلہ دیکھنے چلیں گے ہم دونوں.......میلہ دیکھنے
میلہ دیکھنے چلیں گے ہم دونوں-سجائی میں نے بیل گاڑی

لڑکی: میرا اپنا پشاوری تانگہ..میرا اپنا
میرا اپنا پشاوری تانگہ چولہے میں تیری بیل گاڑی

لڑکا: سب ٹوٹے گی اکڑ تیری گوری-بناؤں گا دلہن تجھ کو
لڑکی: تیرے جیسے کی ایسی تیسی - سمجھتا ہے کیا مجھ کو

لڑکا: کیسے چھپے گی جوانی تیری-دوپٹہ تیرا جب ڈھلکا
لڑکی: بڑی بھاری ہے مری گرگابی-کروں گی تیرا سر ہلکا

لڑکا: مجھے اور سبق مت دنیا-یہی ہے میرے لئے کافی
لڑکی: مجھے بہن کہے گا جب اپنی ملے گی تجھے تب معافی

○

اس شہر میں ہم کو دل والو
جینے کا سلیقہ سکھلا دو

ہر شخص یہاں پر قیدی ہے
ہر کوئی ستم کا مارا ہے
گھر گھر ہے یہاں بندی خانہ
اینٹوں میں لہو کا گارا ہے
تہذیب اگر کہتے ہیں اسے
تو اپنا کہاں گذارا ہے
اس شہر میں ہم کو دل والو
جینے کا سلیقہ دکھلا دو

ان تنگ مکانوں سے اکثر
چیخوں کی صدائیں آتی ہیں
پھرتی ہیں یہاں زندہ لاشیں

زخمی روحیں چلاتی ہیں
وہ وحشت ہے کہ دیواریں
دیواروں سے ٹکراتی ہیں
اس شہر میں ہم کو دل والو
جینے کا سلیقہ دکھلادو

○

وہ آئے محبت کی محفل سجانے
ذرا دم تو لے اے گذرتے زمانے
سنو وقت دیتا ہے ہم کو صدائیں
چلو جشن ہم رتجگے کا منائیں
یہ رنگیں لمحے نہیں جا کے آنے
ذرا دم تو لے اے گذرتے زمانے
بڑی قیمتی ہیں یہ گھڑیاں خوشی کی
امیدیں بھر آنے لگیں زندگی کی
سنانے لگی ہیں امنگیں فسانے
ذرا دم تو لے اے گذرتے زمانے
یونہی وقت کی نبض چلتی رہے گی
یونہی رنگ دنیا بدلتی رہے گی
گھڑی بھر میں ہونا ہے کیا کون جانے
ذرا دم تو لے اے گذرتے زمانہ

○

لوری

پیارے منے تو تو سو جا
مجھ کو نیند نہ آئے گی
رو رو کر یہ غم کی لمبی رات گذر ہی جائے گی
پیارے منے تو تو سو جا

ہو گئیں جن کی گودیں خالی
جن کو ملیں بے جرم سزائیں
اس دنیا میں ہیں لاکھوں ہی
مجھ ایسی دکھیاری مائیں
تڑپ کے مری اجڑی ممتا
ان کو بھی تڑپائے گی ..... پیارے منے

جانے وہ کس حال میں ہو گا
جس کیلئے یہ حال ہے میرا
لوری سن کر سو جائے گا
جہاں کہیں بھی لال ہے مرا
اس کو میٹھی نیند سلانے
یہ آواز تو جائے گی .... پیارے منے

○

نئی زندگی کا نشاں مل گیا
تجھے پا کے سارا جہاں مل گیا
نیا شوق کا آج انداز ہے
فلک تک محبت کی پرواز ہے
مجھے اپنی تقدیر پر ناز ہے
کہ تجھ سا حسیں رازداں مل گیا
نئی زندگی کا نشاں مل گیا

بھرے ہیں نئے رنگ حالات میں
مچی ہے یہ ہلچل سی جذبات میں
بہاریں ہیں رقصاں خیالات میں
کہ تجھ سا مجھے مہرباں مل گیا
نئی زندگی کا نشاں مل گیا
نہیں زندگی کو پشیمانیاں
بسی ہیں میرے دل کی ویرانیاں
ہوئیں ختم ساری پریشانیاں
میرے پیار کا قدرداں مل گیا
نئی زندگی کا نشاں مل گیا

○

بڑا حسیں ہے یہ جہاں
جو دیکھئے قریب سے
تو رنگ ہیں عجیب سے .... یہاں وہاں
بڑا حسیں ہے یہ جہاں
یہ نرم نرم لال لب ... یہ مسکراہٹیں
قریب سے قریب تر ہیں زندگی کی آہٹیں
جدھر جدھر گئی نظر
بکھر گئیں کہانیاں .... بڑا حسیں ہے یہ جہاں

یہ شوق کی لطافتیں یہ حسن کی نزاکتیں
یہ مست مست شوخیاں یہ شرمگیں شرارتیں
قدم قدم پہ مدھ بھری ..... یہ جھومتی جوانیاں
بڑا حسیں یہ جہاں

○

آپ سے پیار کو گلہ کیا ہے
آپ سن لیں تو مہربانی ہے
کیا تمنا ہے التجا کیا ہے
آپ سن لیں تو مہربانی ہے

جان جلتی ہے گر خموش رہوں
اصل میں دل کا مدعا کیا ہے
آپ سن لیں تو مہربانی ہے

یہ حقیقت میں زندگی تو نہیں
اور کچھ ہے مری خوشی تو نہیں
شوق بے حد کا فیصلہ کیا ہے
آپ سن لیں تو مہربانی ہے
آپ سے پیار کو گلہ کیا ہے
آپ سن لیں تو مہربانی ہے

○

تم سے ملوں گی بلما آ کے صبح و شام
چاہے مجھے دنیا کرے بد نام

جب جب چاہو گے آؤں گی حضور میں
چھم چھم ناچوں گی آ کے سرور میں
کرتی رہوں گی تمہیں پیار کا سلام
تم سے ملوں گی بلما آ کے صبح و شام

دل جو کہے گا وہی کر کے دکھاؤں گی
مار بھی ڈالے کوئی باز نہ آؤں گی
لب پہ رہے گا میرے سیاں جی کا نام
چاہے مجھے دنیا کرے بدنام

اپنا ہے دل میرا اپنی جوانی ہے
پریت سے روکے مجھے دنیا دیوانی ہے
ہو نہ سکوں گی کسی ریت کی غلام
چاہے مجھے دنیا کرے بدنام

○

زمیں پہ قدم ہیں فلک پہ نظر ہے
یہ منزل نئی ہے نئی راہ گذر ہے

مزے لے رہے ہیں محبت میں کیسے
اڑے جا رہے ہیں ہواؤں میں جیسے
زمیں گھومتی ہے فضا جھومتی ہے
یہ مستی کا عالم رہے کاش ایسے
نہ دل کا پتہ ہے نہ اپنی خبر ہے
یہ منزل نئی ہے.........
تبسم کے غنچے لبوں پر کھلے ہیں
وفا کے صلے دو دلوں کو ملے ہیں
خوشی میں خوشی ہے یہی زندگی ہے
نہ طعنے ستم کے نہ غم کے گلے ہیں
نہ دنیا سے شکوہ نہ رسموں کا ڈر ہے
یہ منزل نئی.........

○

کچھ ایسی ہوا صحن گلستاں میں چلی ہے
گوشے ہیں نشیمن کے بھی آرام نہیں ہے

ہر رنگ زمیں دام ہیں کیوں تم نے بچھائے
صیاد ! پرندوں کی نظر خام نہیں ہے

اس گردش زر نے ہمیں برباد کیا ہے
کچھ تیری خطا گردشِ ایام نہیں ہے

ہر سمت اندھیروں نے جو گھیرا ہے تو کیا ہے
ہوگی وہ سحر جس کی کوئی شام نہیں ہے

○

آ چلیں وہاں۔غم نہ ہو جہاں
ڈھونڈتا ہے دل مگر چین ہے کہاں

جس کو تو نہ پا سکے
اس کی آرزو نہ کر
چاند سے نہ دل لگا
کیا نہیں تجھے خبر
ہے زمیں سے کس قدر
دور آسماں .... آ چلیں وہاں

ختم ہو گا جانے کب
زندگی کا یہ سفر
ہر قدم پہ موڑ ہیں
راستہ ہے پر خطر
راہ میں ہی لٹ گئے۔کتنے کارواں ....

غم تو بے حساب ہیں
دل کی دھڑکنیں نہ گن
کاٹ لے ہنسی خوشی
زندگی کے چار دن
آنسوؤں سے لکھ نہ تو اپنی داستاں ....

○

یہ روپ ہے کہ سحر
یہ ہونٹ ہیں کہ گلاب
یہ ناز ہے کہ تجلی
یہ برق ہے کہ شباب

تو وہ حسیں ہے جسے دیکھنے کی تاب نہیں
یہ انتہا ہے کہ تیرا کوئی جواب نہیں
یہ رنگ رنگ شفق ہے کہ آتشیں رخسار
ہے زم زم تبسم کہ چاندنی کی پھوار
جو آفتاب ہے چہرہ تو مہتاب جبیں......
یہ کیف ہے کہ نشہ ہے خمار ہے کہ سرور
عجیب لطف ہے طاری سحر ہے کوئی ضرور
تیری نظر سے نشیلی کوئی شراب نہیں......

○

مجھ کو تجھ سے پیار ہے کتنا
سجنا تو نہیں جانے
کرتے ہیں جتنا گلوں سے بلبل، شمعوں سے پروانے

تجھ بن ہنستے بستے گلشن بن جائیں ویرانے
مجھ کو تجھ سے پیار ہے اتنا تو مانے نہ مانے
مجھ کو تجھ سے پیار ہے اتنا ساگر میں ہے پانی جتنا
تو جانے یا نہ جانے تو مانے یا نہ مانے

سورج میں ہیں جتنی کرنیں پیڑوں پر ہیں پات
جتنی بوندیں برساتی ہے ساون کی برسات
میرے دل میں تیرے لئے ہیں اتنے ہی جذبات
سیپ میں موتی۔دیپ میں جوتی پھول میں جتنے رنگ
دل کہتا ہے ایسے گھل مل رہوں میں تیرے سنگ
سن بلما انجانے مجھ کو تجھ سے پیار ہے اتنا
تو مانے یا نہ مانے..............

○

ناچ ناچ میری زندگی

چھیڑ نغمہ آج کوئی - دھڑکنوں کے ساز پر

ناچ ناچ میری زندگی

میرے ہونٹوں پر محبت کا دہکتا راگ ہے

میرے سینے میں بھڑکتی آرزو کی آگ ہے

ناز کرتی ہے جوانی اپنے ہر انداز پر...... ناچ ناچ میری زندگی

دھڑکنوں کے ساز پر

آج دنیا میں وفا کی انتہا ہو جائے گی

اپنے پروانے پہ شمع خود فدا ہو جائے گی

حسن جاں دینے چلا ہے عشق کی پرواز پر.... ناچ ناچ میری زندگی

دھڑکنوں کے ساز پر

شوق کی بنیاد رکھی ہم نے کس انداز پر

ہو گیا حیراں زمانہ شوق کی پرواز پر

ناز دل والوں کو ہو گا مرے اس انداز پر

ناچ ناچ میری زندگی

چھیڑ نغمہ آج کوئی دھڑکنوں ساز پر ....

○

راس آئی نہ زندگی ہم کو
ہر خوشی عارضی ملی ہم کو

تم سے ہم نے تھا دل ہی بہلایا
جب جدا ہو گئے خیال آیا
پیار تم سے تھا واقعی ہم کو۔راس آئی نہ زندگی ہم کو

اب تمہیں ہم کبھی نہ دیکھیں گے
عمر بھر یہ خوشی نہ دیکھیں گے
مار ڈالے گا غم یہی ہم کو
راس آئی نہ زندگی ہم کو

کوئی امید ہے نہ آس کوئی
اب تو آتا نہیں ہے پاس کوئی
چھوڑ کر چل دیئے سبھی ہم کو
راس آئی نہ زندگی ہم کو

گر یہی غم کا زہر پینا تھا
یونہی مر مر کے ہم کو جینا تھا
موت ہی کیوں نہ آ گئی ہم کو
راس آئی نہ زندگی ہم کو

○

کھل گئی میری آس کی کلیاں
پیار نے گیت ہے گایا - پیار نے گیت ہے گایا

تیری آنکھوں پر بکھرائے زلف کے گہرے سائے
مہکی ہوئی سانسوں سے میں نے خواب تیرے مہکائے
کتنے پیار سے میں نے پیارے
تیرا ساتھ نبھایا........ پیار نے گیت ہے گایا
سوئی قسمت جاگ پڑی ہے دل نے مرادیں پائیں
خوابوں کو تعبیر ملی یا امیدیں بھر آئیں
میں نے دل کی ہر دھڑکن میں
تیرا پیار بسایا.......... پیار نے گیت ہے گایا
چار طرف ہنستے پھولوں نے رنگیں سیج سجائی
جھوم جھوم کر مست ہوا نے چھیڑی ہے شہنائی
سب دنیا نے میری خوشی کا
جشن ہے آج منایا..... پیار نے گیت ہے گایا

○

لہرو ہمیں آج کہیں دور لے چلو
دور بہت دور - جہاں کوئی غم نہ ہو

خوابوں کی اپنی وادیوں میں مل کے ہم چلیں
ہوتی ہیں ختم جا کے جہاں غم کی سرحدیں
کوئی نہ روک سکے - کوئی نہ ٹوک سکے - اپنے پیار کو
لہرو - ہمیں آج کہیں دور لے چلو

خطرے ہیں اگر راہ میں تو کوئی غم نہیں
ہیں پیار کی پناہ میں تو کوئی غم نہیں
دینا ہے ساتھ میرا - چھوڑو نہ ہاتھ میرا - جو بھی ہو سو ہو
لہرو - ہیں آج کہیں دور لے چلو

○

حبیبی جی آ جی آ ۔ حبیبی جی آجی آ
نقاب جب اٹھایا ۔ شباب رنگ لایا
زمانہ ڈگمگایا ۔ حبیبی جی آجی آ
کرے مری جوانی دلوں پہ حکمرانی ۔ جہاں ہے میرا شیدا
میں رونق چمن ہوں میں شمع انجمن ہوں میں رنگ ہوں سحر کا
حبیبی جی آجی آ ....
کھلتے ہیں دام گیسو ، تنتی ہے تیغ ابرو ، ستم ہے میرا شیوا
اٹھی ہے اک قیامت ، کوئی نہیں سلامت ، ہوا ہے حشر برپا
حبیبی جی آجی آ ....
میں عنبریں بدن ہوں ، میں نافۂ ختن ہوں ۔ میں لعل ہوں یمن کا
ہے شکار شہ سواراں ، غزال ریگزاراں ، میرا وطن ہے صحرا
حبیبی جی آجی آ ' حبیبی جی آجی آ

(رشید)

○

دنیا میں باغ حسن کی میں عندلیب ہوں
وہ خوش نصیب کون ہے جس کا نصیب ہوں
جس نے بھی دیکھا اس نے کہا ، ماشاء اللہ

لب ہیں یا قوتِ یمن -نافۂ مشکِ ختن
قد میرا سروِ رواں ، نام ہے جانِ چمن
چھایا جوانی کا مجھ پہ ہے نشہ
ماشاءاللہ

نیم مہتاب جبیں ، دھوپ سی گرم نظر
زلف شب گوں ہے میری۔ رُخ ہے تابندہ سحر
سانس ہے کہ جیسے خوشبو کا سلسلہ
ماشاءاللہ

○

دھڑکنوں میں ہیں تیری آہٹیں
سارے جسم میں ہیں سنسناہٹیں
ہیں عجیب سی سرسراہٹیں
دل میں پیار کے ارمان - بات بن گئی
جھومتا جہاں - گھومتی زمیں
آج رات ہے خواب سی حسیں
چوم لے مری زلف عنبریں
ہائے اب نہیں - دل پہ اختیار - بات بن گئی
آئی وہ گھڑی تھا جس کا انتظار
کرتا رہا پیار - رہ کے قرار
بات بن گئی - بات بن گئی

○

آجا آجا - یوں نہ ستا - وقت ہے پیار کا
ریشمی ہوا - شبنمی فضا - سوچتا ہے کیا
وقت ہے پیار کا
چاروں طرف خوشی ہے موسم ہے پیار کا
جادو سا چل گیا ہے رنگیں بہار کا
اک کیف چھا گیا
اور ہو گیا نشہ - وقت ہے پیار کا

زندہ اگر ہے رہنا دنیا کے ساتھ چل
اپنے ہر ایک غم کو خوشیوں میں دے بدل
پل پل ہے پیار کا
تو بھی تو جھوم جا ....وقت ہے پیار کا

آبادیاں ادھر ہیں اور ادھر ہے تباہی
کس راہ پر ہے جاتا اے بے نیاز راہی
سوچا ہے کون سا ہے
منزل کا راستہ ...... وقت ہے پیار کا

مانو جو بات میری سمجھو اگر اشارے
چومے گا پھر زمانہ ہر دم قدم تمہارے
دیکھو تو آئے گا
جینے کا مزہ.......... وقت ہے پیار کا

○

میرے چہرے کا رنگ بدل جائے ہے
جب ہونٹوں پہ نام تیرا آئے ہے
دل میں میرے، ہلچل مچے - ہوتی ہے تیز میری دھڑکن کی لے
چھائے نشہ، آئے مزا -جھومے فضا ، گھومے ہر اک شے
جیسے سارا جہاں چکرائے ہے
ہونٹوں پہ نام تیرا آئے ہے
سکھیاں میری ، طعنہ تیرا ، دیویں مجھے، بڑی گھبراؤں میں
پلکیں جھکیں ، بھیگے جبیں، تن جاؤں میں کبھی بل کھاؤں میں
دل جھومے بدن لہرائے ہے
جب ہونٹوں پہ نام تیرا آئے ہے۔
جتنی لہریں دریا میں ہیں--ساتھ میرے تو نے ، اتنے وعدے کئے ہیں
سورج میں ہیں ، جتنی کرنیں -اتنے ارماں مرے تیرے لئے ہیں
میرا پھولوں سا رنگ نکھر جائے ہے
جب ہونٹوں پہ نام تیرا آئے ہے

○

اے دل رونا نا
یہ آنسو انمول نگینے — یونہی کھونا نا
اے دل رونا نا

امیدوں کے محل بنا کر
دل میں کسی کی یاد بسا کر
جینا، دکھ کی، ہنسی اڑانا — غمگیں ہونا نا
اے دل رونا نا

موجیں بڑھیں طوفاں گرجیں
گونج رہی منجدھار
کتنے جھکڑ — کتنے طوفاں
کتنے ہوں آزار
خود نہیں ڈوبے گی یہ کشتی، آپ ڈبونا نا
اے دل رونا نا

○

اس دنیا کے لوگ بے دردی چھپ کر تیر چلاتے ہیں
چاہت سے کرتے ہیں زخمی پیار سے داغ لگاتے ہیں

پیار کے دھوکے میں رکھنا خود ہی دھوکا کھاتا ہے
دل کے سب دروازے کھولو کسی کو گر اپناتا ہے
دل کے کھوٹے ہیں اپنوں سے اپنا آپ چھپاتے ہیں
اس دنیا کے لوگ..............
ہوتے کچھ ہیں بنتے کچھ ہیں کیا کیا روپ دکھاتے ہیں
بربادی ہے جن کی منزل ان راہوں پہ جاتے ہیں
رہزن ہوتے ہیں وہ لیکن رہبر بن کر آتے ہیں
اس دنیا کے لوگ بے دردی چھپ کر تیر چلاتے ہیں
چاہت سے کرتے ہیں زخمی پیار سے داغ لگاتے ہیں

○

مشرقی عورت ہے تصویرِ حیا
مشرقی عورت ہے تکمیلِ وفا

اسکے رُخ پر سرخیاں ہیں شرم کی
غازہ و سرخی کی محتاجی ہے کیا

اس نے سیکھا ہے سبق ماں باپ سے
رتبہ ہے شوہر کا ہی بعد از خدا

سادگی میں سحر ہے اعجاز ہے
با ادب ہے حسن ، شائستہ ادا

خبر دینا عورتیں ہیں مشرقی
پاک مریم اور بی بی فاطمہ

عورت کا زیور ہے وفا
عورت کا شیوہ ہے حیاء

عورت جہاں کی شان ہے
عورت جہاں کا مان ہے
عورت بہن عورت ہے ماں
عورت محبت کا نشاں
عورت کے دم سے ہر خوشی
عورت بہار زندگی
یہ آج کل کی عورتیں
ہر عیب کو فیشن کہیں
مردوں سے ان کی دوستی
پرواہ نہیں ماں باپ کی
ترغیب ہے ہر ناز میں
دعوت ہر اک انداز میں
تہذیب نو گر ہے یہی
خطرے میں ہے یہ زندگی

○

کوہساروں کو جب چومتی ہے سحر
تیرا ارماں لئے میں رہوں منتظر
آنکھ سے ہیں رواں خون کی ندیاں
آ جا بہر خدا — میرے درد آشنا
چڑھ کے ٹیلے پہ میں ڈھونڈتی ہوں تجھے
تو نہ آئے نظر پیار کا دل بجھے
اے میرے رازداں — جانے تو ہے کہاں ...... آ جا بہر خدا ......

برف سے چوٹیاں جگمگانے لگیں
سرمئی وادیاں مسکرانے لگیں
بادلوں کا دھواں، ہے یہاں سے وہاں ...... آ جا بہر خدا......

آ کہ سانسوں کی لے درد انگیز ہے
آ کہ اب صبر کا جام لبریز ہے
ہائے محرومیاں، ہائے ناکامیاں...... آ جا بہر خدا........

○

میں ہوں کلی کشمیر کی

دوشیزۂ کہسار ہوں - ہے حسن مرا جنگلی
میں ہوں کلی کشمیر کی

یہ گنگناتی ندیاں ، یہ مسکراتی وادیاں
پھولوں کی دلکش وادیاں دنیا میں جنت ہے یہی
میں ہوں کلی کشمیر کی..........

یہ مرغزاروں کا جہاں دلکش نظاروں کا جہاں
رنگیں بہاروں کا جہاں رنگیں ہے جس سے زندگی
میں ہوں کلی کشمیر کی..........

ہونٹوں سے پھوٹیں قہقہے جھرنوں سے جیسے بلبلے
وادی میں افسانے میرے ، جھیلوں کی ہوں میں جل پری
میں ہوں کلی کشمیر کی..........

○

کوئی بھی تجھ سا حسیں نہیں ہے
کہیں نہیں ہے، نہیں نہیں ہے

یہ سرو قامت یہ خوش خرامی
یہ دلبری ہائے یہ دلستانی
کسی ادا میں نہیں ہے خامی
کوئی بھی تم سا حسیں نہیں ہے

گداز شاخوں پہ زلف مشکیں
ہے چیز کیا حور آسماں کی
نہیں ہے گل بھی لبوں سے رنگیں
کوئی بھی تم سا حسیں نہیں ہے

یہ تیری رفتار کی روانی
کہ جیسے بادِ صبا کا جھونکا
کہ جیسے دریا کا تیز پانی
کوئی بھی تم سا حسیں نہیں ہے

○

لبوں پہ تھرتھراہٹ ہے نشیلی مسکراہٹ ہے
میرے دل کی دھڑکن میں جانے کس کی آہٹ ہے

نشہ سا مجھ پہ طاری ہے تمنا گنگناتی ہے
بھرا ہے رنگ آنکھوں میں جوانی مسکراتی ہے
امنگیں گدگداتی ہیں۔بدن میں سرسراہٹ ہے
نہ جانے کس کی آہٹ ہے

نئی ہلچل ہے سینے میں نئے ارماں مچلتے ہیں
اجالے ہی اجالے ہیں دیئے خوشیوں کے جلتے ہیں
میرے خوابوں خیالوں میں عجب سی جگمگاہٹ ہے
نہ جانے کس کی آہٹ ہے

○

اے دل خوشی سے کر لے ہر ایک غم گوارا
چمکے گا اک نہ اک دن تقدیر کا ستارا

ساحل پہ ڈوبتے ہیں لہروں سے ڈرنے والے
کر زندگی کی کشتی طوفان کے حوالے
طوفان بڑھتے بڑھتے بن جائے گا کنارا
اے دل خوشی سے کر لے ....
کیا غم جو زندگی میں کوئی خوشی نہیں ہے
ہے غم کے بعد راحت اس کا ہمیں یقیں ہے
کافی ہے یہ تسلی، کافی ہے یہ سہارا
اے دل خوشی سے کر لے ....
رونے سے فائدہ کیا ہر حال میں ہے جینا
یہ زہر زندگی کا امرت سمجھ کے پینا
کرنا پڑے گا تجھ کو ہر طور پر گذارا.........

○

دلبر میرا بڑا بہادر غازی ہے میدان کا

دلبر میرا بڑا بہادر غازی ہے میدان کا

عزم اٹل ہے۔ جوش عمل ہے سچا ہر اک دعویٰ ہے

امن میں ہے وہ، پیار کا چشمہ، جنگ میں بہتا لاوا ہے

دشمن پر جب ہلہ بولے

رُخ پھیرے طوفان کا.........دلبر میرا بڑا بہادر.......

چلتا ہے جب، تان کے سینہ، کتنا پیارا لگتا ہے

چمک دمک میں ہر اک تمغہ عرش کا تارا لگتا

میرے وطن کو ناز ہے اس پر

فخر ہے پاکستان کا...........دلبر میرا بڑا بہادر......

سرو ہے قامت، چال قیامت، تن پر وردی خاکی ہے

چہرے پر ہے، رعب غضب کا۔ تیور میں بےباکی ہے

اس کے دل میں نور یقیں کا

جلوہ ہے ایمان کا..........دلبر میرا بڑا بہادر...........

○

زمیں پر قدم ہیں فلک پر نظر ہے
یہ منزل نئی ہے نئی رہگذر ہے

مزے لے رہے ہیں محبت میں کیسے
اڑے جا رہے ہیں محبت میں جیسے
زمیں گھومتی ہے فضا جھومتی ہے
نہ دل کا پتہ ہے نہ اپنی خبر ہے
یہ منزل نئی ہے نئی رہگذر ہے

تبسم کے غنچے لبوں پر کھلے ہیں
وفا کے صلے دو دلوں کو ملے ہیں
خوشی میں خوشی ہے یہی زندگی ہے

نہ دنیا سے شکوہ، نہ رسموں کا ڈر ہے
یہ منزل نئی ہے نئی رہگذر ہے
زمیں پر قدم ہیں فلک پر نظر ہے

○

نئی زندگی کا اشارا ملا
کہ ہم کو تمہارا سہارا ملا
ہمارے بھٹکتے خیالات کو
محبت کے بے تاب جذبات کو
جواں بازوؤں کا سہارا ملا
نئی زندگی کا اشارا ملا۔
کہ ہم کو تمہارا سہارا ملا

امیدوں پہ دکھ کے اندھیرے رہے
امنگوں کو حالات گھیرے رہے
سہارا نہ جب تک تمہارا ملا
نئی زندگی کا اشارا ملا
کہ ہم کو تمہارا سہارا ملا

○

لڑکا: اے حسیں نازنیں – نازنیں دلنشیں – دلنشیں دلربا – تجھ پہ میں فدا

اے حسیں نازنیں

لڑکی: چھوڑ مجھ کو چھوڑ دے

لڑکا: میرا دل بھی موڑ دے، موڑتی نہیں اگر، ٹھوکروں سے توڑ دے–

دور پھینک دے کہیں – اے حسین نازنیں

لڑکی: اے ادب سے بے خبر، پھر گیا ہے تیرا سر، دیکھتا ہے کس طرح، مجھ کو گھور گھور کر

تجھ کو ہو گیا ہے کیا – کوئی شرم ہی نہیں

لڑکا: اے حسین نازنیں

لڑکا: دل کے ہاتھوں خوار ہوں، ورنہ شرمسار ہوں

روند پاؤں میں مجھے، تیرا خاکسار ہوں

کر ستم نہ اُف کروں – میں غلام کمتریں

اے حسین نازنیں

نازنین دلنشیں، دلنشین دلربا – تجھ پہ میں فدا........

○

حضور آئے ہیں میرے غریب خانے میں
مرے نصیب کا چرچا ہوا زمانے میں

زہے نصیب کہ خوشیوں کی رات آئی ہے
یہ رات کتنی مرادوں کے ساتھ آئی ہے
بتاؤ دیر ہے کیا شمع دل جلانے میں
حضور آئے ہیں میرے غریب خانے میں

قدم بہ چشم یہاں آپ کے قدم آئے
خوشی کے ایسے سے زندگی میں کم آئے
بھرے ہیں رنگ نئے شوق کے فسانے میں
حضور آئے ہیں مرے غریب خانے میں

○

باجی آج بنی ہے دلہن - کہو مبارک ہو
مبارک ہو - مبارک ہو - مبارک ہو

مکھ پر پھولوں کا ہے سہرا
جس میں ہنستا چاند سا چہرہ
اس کی پیاری پیاری صورت
شرماتی ہے پریوں کو .... کہو مبارک ہو - کہو مبارک ہو

کبھی نہ بل ماتھے پر ڈالا
غصے کو بھی ہنس کر ٹالا
چلی ہے جس کے گھر کو بسانے
کتنا خوش قسمت ہے وہ ...... کہو مبارک ہو - کہو مبارک ہو

اپنے گھر آباد رہے گی
لیکن ہم کو یاد رہے گی
بھول نہیں سکتیں وہ گھڑیاں
ہم نے ساتھ گذاریں جو .... کہو مبارک ہو ....

جس سے بولی فس کر بولی
جتنی سیانی اتنی بھولی
سکھی رہے سسرال میں جا کر
مل کر آج دعائیں دو
مبارک ہو — مبارک ہو — مبارک ہو

○

بنو گے تم آپ ہی نشانہ
ہمیں نشانہ بنانے والو

زمیں پہ ٹپکیں گی خوں کی بوندیں
تو دل دہل جائے گا زمیں کا
تمہیں ہو قاتل، تمہی ہو خونی
لہو پکارے گا آستیں کا

کریں گے ہم فیصلہ تمہارا
دلوں پر خنجر چلانے والو
تم اپنے گلشن کی خیر مانگو
تباہیاں آ رہی ہیں سر پر
بنیں گی شاخوں کی اب کمانیں
چلے گا ہر خار تیر بن کر
بنو گے تم آپ ہی نشانہ
ہمیں نشانہ بنانے والو

○

تیری ہر نظر کے صدقے تیری ہر ادا پہ واری
تیرے لَب پہ ہے تبسم کہ پیام نوبہاری

یہ رکا رکا تبسم
یہ جھکی جھکی نگاہیں
کبھی نیم بے حجابی
کبھی نیم پردہ داری - تیری ہر نظر کے صدقے
تیری ہر ادا پہ واری

تیری ہر نظر میں اکثر
یہی دیکھتا رہا ہوں
یہ ہیں مستیوں کے ڈورے
کہ ہے نیند کی خماری - تیری ہر نظر کے صدقے

تیری ہر ادا پہ واری

تیری ہر ادا میں ظالم
انداز دلبری ہے
تو ہے خواب یا تصور
کوئی حور یا پری ہے
وہ خلش جو تو نے بخشی
مجھے جان سے ہے پیاری- تیری ہر نظر کے صدقے
تیری ہر ادا پہ واری

○

بجھاؤ شمعیں۔ بڑھاؤ محفل
کوئی بھی محفل میں اب نہیں ہے

نہ وہ تڑپ ہے نہ وہ خلش ہے
نہ وہ محبت کی جستجو ہے
نہ وہ امیدیں نہ ولولے ہیں
نہ زندگی کی وہ آرزو ہے
نہ کوئی حسرت نہ کوئی ارماں
کوئی بھی اس دل میں اب نہیں ہے......

پڑی ہیں سونی وفا کی راہیں۔ نہیں ہیں وہ ہمسفر ہمارے
نہ وہ اندھیرے نہ وہ اجالے نہ وہ نظر ہے نہ وہ نظارے
کٹیں گی کیسے طویل راہیں وہ حسن منزل میں اب نہیں ہے
کوئی بھی محفل اب نہیں ہے

○

تو نے پیار سے دیکھا دل نے کھول دیئے دروازے
جھانک مری آنکھوں میں کرلے الفت کے اندازے

رسنے لگے ہیں دل کے چھالے
جس دم ظالم دنیا والے
میری وفا پر- تیری جفا پر- کستے ہیں آوازے
کھول دیئے دروازے

یاد آتی ہیں بیتی باتیں
کٹتی ہیں آنکھوں میں راتیں
بکھرے ہیں تیرے بن میرے خوابوں کے شیرازے
کھول دیئے دروازے

دل ضدی سے کیسے نبٹوں
یہ کہتا ہے تجھ سے لپٹوں
تو ہی بتا دے- کیسے مانوں یہ گستاخ تقاضے
کھول دیئے دروازے

○

حسین تم سا تصور نہیں ہے خواب نہیں
یہ انتہا ہے تمہارا کوئی جواب نہیں
کرم کی حد ہی نہیں۔لطف کا حساب نہیں

یہ رنگ و بو یہ لطافت کہاں بہاروں میں
ہزار ڈھونڈ تھکے ہم گلاب زاروں میں
تیرے لبوں سے شگفتہ کوئی گلاب نہیں
یہ انتہا ہے تمہارا کوئی جواب نہیں
اگر ہے ہم پہ نگاہ کرم عجب ہے کیا
یہ اِک ثبوت ہے گویا تمہاری چاہت کا
کرے نہ ذرّوں کو روشن تو آفتاب نہیں
یہ انتہا ہے تمہارا کوئی جواب نہیں

دلوں کو بخشے نئے حوصلے محبت نے
مٹا کے رکھ دیے سب فاصلے محبت نے
یہ وقت ایک حقیقت ہے کوئی خواب نہیں
یہ التجا ہے تمہارا کوئی جواب نہیں
کریں گے ہم نہ کبھی رازِ پیار کا افشا
ہمارا شوق بھرا دل کہیں نہ چھلکے گا
کہ فرضِ عشق ہے یہ ساغرِ شراب نہیں
یہ التجا ہے تمہارا کوئی جواب نہیں

پاٹ نہیں سکتی ہے قسمت تیز سمے کے دھارے
زور لگے نہ جب تک کیسے کشتی لگے کنارے
خود پر بھروسہ کرنے والا بیڑا پار لگائے

دیکھ بھال کے بڑھنا آگے موت ہے پیچھے پیچھے
مڑ کر کبھی نہ تکنا ورنہ گر جاؤ گے نیچے
سوچ سمجھ کر چلنے والا ٹھوکر کبھی نہ کھائے
خود پر بھروسہ کرنے والا......

ٹک ٹک ٹک پل پل گاتا وقت گزرتا جائے
کوئی نہ جانے آتا لمحہ غم یا خوشیاں لائے
کس کو خبر ہے ایک گھڑی میں کیا سے کیا ہو جائے
خود پہ بھروسہ کرنے والا......

○

چلوں لچکتی چال، جھلکتی رخ پہ گھنیرے بال
کہ میرا نام جوانی ہے
بالوں کے نیچے ہونٹ گلابی، ہونٹ کے نیچے خال
کہ میرا نام جوانی ہے
ہنستی آنکھیں کھلتا چہرہ چمکیلی پیشانی
پیشانی پر بوندیں جن میں شبنم کی تابانی
رنگ ہے میرا دھوپ، سنہرے گورے چکنے گال
کہ میرا نام جوانی ہے
نورِ قمر کا، رنگ سحر کا، رخ سے میرے شرمائے
سارے چمن کا راز کھلے یہ زلف اگر لہرائے
حسن میں گرمی، بات میں نرمی، آنکھوں میں سو چال
کہ میرا نام جوانی ہے

○

تیرا میرا جب بھی ہوا سامنا
دل کو پڑا تھامنا

کیسی کیسی باتیں میں سوچوں اکیلی
اپنی ہی بات موہے لاگے پہیلی
من کو لگی ایسی لگن۔ جس کا کوئی نام نا
تیرا میرا جب بھی ہوا سامنا......
رات گئے چوری چوری ملنے کو آنا
آڑے نہ آئے تیرے بیری زمانہ
دور رہیں۔ مل نہ سکیں۔ ایسا کرے رام نا
تیرا میرا جب بھی ہوا سامنا
پہلی ملاقات ہوئی مجھ سے بلم کی
نکل نکل جائے میرے ہاتھوں سے میرا جی
دل میں اتر۔ گئی نظر دل کو پڑا تھامنا
تیرا میرا جب بھی ہوا سامنا

○

اے رات کے مسافر پل بھر کو دم تو لے لے
ہوتے ہیں دو گھڑی کے یہ زندگی کے میلے

یہ شبنمی ہوائیں
پھر آئیں یا نہ آئیں
دل ہی میں رہ نہ جائیں - ارماں ہمارے دل کے
اے رات کے مسافر - دم بھر کو دم تو لے لے

اجڑے دلوں کے ارماں آباد ہو رہے ہیں
برباد کرنے والے بے ہوش سو رہے ہیں
اے چاندنی کے مالک ان کو جگا نہ دینا
تاروں کے جگمگاتے دیپک بجھا نہ دینا
کچھ دیر اور تھم جا
اپنی جگہ پہ جم جا

اس رات کا کبھی تو
ہونے نہ دے سویرا
یہ رات قرض مانگی ہے ہم نے زندگی سے
اے رات کے مسافر دم بھر کو دم تو لے لے
ہوتے ہیں دو گھڑی کے یہ زندگی کے میلے

○

پیار بھرے۔ دو دل ملے
ختم ہوئے سارے گلے

بیت گئی۔ دکھ کی گھڑی
کٹ ہی گئی۔ راہ کڑی
آئے بلم سے بھلے۔ ختم ہوئے سارے گلے
نین میرے رَین جگے
تیرے بنا جی نا لگے
آ نا بلم دیپ جلے۔ پیار بھرے دو دل ملے......
رنگ بھری رت ہے بھلی
بھیگی بھیگی پون چلی
دل پہ میرا بس نہ چلے۔ پیار بھرے......
میرے بلم دیکھ بھلا
تیرے سوا کون میرا
اتنے بڑے گگن تلے۔ پیار بھرے دو دل ملے
ختم ہوئے سارے گلے

○

گاتا نیا ترانہ - اے دل
گاتا - اور مٹاتے جانا
ہر اک نقش پرانا - گاتا نیا ترانہ

ٹھپ ٹھپ ٹھپ کی چلتی لے پر پہیہ پہیہ ٹکرائے
ان پہیوں سے لپٹ لپٹ کر راہ گزرتی جائے
گھوم رہا ہے چکراتے پہیوں کے ساتھ زمانہ
اے دل، گاتا نیا ترانہ
ان راہوں پر پھوٹ رہے ہیں گرم لہو کے دھارے
ان راہوں میں بچھے ہوئے ہیں کانٹے اور انگارے
ان کانٹوں سے انگاروں سے ہنستے گزرتے جانا
طوفاں آئے، آندھی آئے پھر بھی دیئے جلانا
اے دل - گاتا نیا ترانہ

○

نہ دو پہرے محبت پر اسے آباد رہنے دو
محبت لوٹنے والو۔ محبت لٹ نہیں سکتی
یونہی آباد تھی۔ آباد ہے دنیا محبت کی
اسے آباد رہنے دو۔ دلوں کو شاد رہنے دو
نہ دو پہرے محبت پر اسے آباد رہنے دو
دلوں کی دھڑکنوں کو تم نہ تڑپاؤ نہ ترساؤ
سلگتی ڈولتی روتی امیدوں پر ترس کھاؤ
دلوں میں گنگناتی مسکراتی یاد رہنے دو
اسے آباد رہنے دو
لپٹ کر دو دلوں کو پیار کی دنیا بسانے دو
پریشاں آرزوؤں کو وفا کے گیت گانے دو
اگر دل پیار سے آباد ہیں آباد رہنے دو
اسے آباد رہنے دو

○

نئے رنگ ہیں نئے انگ ہیں نیا ترانہ گانا
سات سُروں کے بندھن ٹوٹیں ایسا راگ سنانا

تیرے پیار بھرے نینوں نے دل میرا دھڑکایا
اک نشہ سا چھایا میرا انگ انگ ہے لہرایا
دیکھ کے تجھ کو۔ میری جوانی
بھول گئی شرمانا۔ نیا ترانہ گانا
دل میں اک بجلی سی چمکی رگ رگ میں لہرائی
اس دم جس دم تیری نظر سے میری نظر ٹکرائی
میری نظر نے۔ تیری نظر کو
پیار دیا نذرانہ۔ نیا ترانہ گانا

○

کہیں گے بات ہم حق کی زباں پہ گرچہ تالا ہے
ہمیں تو زندگی دے کر خدا نے مار ڈالا ہے

تماشہ دیکھنے آئے ہیں ہم اپنی تباہی کا
بتا اے زندگی اب اور کیا کیا ہونے والا ہے

غلط ہی لوگ کہتے ہیں بھلا کر بھلا ہو گا
ہمیں تو دُکھ دیا اس نے جسے دُکھ سے نکالا ہے

○

خواہ مخواہ اپنا دل جلایئے نہیں
زندگی کو سوچ میں گنوایئے نہیں

لوگ پہلے آپ کا گھر جلائیں گے
اس کے بعد دور سے مسکرائیں گے

اپنے گھر کا راستہ بتایئے نہیں
خواہ مخواہ......

دیکھتے ہی جایئے لب نہ کھولیئے
اور کھولیئے جو لب سچ نہ بولیئے

دیکھئے کسی کا دل جلایئے نہیں
خواہ مخواہ......

آپ چاہتے ہیں کیا کہئے مختصر
داد اپنی بات کی چاہیے اگر

بات یہ ہے بات کو بڑھایئے نہیں
خواہ مخواہ اپنا دل جلایئے نہیں
زندگی کو سوچ میں گنوایئے نہیں

○

سجنا - اکیلا چھوڑ کے نہ جا
میرا دل توڑ کے نہ جا

بھول گیا کیوں عہد وفا
لوٹ لیا کیوں چین میرا
جان محبت یہ تو بتا
آخر کیا ہے میری خطا
یہ ہے کس جرم کی ملی سزا
سجنا - اکیلا چھوڑ کے نہ جا

اس دنیا میں چاہت کا
ہوتا ہے کیا انجام یہی
درد بھرے دل والوں کو
ملتا ہے انعام یہی
دھوپ سے سورج - پھول سے خوشبو نہیں جدا
سجنا - اکیلا چھوڑ کے نہ جا

○

ملے ہیں دور بہت دور آسمان و زمیں
چلے بھی آؤ کہ اب دل پہ اختیار نہیں

یہ اونچے اونچے درختوں پہ بادلوں کا دھواں
کہ آسماں کے سمندر میں کشتیاں ہیں رواں
یہ دور دور تلک سلسلے پہاڑوں کے
یہ وادیوں میں بکھرتا ہوا حسین سماں
زمانہ میرے خیالوں سا ہو گیا رنگیں
چلے بھی آؤ کہ......
یہ نرم نرم پھواریں پکارتی ہیں تمہیں
یہ رنگ رنگ بہاریں پکارتی ہیں تمہیں
گزرتی کونجوں کی ٹولی نے جو بکھیری ہیں
وہ مست مست پکاریں پکارتی ہیں تمہیں
یہ انتظار کا موسم ہے خواب سے بھی حسیں
چلے بھی آؤ کہ اب دل پہ اختیار نہیں

○

نئی تال پر نئے ترانے لے کر آیا پیار
پیار ابھرا دل ایسے دھڑکے جیسے بجیں ستار

بدلے ہیں انداز جہاں کے آتی ہے آواز
ایک ہی لے پر باج رہے ہیں آج دلوں کے ساز
نئی دھنیں ہیں تار نئے ہیں اور نئی جھنکار
ایک تار کو چھیڑ کے دیکھو گونجیں گے سب تار
نئی تال پر نئے ترانے لے کر آیا پیار......
نئی امنگیں نئی ترنگیں نئے ہیں دل کے راز
نئے تار ہیں نئی ادائیں اور نئے انداز
لال ہوئے آنکھوں کے ڈورے گال ہوئے گلنار
بنی ٹھنی ہے نئی جوانی کر کے نیا سنگھار
نئے تال پر نئے ترانے لے کر آیا پیار

○

تو نے مجھے پیار کا پیغام دیا
پیار بھرے دل کا مجھے انعام دیا

دل بھی ہے۔ لب بھی ہیں۔ ہو نہ سکی بات
پھر بھی ہوئی۔ تیری میری۔ آدھی ملاقات
مل کے تجھے۔ دل بھی مجھے۔ بھول گیا
تو نے مجھے پیار کا پیغام دیا
گیت بھرے۔ پریت بھرے۔ دل کے افسانے
تو نے نہیں لوٹ لیا۔ تیری ادا نے
میں نے نہیں۔ دل نے تمہیں۔ پیار کیا
تو نے مجھے......
پیار بھرے۔ تیر چلے۔ ادھر ادھر سے
میری نظر۔ جیسے ملی۔ تیری نظر سے
دھڑک دھڑک۔ دل نے تیرا نام لیا
تو نے مجھے پیار کا پیغام دیا

○

میری شاخوں پہ غنچوں کے نگینے
نہ جانے جڑ دیے کس جوہری نے

ابھی بلبل نے چھیڑا تو نہیں ہے
دھڑکنے کیوں لگے کلیوں کے سینے

وہ دیکھو لاجوردی آسماں پر
بہے جاتے ہیں بادل کے سفینے
ہوئیں پھولوں کی قندیلیں فروزاں
دیارِ رنگ و بو ہے یہ گلستاں
حسیں تتلی تھرکتی ہے ہوا پر
اُڑا جاتا ہے یا تختِ سلیماں
دھنک ہے یا دوپٹہ ہے کسی کا

گھٹا ہے یا کسی کی زُلف پیچاں
مبارک باد کہتی ہیں فضائیں
تیری شادی تجھے آباد کردے
محبت زندگی میں رنگ بھر دے
تمہارے ساتھ ہیں میری دعائیں

○

لب پہ کیا حرفِ مدعا آئے
ساز ٹوٹا ہے کیا صدا آئے

اک تماشہ ہے ہر خطر ہم کو
اب نہیں رہزنوں کا ڈر ہم کو
اپنا جو کچھ بھی تھا لٹا آئے
لب پہ کیا حرفِ مدعا آئے
اور بھی غم اگر ہیں سہہ لیں گے
دل نہ تڑپیں گے دل سے کہہ لیں گے
شوق سے آئے جو بلا آئے
لب پہ کیا حرفِ مدعا آئے
دل ہی غمگیں جو ہو خوشی کیسی
گر یہی ہے تو زندگی کیسی
اب نہ جینے کا کچھ مزہ آئے
لب پہ کیا حرفِ مدعا آئے

○

جانِ جاں، مہرباں
اے میرے پیار کے - راز داں

یہ زمانہ خوشی کا - وقت یہ ہے بے خودی کا
آج ہر سانس میں لطف ہے زندگی کا
مل گیا آپ سا راز داں - جانِ جاں
کتنی راحت ملی تیرے دیدار سے
ہم پہ ظاہر ہوا دل کی رفتار سے
ہو چکا شوق کا امتحاں - جانِ جاں
ایک ہلچل مچی جیسے جذبات میں
رنگ سا بھر گیا ہے خیالات میں
خامشی بن گئی داستاں - جانِ جاں
ہر طرف چھا گئیں مستیاں - جانِ جاں

○

لہر لہر لہرائے - گائے ملن کے گیت
او متوالے - موج منالے - سمے نہ جائے بیت

چوری چوری جب آئے سنوریا گوری کا منہ چومنے
ہولے ہولے لہرائیں اُمنگیں لاگے جیا جھومنے
پتلی کمر بل کھائے - گوری بہت گھبرائے
شرمائے' چھپ جائے ....
گاتے ہوئے چکراتے بھنورے سے آواز آنے لگی
دھیرے دھیرے اب ناؤ جلم کی ہے ڈگمگانے لگی
بیچ بھنور جب آئے - بل کھائے
لہروں سے ٹکرائے - ٹکرائے چکرائے ......
سوئی ہوئی شرمیلی نجریا جادو جگانے لگی
کھوئی ہوئی چنچل جوانی آنچل اُڑانے لگی
دھک دھک دھڑکن گائے - للچائے
دل ہی بس میں نہ آئے - تڑپائے ترسائے ....

"راہ گزر"

○

دیکھتے دیکھتے جل گیا آشیاں
کیا سناؤں تجھے پیار کی داستاں

تجھ سے کیسے کہوں درد کا ماجرا
میں نے سوچا تھا کیا اور کیا ہو گیا
پاس آئے مگر ہو گئیں دوریاں
کیا سناؤں تجھے ....
سب کے ہوتے ہوئے بھی اکیلی ہوں میں
آپ اپنے لئے اِک پہیلی ہوں میں
ہائے مجبوریاں - ہائے لاچاریاں
کیا سناؤں تجھے ....
پھنک رہا ہے جگر جی رہی ہوں مگر
ہائے میں لٹ گئی تو رہا بے خبر
رہ گئی خاک سی اُٹھ رہا ہے دھواں
کیا سناؤں تجھے پیار کی داستاں

''ناطہ''

○

اس بے وفا جہاں کا دستور ہے پرانا
جلتے رہیں نشیمن ہنستا رہے زمانہ

دل کو جلانے والے یہ بھی نہ تو نے جانا
یہ دل نہیں، جلا ہے تیرا ہی آشیانہ

ہرگز نہ مسکراتے اتنا اگر سمجھتے
ہے عمر بھر کا رونا پل بھر کا مسکرانا

آ جا میری محبت آ دل کی بات سن لے
یہ بات بڑھ گئی تو بن جائے گا فسانہ

اس بے وفا جہاں کا دستور ہے پرانا
جلتے رہیں نشیمن ہنستا رہے زمانہ

○

سکھی ری تیرا جل چکا آشیاں - آسرا چھوڑ دے
لٹ گیا ہے تیرا راہ میں کارواں آسرا چھوڑ دے

من میں گھٹ کے رہی تیرے من کی لگن
لٹ گیا ہے تیری زندگی کا چلن
ہو چکا امتحاں - آسرا چھوڑ دے
اے سکھی یہ محبت کا ناطہ نہیں
اس طرح روٹھ کر کوئی جاتا نہیں
جائے گی اب کہاں - آسرا چھوڑ دے
بول جائیں کہاں تیری ہمجولیاں
کون بولے گا اب پیار کی بولیاں
روئیں ہمجولیاں - آسرا چھوڑ دے
سکھی ری تیرا جل چکا آشیاں - آسرا چھوڑ دے

○

متوا ترسیں موری اکھیاں
جب جب آئے
یاد تمہاری
ترپے ہے پیار
متوا ترسیں موری اکھیاں

تجھ کو دیکھے
کئی جگ بیتے
ہار گئے ہم
جیتے جیتے
سن لے پکار
متوا ترسیں موری اکھیاں

"موسیقار"

○

آ کہ اب آتا نہیں دل کو قرار
راہ تکتے تکتے تیری
تھک گیا ہے انتظار

کس قدر بے چین ہے دنیا میری
دل کی دھڑکن میں ہے اِک آہٹ تیری
آرزوئیں ہو رہی ہیں بے قرار
آ کہ اب آتا نہیں دل کو قرار
دل صدائیں دے رہا ہے تو کہاں
منتظر ہیں چاند تارے آسماں
یہ ہوائیں یہ فضائیں یہ بہار
آ کہ اب آتا نہیں دل کو قرار

ساتھ تیرے وہ حسیں راتیں گئیں
پیار کی رنگیں ملاقاتیں گئیں
رہ گیا ہے درد جن کی یادگار
آ کہ اب آتا نہیں دل کو قرار
راہ تکتے تکتے تیری
تھک گیا ہے انتظار

○

یارب تیرے بندے جائیں کہاں
بے درد بڑا ہے تیرا جہاں

کوئی کیسے بھلا آزاد رہے
ہر سمت کھڑی ہیں دیواریں
کس طرح کوئی حق بات کہے
لٹکی ہیں سروں پر تلواریں
سچ کہنے پر کٹتی ہے زباں
بے درد بڑا ہے تیرا جہاں
مجرم منصف بن بیٹھے ہیں
تنکوں کے محافظ ہیں شعلے
یہاں راہزن راہ دکھلاتے ہیں
صیاد ہیں مالی گلشن کے

ہے پھولوں کی ہمدرد خزاں
بے درد بڑا ہے تیرا جہاں

مظلوموں کے سر نیزے پہ چڑھے
بے جرم کٹے معصوم گلے
بے گور و کفن کتنی لاشیں
روندی ہیں ستم نے پاؤں تلے

راہوں میں تڑپتے ہیں انساں
بے درد بڑا ہے تیرا جہاں

○

ہو گئی آدھی رات

سو گئے تارے

اب تو آ جا —— آ جا

پیار پکارے ....

نور کا قافلہ – ہے فلک پہ رواں

جگمگانے لگا – نیلی آسماں

لٹ نہ جائے سکوں

مٹ نہ جائے خوشی

مجھ کو آواز دے

اے میری زندگی

تو ہے کہاں

تو ہے کہاں

○

چندا اس سے پوچھ کے آ
تیرا میرا ملنا کب ہو گا

چلتے چلتے دل رُک جائے
جب جب تیری یاد آتی ہے
پنکھ نہیں ہیں ورنہ تجھ تک
اُڑتے اُڑتے آ ہی جاتی
ہائے کروں میں کیا ....
کھوئی کھوئی رہتی کچھ نہیں کہتی
دیویں ہیں طعنہ موہے سکھیاں
سپنوں کے راجا — درس دکھا جا
ترس گئی ہیں موری اکھیاں
اور نہ اب ترسا ....

ایسے کئی دن گزرے ہیں تجھ بن
پل بھی جیسے جگ ہی بیتے
کل نہیں آئے رہا نہیں جائے
مر گئی میں تو جیتے جیتے
تجھ سے ہو کے جدا ....

○

ساری دنیا سونی ہے تیرے بنا

چھائی اداسی - اکھیاں ہیں پیاسی

ایسے میں آ جا

مورے سجن - بڑا دکھیا ہے من - تڑپے ہے تیرے بنا

سلگے جوانی - غم کی کہانی

کس کو سناؤں - جلتا ہے تن

جب برہا اگنی بھڑکے ہے تیرے بنا

پل پل ایسے - لگتا ہے جیسے

ہنستی عمریا - ہو کے مگن

موری آشائیں ترسیں - تیرے بنا

○

جب پیار ہے تو انکار کیوں
کہو کرتے نہیں اقرار کیوں

اچھی نہیں ہے یہ دل لگی
بھلا چھپتی بھی ہے چاہت کبھی
یہ غصہ فرضی ہے
کہو کیا مرضی ہے
جو دل میں ہے بات جانِ من
ہم سے چھپاؤ نا..........................

ہل چل مچی ہے جذبات میں
سنو دھڑکے ہیں دل اِک ساتھ میں
سارا جہاں ہی مدہوش ہے
اب اپنا ہمیں کب ہوش ہے

نشہ سا چھایا ہے

مزا ہی آیا ہے

یہ پل نایاب ہے' خواب ہے'

توڑ کے جاؤ نا......................

○

گم سم ہے فضا
تھم تھم کے چلے - پورب کی ہوا
گم سم ہے فضا

ہولے ہولے دھیرے دھیرے
تاروں نے جڑے موتی اور ہیرے
نیلم سا گگن - جگمگ چمکا -
گم سم ہے فضا

ہنس ہنس پروا بہکے
جُوڑا مہکے چوڑا چھنکے
نغمہ گونجا - چھن چھن چھن کا
گم سم ہے فضا

ریشم ایسی ہلکی پھلکی
اُجلی اُجلی بدلی سرکی
یا چندا کا - آنچل سرکا
گم سم ہے فضا

○

دل بھی نثار تم پر جاں بھی نثار تم پر
آتا ہے ہم کو آخر کیوں اتنا پیار تم پر

ہم دل تمہیں نہ دیتے گر اختیار ہوتا
دل آ گیا ہے اپنا بے اختیار تم پر

کب کوئی وعدہ کر کے تم نے وفا کیا ہے
پھر بھی ہے ہم کو اتنا کیوں اعتبار تم پر

○

رُت ہے گلابی - دل ہے شرابی
ٹوٹ گئی انگڑائی - جوانی ڈول گئی

بنا نشے میرا اَنگ اَنگ ٹوٹے
روم روم سے مستی پھوٹے
اس دم - جس دم - چھم چھم چھم چھم
یوں چلے پروائی - جوانی ڈول گئی
رنگ بھرے افسانوں والی
اُمیدوں ارمانوں والی
بنا ہنڈولے - ڈگ مگ ڈولے - لہر بنا لہرائی - جوانی ڈول گئی
لہر بنا لیتی ہچکورے
کاجل بن آنکھوں میں ڈورے
دیکھ رہی ہے - سپنے سلونے - بن درپن اِترائی - جوانی ڈول گئی

○

چھنانا چھن

چھن چھن چھن چھن

دھڑک رہا ہے من – چھنانا چھن

شوخ ہے پھر بھی چہرے پر ہے کتنا بھولا پن
آئی نہیں ہے ابھی جوانی – گیا نہیں بچپن
ڈول رہا ہے پر ڈول رہا ہے گوری کا جوبن – چھنانا چھن

آئے تو بچھے چکیلی – جائے تو بل کھائے
ایسے جیسے راگ رنگ کی لہر کوئی لہرائے
بہہ جاتی ہیں سر کی ندیاں جب چھنکے جھانجن
چھنانا چھن

قدم قدم پر ساتھ کمر کے لچکیں شوخ ادائیں
ہاتھ اُٹھیں تو نازک باہیں انگڑائی بن جائیں
خود اپنی دھڑکن کی لے پر – ناچ رہا ہے من
چھنانا چھن

○

ہے قسمت کا کھیل - دلوں کا میل - اے دل دیوانے
ہے یہ کیسی ریت - کہ اپنے میت - بنے ہیں بے گانے

غم کی لے پر گاتے گاتے ڈوب گئی آواز
تاریں بکھریں نغمے اُجڑے ٹوٹ گیا ہے ساز
ہو گیا دل پامال - ہمارا حال - زمانہ کیا جانے
اے دل دیوانے

اس دنیا میں پیار بھرے دل ہوتے ہیں برباد
کتنے دلوں کے روتے ارماں کرتے ہیں فریاد
آنسو تھے انجام - رہے ناکام - وفا کے افسانے
اے دل دیوانے
ہے قسمت کا کھیل - دلوں کا میل - اے دل دیوانے
ہے یہ کیسی ریت کہ اپنے میت - بنے ہیں بیگانے

○

میں دل بہلاتی ہوں اپنا اور تمہارا
تم پھر بھی کیوں مجھ کو کہتے ہو آوارہ

نغمے بکھراتی ہوں خوشیاں بکھراتی ہوں
میں حسن کی شمع ہوں ہر بزم سجاتی ہوں
پر میری محفل میں رہتا ہے اندھیارا
میں دل بہلاتی ہوں اپنا اور تمہارا

میں عیش نگاہوں کا — میں حسن نظاروں کا
ہر ایک اشارہ ہے پیغام بہاروں کا
میں سب کا سہارا ہوں ہے میرا کون سہارا
میں دل بہلاتی ہوں اپنا اور تمہارا

○

لبوں پہ تھرتھراہٹیں
نشیلی مسکراہٹیں
میری دھڑکنوں میں نہ جانے کس کی آہٹ ہے

نشہ سا مجھ پہ ہے طاری - تمنا گنگناتی ہے
بھرا ہے رنگ آنکھوں میں - جوانی مسکراتی ہے
اُمنگیں گدگداتی ہیں - بدن میں سرسراہٹ ہے
نہ جانے کس کی آہٹ ہے
نئی ہلچل ہے سینے میں - نئے ارماں مچلتے ہیں
اُجالے ہی اُجالے ہیں دیئے خوشیوں کے جلتے ہیں
میرے خوابوں خیالوں میں عجیب سی جگمگاہٹ ہے
نہ جانے کس کی آہٹ ہے

○

چوری چوری رہا اکھیاں لڑائے رے
جلمی پوربوا کا چھورا
ہو مورا جیا گھائل کر گیو۔ گوری
جبری کجروا کا ڈورا

گوری توری بات تکتا ہوں کب سے
چھیڑو نہیں برنہ میں کہہ دوں گی سب سے
دیکھو دیکھو دیکھو نہیں اتنے گجب سے
متوا دھڑ کتا ہے مورا
جبری کجروا کا ڈورا

نیلی نیلی اکھیاں ساگروا سے گہری
جلمی ہیں جیسے بدریا ہو ٹھہری
ٹھمک ٹھمک توری چال ہے جیسے
چنچل پون کا جھکورا

ہائے کوئی اتنا تو بھید چھپاوے
کاہے بیری پریت کے چرچے کراوے
جورا جوری الہمت کاہے کو جتاوے
پیٹے بیٹھنی ڈھنڈورا
جلمی - پوربوا کا چھورا

○

جب سے گئے پیا بھیجی نہیں پتیاں
سونی سونی راتیں میری
لاگیں ناہیں اکھیاں

روئے جیا - جانے نہیں کوئی میرا دکھڑا
گھڑی گھڑی یاد آئے سیاں تیرا مکھڑا
چوری چوری آہیں بھروں
ساری ساری رتیاں
لاگی ناہیں اکھیاں

کاہے پیا وعدے تو نے جا کے بسرائے
روئے میرا پیار تو ہے ترس نہ آئے
یاد موہے آئیں توری
میٹھی میٹھی بتیاں
لاگی ناہیں اکھیاں

○

لڑکا: ادھر بھی دیکھیں ایک نظر تو - کیا جائے گا آپ کا

لڑکی: آپ نہ دیکھیں ہمیں اگر تو - کیا جائے گا آپ کا

لڑکا: ہم کرتے ہیں دل کو راضی

ہے یہ ہماری کبوتر بازی - زمانہ سازی

اسی بہانے ملے نظر تو - آپ کا کیا جائے گا

لڑکا: آئیں گے ہم آپ سے ملنے

آج کیا بے چین ہے دل نے - تڑپتے دل نے

کھلا رہے ڈیوڑھی کا در تو - کیا جائے گا آپ کا

لڑکی: پیار کے بیری ہیں ہمسائے

ہائے اللہ کوئی دیکھ نہ پائے - یہی ڈر آئے

رُسوا ہوئے جو ہم گھر گھر تو - آپ کا کیا جائے گا

○

آئے گا صنم جب
نظریں ملیں گی تب
دل کی کہوں گی سب - ہائے نہ جانے پھر کیا ہو گا

ہاتھ سجیں گے مہندی سے - مانگ بھرے گی لالی
کتنی خوشیاں لائے گی یہ رات مرادوں والی
مچلے گا تن من - جاؤں گی دلہن بن - چھنن چھنن چھن
ہائے نہ جانے پھر کیا ہو گا
سیج پہ جب وہ آئے گا بنے رہوں گی ننديائی
کبھی ملوں گی اکھیاں میں لوں گی کبھی انگڑائی
رہے گا وہ جب تک - دھڑکے گا دل دھک - کرتی رہوں گی شک
ہائے نہ جانے پھر کیا ہو گا
دن کو سکھیاں پوچھیں گی کٹی ہے کیسے رینا
میری چغلی کھائیں گے - رات جگے دو نیناں
جاؤں گی میں گھٹ گھٹ - سنبھلوں گی جھٹ پٹ - کہوں گی ری چل ہٹ
ہائے نہ جانے پھر کیا ہو گا

○

رنگ اُفق کا ہوا گلابی
ہوئے شرابی ہم
ترارارارارم

بھاگ رہے ہیں فلک میں بادل
ہوا بھرے فرّاٹے
پازیبوں کی چھنک چھنا چھن
گونج اُٹھے سنّاٹے
ہر منظر تصویر بنا ہے
وقت گیا ہے تھم
ترارارارارم
ترارارارارم

میں ساتھی ہوں بے کاروں کا
میں لیڈر ہوں آواروں کا
میں ہوں اپنے من کا راجا
دل ہے میرا پیار کا باجا
میں عاشق ہوں دلداروں کا
میں ساتھی ہوں بیکاروں کا

شہر میں چرچا عام ہے میرا
کام نہ کرنا کام ہے میرا
روڈ انسپکٹر نام ہے میرا
میں ہیرو ہوں بازاروں کا
میں ساتھی ہوں بیکاروں کا

سچ ہے کچی بات ہے زہری
پریت ہے اندھی ریت ہے بہری
جیون ندیا سوچ سے گہری

اِک طوفاں ہے اندھیاروں کا
میں ساتھی ہوں بیکاروں کا

○

ہم تیری محبت میں یوں مر کے دکھا دیں گے
جو پیار کے دشمن ہیں وہ دادِ وفا دیں گے

جو بھی ہو ستم کم ہے اس دردِ جدائی میں
اب اور جہاں والے کیا ہم کو سزا دیں گے

وہ غم جو محبت نے سینے پہ لگائے ہیں
بن جائیں اگر نالے تو عرش ہلا دیں گے

○

آ گیا اے دل محبت کا زمانہ آ گیا
وہ جسے اب اس کی محفل میں تھا آنا، آ گیا

سیکھ لی میری جوانی نے محبت کی ادا
شرم سے نظریں جھکا کر مسکرانا آ گیا

رفتہ رفتہ آ ہی جائے گا زباں پر بھی کبھی
کم سے کم نظروں میں تو دل کا فسانہ آ گیا

○ ○○

ستم لاکھ توڑے دلوں پہ زمانہ
مگر دل سناتے رہیں گے ترانہ

وفا نے ہمیشہ ہی خون جگر سے
لکھا ہے محبت کا رنگیں فسانہ

چمن کا بگاڑا نہ کچھ بجلیوں نے
بنا - جل گیا - پھر بنا آشیانہ

آرزو تھی خوشی کی غم پائے
سوچتے ہیں جہاں میں کیوں آئے

بے وفا زمانے تیری الفت میں
کون سے غم تھے جو نہ اپنائے

جب گئے دے گئے مجھے آنسو
جب بھی آئے مصیبتیں لائے

زندگی درد ہے جدائی ہے
ایسے جینے سے ہم تو باز آئے

○

بہت مختصر ہے ہماری کہانی
ذرا آپ سن لیں بڑی مہربانی

میرا دل مجھے میری اپنی کہانی
سناتا رہا دھڑکنوں کی زبانی

امیدوں بھرے خواب ہیں اور میں ہوں
حسیں کس قدر ہے میری زندگانی

کہا تھا کسی سے محبت نہ کرنا
مگر بات دل نے ہماری نہ مانی

○

ہم سے نظریں پھیر کے وہ کیا گئے
ہم زمانے کی نظر میں آ گئے

آس تھی جن سے تسلی کی ہمیں
وہ تو ہم کو اور بھی تڑپا گئے

جب خوشی کے رخ سے اٹھایا نقاب
غم کی صورت دیکھ کر گھبرا گئے

لائے تھے وہ تو اجالوں کا پیام
اپنی دنیا پر اندھیرے چھا گئے

ہم نے سمجھا تھا بہار آئی مگر
پھول کملائے چمن مرجھا گئے

○

دستور یہی ہے دنیا کا جو پیار کرے برباد رہے
اس دل کا جہاں آباد نہ ہو جس دل میں کسی کی یاد رہے

اس گلشن میں کیسے کوئی آباد رہے آزاد رہے
ہر گام پہ ہو اک دام جہاں ہر دام پہ اک صیاد رہے

اس پیار کی دشمن دنیا میں کیسے کیسے دل اُجڑ گئے
کتنی امیدیں روتی ہیں کتنے ارماں ناشاد رہے

○

یونہی بدلا ہے بدلے گا زمانہ
کبھی ہنسنا کبھی آنسو بہانا

خوشی کو یاد کر کے رو رہے ہیں
بہت مہنگا پڑا ہے مسکرانا

ہوا تنکے اُڑاتی جا رہی ہے
کہیں اُجڑا ہے کوئی آشیانہ

○

سب کچھ لٹا کے بیٹھے ہیں ہم تیرے پیار
اِک درد رہ گیا ہے دلِ بے قرار میں

یوں غم سے تیری یاد ہے دھندلا کے ہو گئی
تصویر جیسے کوئی چھپی ہو غبار میں

آتے ہیں چشمِ تر میں تصور کچھ اس طرح
پڑتی ہیں جیسے چاند کی کرنیں پھوار میں

جینا اگر یہی تھا تو جیتے کبھی نہ ہم
افسوس ہے کہ موت نہیں اختیار میں

کرتا ہے کیوں زمانہ جدائی کی سازشیں
دو دل کبھی جو مل کے دھڑکتے ہیں پیار میں

○

لب پر ہیں مسکراہٹیں اشکوں سے آنکھ تر بھی ہے
غم کو خوشی میں دیکھ لے ایسی کوئی نظر بھی ہے

کس سے کہوں حکایتیں کون سنے شکائتیں
ہے وہی مجھ سے بے خبر۔ جس کو میری خبر بھی ہے

میری نظر نظر میں ہے درد والم کی داستاں
گر نہ سنو دراز ہے سن لو تو مختصر بھی ہے

گزری ہیں کتنی منزلیں یہ بھی خبر نہ ہو سکی
جس کی مجھے تلاش ہے وہ میرا ہمسفر بھی ہے

○

دیکھ کر دلکشی زمانے کی
آرزو ہے فریب کھانے کی

چن کے لائے ہیں بجلیوں کیلئے
تیلیاں اپنے آشیانے کی

بھول جاتے ہیں اب وہ ہر وعدہ
ورنہ کیا وجہ تھی نہ آنے کی

بے سبب مسکرا رہے ہیں وہ
خوب ترکیب ہے جلانے کی

تم اسے داستان ہی سمجھے
یہ تو تمہید ہے فسانے کی

○

رسوا نہ پیار ہو تیرا - کچھ نہ کہا اس لئے
آئے تو اشک پی لئے - کانپے تو ہونٹ سِی لئے

ہجر کی ظلمتوں میں کیوں - مجھ کو گئے ہو چھوڑ کر
آئے تھے زندگی میں تم پیار کی روشنی لئے

اپنی خوشی سے ہم اگر جیتے تو کیا ہی بات تھی
یہ بھی ہے کوئی زندگی - مر نہ سکے تو جی لئے

پیار کی آگ میں جلیں - تڑپیں تمہاری چاہ میں
چاہا تھا آپ نے کہو شائد ہمیں اسی لئے

○

آرزو تھی خوشی کی غم پائے
سوچتے ہیں جہاں میں کیوں آئے

بے وفا میں نے تیری الفت میں
کون سے غم تھے جو نہ اپنائے

جب گئے دے گئے مجھے آنسو
جب بھی آئے مصیبتیں لائے

زندگی درد ہے جدائی ہے
ایسے جینے سے ہم تو باز آئے

کون قانون اس پہ لاگو ہے
خود سے ہم نے فریب ہیں کھائے

○

ہنس کے یوں مری طرف پیار سے دیکھا نہ کریں
ورنہ بڑھ جائے اگر بات تو شکوہ نہ کریں

آپ بھی چاہیں ہمیں کوئی ضروری تو نہیں
آپ آیا تو کریں پاس بٹھایا نہ کریں

بھولی صورت پہ کوئی جھوٹ نہیں سجتا ہے
بات بنتی جو نہیں ہے تو بنایا نہ کریں

وعدہ جھوٹا ہی سہی کرنے میں کیا جاتا ہے
آپ کی مرضی ہے پھر وعدے کو پورا نہ کریں

○

آئے ہیں تو محفل کی حکایات بدل دیں
افکار سے فرسودہ خیالات بدل دیں

دکھلائیں کوئی معجزہ عرفان و خرد کا
جس کی نہ سمجھ آئے وہ ہر بات بدل دیں

بہتر ہے کہ تقدیر کے چکر میں نہ آئیں
ہم اپنی ہی تدبیر سے حالات بدل دیں

آیاتِ محبت سے بدل دیں یہ زمانہ
یہ بات بھی مشکل ہو تو آیات بدل دیں

○

تکلف چھوڑیئے صاحب اسے اپنا ہی گھر سمجھیں
نوازش آپ کی ہوگی ، ہمیں اپنا اگر سمجھیں

بجا ہے آپ نے آ کر بڑا احساں ہے فرمایا
اس احساں کو ہماری ہی محبت کا اثر سمجھیں

بھری محفل میں عرض مدعا تو کر نہیں سکتے
ہماری ہر نظر کو آپ چاہت کی نظر سمجھیں

جو ہوتے اہل دل تو داد دیتے شوق بے حد کی
غلط کیا ہے اگر ہم آپ کو بے داد گر سمجھیں

○

کالی کالی رات میں
بھیا برسات میں
گورا گورا ہاتھ دے دے
کوئی میرے ہاتھ میں۔ اللہ قسم مولا قسم

پتلی رضائی بری
موٹی ہمسائی بری
کرتے پہ ٹائی بری
یار کی جدائی بری

○

جان من میرا انتظار نہ کر
زندگی ہے تو لوٹ آؤں گا

میں نے سن لی ہے وقت کی آواز   تیری آواز سن نہیں سکتا
میرے گلشن میں خار ہیں جب تک   پھول اُلفت کے چُن نہیں سکتا

جس کی تقدیر میں ہے فتح وظفر   میں اسی فوج کا سپاہی ہوں
جس کی منزل ہے امن و آزادی   میں اسی قافلے کا راہی ہوں

خواب غفلت سے جاگ اٹھا ہوں   فرض نے اس طرح جھنجھوڑا ہے
توڑ ڈالا ہے میں نے ہر ناطہ   جب سے رشتہ وطن سے جوڑا ہے

پیار تیرا ہے آرزو میری   زندگی ہے مگر وطن کیلئے
تو سنے گی کہ حق کی راہوں میں   میں نے روشن کئے لہو کے دیئے

وقت کی الجھنیں تو سلجھالوں　　تیری زلفوں کو بھی بجھا لوں گا
ختم ہولے یہ دور نفرت کا　　پھر محبت کے گیت گا لوں گا

جگمگائے گا فتح کا سورج　　ظلم کی رات ڈھل ہی جائے گی
کیا ہے گر ظلمتوں نے گھیرا ہے　　یہ بلا سر سے ٹل ہی جائے گی

ملک کو اب میری ضرورت ہے　　تجھ سے میں پیار کر نہیں سکتا
کب ملیں گے، کہاں ملیں گے ہم　　کوئی اقرار کر نہیں سکتا

تیرے ملنے کی آرزو لے کر　　ہنس کے سب سختیاں اٹھالوں گا
مل گئے تو کبھی نہ بچھڑیں گے　　یوں گلے سے تجھے لگا لوں گا

مجھ سے تکرار باربار نہ کر　　جان من میرا انتظار نہ کر

امن زندہ باد

امن زندہ باد
جنگ مردہ باد

جنگ ظلم اور جور
جنگ مفلسی کا طور
جنگ موت کا ہے رنگ
مردہ باد جنگ — امن زندہ باد
امن شعر اور شباب
امن لطف اور کتاب
امن ہے رباب و چنگ
مردہ باد جنگ — امن زندہ باد
جنگ موت کی ہے آگ
جنگ، جنگ ہے وہ ناگ
زہر جس کا انگ انگ

محبت یاد کرتی ہے

محبت یاد کرتی ہے
کہاں ہو تم - کہاں ہو تم - یہی فریاد کرتی ہے
محبت یاد کرتی ہے
چلے آؤ نہ مٹ جائیں بسیرے آرزوؤں کے
جدائی دو دلوں کی بستیاں برباد کرتی ہے
محبت یاد کرتی ہے
یہ دنیا ہائے یہ بے درد ظالم بے وفا دنیا
اُسی کو لوٹ لیتی ہے جسے آباد کرتی ہے
محبت یاد کرتی ہے
بھری دنیا میں اس دل کو اکیلا چھوڑنے والے
مری دم توڑتی اُمید تم کو یاد کرتی ہے
محبت یاد کرتی ہے

دنیا ہے سنگرام

دنیا ہے سنگرام
جو بھی جتنا خون بہائے
اتنا ہی اس کا نام۔ دنیا ہے سنگرام

پھونک رہی ہے نیل گگن کو' اگنی کی پھنکار
بازاروں میں لگے ہوئے ہیں لاشوں کے انبار
اوڑھے لال لہو کی چنری دلہن بنی ہے دُنیا
مقتل ہے ہر گام..............
خون بھری ہیں آنکھیں سب کی۔ زہر بھری ہیں باتیں
ہوتی ہیں پانی کے بدلے اگنی کی برساتیں
چلنے' اُڑنے' تیرنے والے محنت کش مزدور
سب ہیں بے آرام......................
اِک دوجے کے خون سے انساں کھیل رہے ہیں ہولی
گاڑھے رنگ سے رنگی ہوئی ہے دھرتی ماں کی جھولی
رنگ کے بدلے تیزاب سے بھرتے ہیں پچکاری
جے جے رادھے رام.....................

○

شام کی بیلا ہے
کوئی اکیلا ہے

ایسے میں آ جانا
ایسے میں۔ ایسے میں۔ ایسے میں

یہ سلونی شام یہ مچلی ہوئی تنہائیاں
جھوم کے لیتا ہے دھیرے دھیرے دل انگڑائیاں
آ بھی جا۔ آ بھی جا
شام کی بیلا ہے۔ کوئی اکیلا ہے
شوق کی رنگیلی نشیلی وادیوں میں گھوم لے
سر میرے شانے پر رکھ دے میری زلفیں چوم لے
آ بھی جا۔ آ بھی جا
شام کی بیلا ہے
کوئی اکیلا ہے۔ ایسے میں آ جانا

''راہ گزر''

○

کاش ایسا بھی کوئی ایک زمانہ آئے
سب کے ہونٹوں پہ محبت کا ترانہ آئے

کوئی برتر نہ کسی سے ہو نہ کوئی کم ہو
آدمیت کا ادب سب کے لیے لازم ہو
دل کسی کا نہ کسی کو بھی دکھانا آئے

عام ہو علم جہالت کا کہیں نام نہ ہو
کوششیں سب کی برآئیں کوئی ناکام نہ ہو
بن کے دیوار نہ رستے میں زمانہ آئے

بغض و نفرت کی کسی دل میں سیاہی نہ رہے
کوئی جھگڑا نہ رہے کوئی تباہی نہ رہے
زندگی امن و محبت سے نبھانا آئے

○

دھڑکن دل کی جائے نہ تھم
یہ ہے جیون کا سرگم

پورب پچھم اُتر دکھن جاگ پڑا جگ سارا
اب تک تیرے نگر پہ پگلے چھایا ہے اندھیارا
کان لگا کر سن متوارے باجے سے نگارا
کوسوں پیچھے رہ جائے گا جو بھی ہمت ہارا
کر لے ہمت، کاہے کا غم
یہ ہے جیون کا سرگم
قدم قدم بڑھ آگے ہی آگے کیوں بھرتا ہے آہیں
آہوں سے تو کٹ نہیں سکتیں کٹھن وفا کی راہیں
پلٹ پلٹ کر کیا تکتی ہیں تیری تھکی نگاہیں
آ گئی منزل بڑھ کے لپٹ جا کھول کے اپنی باہیں
باقی ہیں بس دو ہی قدم
یہ ہے جیون کا سرگم

○

من مندر کے دیوتا
راکھو لاج ہماری
آنسوؤں مالا لے کے پجارن
آئی چرن تمہارے

جگ کا رشتہ جھوٹا رشتہ
سانس کے سنگ ہی چھوٹے
پریت کا بندھن ایسا بندھن
مر کے بھی نہیں ٹوٹے
دونوں رشتے کیسے نبھاؤں
لاکھ جتن کر ہاری ....

تن کا مالک بس یہ چاہے
من میں آگ لگا دوں
اِک مندر میں کروں میں پوجا
اِک مندر کو ڈھا دوں
اپنے من سے کیسے مٹا دوں
بولو یاد تمہاری ....
من مندر کے دیوتا
راکھو لاج ہماری

(لاکھوں میں ایک)

صبحِ نو

افق پر صبحِ نو لہرا رہی ہے
زمانہ راگ منڈل بن گیا ہے
اٹھے ہر سمت سے دلکش ترانے
سکوتِ لالہ و گل ٹوٹتا ہے
فضا جیسے لگی ہے گنگنانے
کھلے ہیں پھول مہکی ہیں ہوائیں
گلستاں میں کھلے ہیں عطر خانے
گلوں کو چوم کر آتے ہیں جھونکے
لٹائے جاتے ہیں خوشبو خزانے
ہوا مشاطگی کرنے لگی ہے
فلک پر بال کھولے ہیں گھٹا نے
دھنک ہے یا دوپٹہ ہے کسی کا
گھٹا ہے یا کسی کی زلفِ پیچاں

چٹکتے ہیں حسیں کلیوں کے شعلے
چمن ہے معبدِ آتش پرستاں
گلستاں میں وہ رنگیں پھول بن کر
نکل آئے زمیں کے دل کے ارماں
ہر اِک ڈالی ہے گلشن کی زلیخا
ہر اِک گُل ہے چمن کا ماہِ کنعاں
حسیں تتلی تھرکتی ہے ہوا میں
اُڑا جاتا ہے یا تختِ سلیماں
ہری ڈالوں پہ کلیوں کے نگینے
نہ جانے جڑ دیئے کس جوہری نے
یہ رنگا رنگ پھولوں کے جواہر
یہ شبنم کے لرزتے آبگینے
وہ دیکھو لاجوردی آسماں پر
بہے جاتے ہیں بادل کے سفینے
مہکتے راز بکھرے ہیں چمن کے
بھرم کھولے ہیں کلیوں کی ہنسی نے
نویلے ناز میں کلیوں کو بھنورے
سکھاتے ہیں محبت کے قرینے

اُڑا ہے قوس کا رنگیں دوشالہ
ردا اوڑھی ہے یا نیلم پری نے
جھکائے سر ہر اِک ڈالی کھڑی ہے
گلوں کے رُخ پہ آئے ہیں پسینے
ابھی بلبل نے چھیڑا تو نہیں ہے
دھڑکنے کیوں لگے کلیوں کے سینے
اُفق پر صبحِ نو لہرا رہی ہے

نَے

(قطعات)

"برد از یاد کہ دُنیا ست نمود بے بود
ایں دِل افروز نمودی کہ ز دنیا بینڈ"

(غالبؔ)

”اپنے مصور باپ کے نام“......

پیش لفظ

حضرت تنویر نقوی کو اگر فلمی اداروں میں اپنی زندگی کا روشن ترین حصہ نہ صرف کرنا پڑتا تو وہ آج ہمارے ادب میں ایک خاص رومانی رنگ کے مسلم شاعر مانے جاتے۔ لیکن احساسات نو بنو سے دھڑکتی ہوئی گھڑیاں اور جذبات گونا گوں سے لبریز لمحے انہوں نے اس ماحول میں گزارے۔ جہاں شاعری کو موسیقیت پر قربان کرنا پڑتا ہے۔ اور جہاں معانی سے زیادہ الفاظ کے حسن و قبیح پر بحثیں ہوا کرتی ہیں۔

لیکن جناب تنویر کی ہمت قابل ستائش ہے کہ وہ اس مصنوعی ماحول میں بھی اپنے ذہن کو تصنع اور دکھاوے کے پردوں سے پوری طرح محفوظ رکھ سکے۔ اور اس خلوص بیان اور سادگی زباں کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جو ان کی شاعری کی جان ہیں۔

گزشتہ چند سالوں میں ہمارے شاعروں نے رباعی کی دشوار بحر سے بچ کر قطعہ کی طرف رجوع کیا۔ اور اس صنف میں ایک ایسی اشارتی شاعری کی بنیاد رکھی جس کی مثال صرف چینی اور جاپانی شاعروں کے ہاں مل سکتی ہے۔ حضرت جوش ملیح آبادی نے ''نقش و نگار'' میں ''مطالعہ و نظر'' کے عنوان سے جو قطعات شامل کئے ہیں وہ نئے نژاد نو کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئے' نوجوان شعراء میں حضرت اختر انصاری نے اس صنف کو نہایت خوبی سے اپنایا۔ پنجاب میں راقم نے بھی اس ضمن میں سعی کی۔ لیکن جوش' اختر اور راقم کی شاعری۔ نظم' غزل اور دوسرے اصناف کی طرف بھی مائل رہی۔ جناب تنویر نے قطعہ کو مستقل طور پر اظہار خیال کا واحد ذریعہ قرار دیا۔ اور ان کوششوں کا یہ ایک کامیاب اور روشن نتیجہ '' '' کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔

تنویر نوجوان ہیں۔ انہوں نے کائنات کے ہر گوشے میں حسن ہی کو کارفرما دیکھا ہے۔ مناظر قدرت کی نقاشی میں انہیں حیرت ناک دسترس حاصل ہے۔ قطعہ کی حد بندی میں رہ کر محض چند اشاروں اور کنایوں سے وہ زمین و آسمان کی حالتوں کا اس خوبی سے جائزہ لیتے ہیں کہ پڑھنے والے کو ان کے گہرے مشاہدے اور باریک نگاہی کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ نیلگوں آسمان کے سینے سے تاروں کے تکمے توڑ لانا اور قوس قزح کے زینے سے چڑھ کر بادلوں کے دامن چاک کرنا' شاعری سہی۔ لیکن اس میں مشاہدہ ہے۔ وجدان ہے۔ رومان ہے اور جوانی کی وہ تمنائے پرواز ہے۔ جو عرش و فرش کو رہ یک گام تصور کرنے میں حق بجانب ہے۔

مترنم الفاظ کے ذریعے نازک احساسات کی تصویر کشی کرنے کے ساتھ ساتھ جناب تنویر کی شاعری یا دوسرے الفاظ میں زندگی کا ایک اور پہلو غم ہے۔ وہ بہت کم مسکراتے ہیں اور بہت زیادہ روتے ہیں۔ شاید اس گریہ پیہم کی کوئی بنیادی وجہ ان کی زندگی کے کسی ایسے پہلو سے وابستہ ہو۔ جو ہم میں سے بہت بہت کم لوگوں پر ظاہر ہے۔ لیکن جگمگاہٹوں کے ساتھ ساتھ دکھوں کے اس ہلکے سے دھندلکے نے انہیں زندگی کے قریب کر دیا ہے۔ چاند تاروں میں اُڑنے کے باوجود اس خاکدان تیرہ سے وابستگی کا دم بھرتے ہیں اور پھر اس زمین سے وابستگی کا ثبوت دکھوں کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ان کا گریہ مصنوعی نہیں۔ بے اختیار ہے اور اسی لئے اس میں شاعر کے اپنے دل کی دھڑکن ہے۔ وہ دھڑکن جو قلب کائنات کی دھڑکن سے ہم آہنگ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

تنویر کا انداز بیان بالکل ہلکا پھلکا ہے۔ وہ کبھی زندگی اور موت کے اسرار کی طرف بھی متوجہ ہوتے ہیں۔ خدا کے انصاف پر بھی انگشت نمائی کرتے ہیں۔ ماحول کی سنگینی کا بھی شکوہ کرتے ہیں لیکن ان کی محبت ان سب فروعات پر حاوی ہے اور محبت کے تجزیہ کے لئے جن حسین اور گاتے ہوئے الفاظ کی ضرورت ہے۔ ان سے تنویر کا ذہن لبریز ہے۔ سادگی کی انتہا پر پہنچ کر وہ زبان کے مقررہ اصولوں سے کبھی کبھی بیگانہ بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کے بیان کی جادو اثری پڑھنے والے کو اس طرف متوجہ ہونے کا موقع ہی نہیں دیتی۔ بیشتر

قطعات سیدھی سادی نثر کے ٹکڑے معلوم ہوتے ہیں اور سچے شاعر کا کمال یہی ہے کہ الفاظ کے بے ہنگم اُلٹ پھیر سے پہلوتہی کرے۔ اور جو کچھ کہنا چاہے۔ وہ اس انداز میں کہے کہ اس میں آورد کا شمہ تک نظر نہ آئے۔

تشبیہ۔ اور استعارہ شعر کو جن بلندیوں پر لے جاتے ہیں۔ ان سے تنویرؔ بخوبی آشنا معلوم ہوتے ہیں لیکن اس کے لئے وہ دور از کار اور پیش پا افتادہ چیزوں کا سہارہ ہی نہیں لیتے۔ ہر تشبیہ میں تنویرؔ کی انفرادیت صاف طور پر نمایاں ہے۔ جب وہ ساون کی بدلی کو پورب کی دلہن سے ہتھیلیوں کو پھولوں کی پتیوں سے نقوشِ ماضی کو بادلوں کے داغوں سے۔ اور حوض میں تارے کے عکس کو دیدۂ یعقوب سے تشبیہ دیتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم شاعر سے بہت قریب ہیں۔ اس کے احساسات ہمارے احساسات ہیں۔ اس کے تصورات ہمارے تصورات ہیں۔ وہ ہم میں سے ہے۔ وہ الف لیلوی کہانیوں کا ہیرو نہیں۔ بیسویں صدی کے مختصر ہندوستانی سماج کا ایک احساس فرد ہے۔

جمالیات کے خلاؤں میں تیرتا ہوا اور فطرت کی چتونوں میں آنسو بہاتا۔ اور آہیں کھینچتا ہوا یہ شاعر موجودہ ختنی سوسائٹی سے بغاوت بھی کرتا ہے۔

ہندوستانی نوجوان کی بے اطمینانیاں اس پر اپنا سایہ ڈالے ہوئے ہیں۔ وہ ساری کائنات کو اپنے جذبات و احساسات کی اڑانوں کے لئے محدود اور ناکافی سمجھتا ہے اور خدا سے شکوہ سنج ہوتا ہے۔

اس قدر پست کائنات میں بھی
اتنے عالی ہیں کیوں میرے جذبات
مجھ میں ہمت نہیں میرے معبود !!!
چھین لے مجھ سے میرے احساسات

انقلاب کو اس نے بالکل نئے اور نرالے زاویہ سے دیکھا ہے۔ پامال پگڈنڈیوں سے ہٹ کر اس نے اپنے لئے ایک بالکل ہی نئی راہ نکالی ہے۔

جس کو تم انقلاب کہتے ہو !!!
اک ورق ہے مرے فسانے کا
میں تو خود ہی بدل گیا تنویرؔ
رنگ بدلا نہیں زمانے کا

زمانہ فلک اور مقدر کو کوسنے کی بجائے وہ ایک نہایت دردناک اعتراف کرتا ہے اور پھر اس کا اعتراف کتنا بجا اور عالمگیر ہے۔

مناظر قدرت اس کے شعر کی آگ کو ہوا دیتے ہیں۔ اس کے تقریباً سب کے سب قطعات جھیل پر کھلے ہوئے کنول کے پھولوں ...... دور چھائے ہوئے دودیا بادلوں ...... لہلہاتے ہوئے کھیتوں ...... پیڑ سے گرتے ہوئے پتوں ...... تاروں کی ہچکیوں ...... چاندنی راتوں میں اُجاڑ سراؤں وغیرہ سے اپنے چوتھے مصرعے کی دھڑکن مستعار لیتے ہیں۔

ان چند صفحات پر تنویرؔ کے قطعات کی گوناگوں خوبیاں بیان نہیں کی جاسکتیں۔ ہاں اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ تنویرؔ فطرتی شاعر ہے۔ وہ ان شاعروں میں سے بھی نہیں جو کہ موجودہ نظام کے خلاف بغاوت کے زُعم میں اس زمین سے چمٹے رہ جاتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ نیلی فضا میں کہکشاں بہہ رہی ہے اور فرشتے اُفق کے دائرے میں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بنسریاں بجاتے۔ ناچتے پھر رہے ہیں .... اور وہ ان شاعروں میں سے بھی نہیں۔ جو صرف ستارے چاند، کہکشاں اور ناچتے ہوئے فرشتوں پر نگاہیں گاڑے رکھتے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ برسات تھم جانے کے بعد کھیتوں کے لہلہانے، قوس قزح کا ایک انگڑائی بن کے تن جانا کتنا لطیف منظر ہوتا ہے اور شوہر کی لحد پر نو عروس بیوہ کے روتے روتے چپ چاپ سوچنے میں کتنی المناک چیخیں پنہاں ہیں۔

تنویرؔ کے قطعات جو اپنی جگہ مستقل گیتوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اتنے ہلکے پھلکے او پیارے پیارے ہیں کہ وہ "پنجاب کے دیہات کے ماہیے کی کلیاں" معلوم ہوتے ہیں۔

مجھے اُمید ہے کہ ادب نواز حضرات ان آنسوؤں کی قدر کریں گے۔ جو ایک حساس اور حقیقی شاعر کی دُکھ بھری آنکھوں نے راتوں کی اندھیری خلوتوں میں اُگلے ہیں۔

احمد ندیم قاسمی

پیش نامہ

ہوں مؤذن نمازِ فطرت کا
میرے نغمے نہیں اذانیں ہیں
راگ جتنے بھی ہیں میری نے میں
کرشن کی بنسری کی تانیں ہیں

تعارف

میرے خیال سے ہوتا ہے آفتاب طلوع
میرے دماغ میں بجتا ہے بربط ناہید
ہیں محضرِ ابدیت پہ دستخط میرے
مری جبیں پہ منقش ہے زندۂ جاوید
ٹٹولتا ہوں میں ہر وقت نبضِ مستقبل
گزشتہ دور ہے میری نظر میں دورِ جدید
مری شراب کشیدہ ہے، خونِ پرویں سے
میرا پیالۂ زریں ہے ساغرِ خورشید
فضا کے تارے ہیں دیپک میری دیوالی کے
مۂ چہار دہم ہے میرے لئے مۂ عید
میرے لبوں پہ ہے پیغام قم باذنی کا
میں اپنے شعلوں سے کرتا ہوں طور پر تنقید

ہر ایک ذرّہ ہے کون و مکاں کا دیباچہ
ہر ایک قطرہ ہے طوفانِ نوح کی تمہید
مری رگوں میں مچلتا ہے خونِ پاک حسینؑ
ہوس کو "شمر" سمجھتا ہوں سلطنت کو یزید

ز عالم دگرے تا مرا برون آرد
زمین بہ دورِ مہ و مہر بارہا گردید
"مدام محرم صہبا بود پیالہء من"
بگردِ مہر تنیدست خط ہالہء من

(غالبؔ)

پیشین گوئی

قعرِ ظلمات میں میرے قطعات
دیکھنا مشعلیں دکھائیں گے
اپنی محفل میں میرے شعروں سے
آنے والے دیئے جلائیں گے

شاعری

یہ سرد سرد ہوائیں یہ بادلوں کے ہجوم
تصورات کی لہروں پہ بہہ رہا ہوں میں
تمہارے سر کی قسم شاعری نہیں کرتا
مجھے کچھ اپنے سے کہنا ہے کہہ رہا ہوں میں

پیغام

یاں ہر اِک شام آیۂ واللیل
اور ہر صبح سورۂ رحمٰن
تجھ میں پڑھنے کی اہلیت ہی نہیں
کھل گئے ہیں فضاؤں پر قرآن

بے ثباتی

رات کی نعش لے گئے تارے
فق ہوا غم سے صبح کا چہرہ
دُور سے آ رہی ہے یہ آواز
اشھد ان لا الہ الا اللہ

؟

یہ ستارے ہیں موتیے کے پھول
کس کی مالا فضا میں ٹوٹ گئی ؟
چاند ٹیکا ہے کس کے ماتھے کا
رات کس کا سہاگ لوٹ گئی

کیا کہنے

پہن رکھے ہیں شب کی دُلہن نے
چاند تاروں کے نقرئی گہنے ،
اتنی آرائشوں کے ہونے پر
اس قدر سادگی ہے کیا کہنے

حکمت

اشک پلکوں پہ آ کے ٹھہرے ہیں
اوس کانٹوں پہ تولتا ہوں میں
دیکھ لیتا ہوں وقت کی رفتار
نبض اپنی ٹٹولتا ہوں میں !

ضد

یونہی مشق تصورات سہی
شوق کو آزما کے دیکھوں گا
بند کر لوں گا اپنی آنکھوں کو
تجھ کو تجھ سے چھپا کے دیکھوں گا

جرأت

تکلے تاروں کے توڑ لاتا ہوں
نیلگوں آسمان کے سینے سے
چاک کرتا ہوں ابر کا دامن
چڑھ کے قوسِ قزح کے زینے سے

بسا اوقات

رقص کرتا ہوں ہچکیوں کے ساتھ
اپنی سانسوں کی لے پہ گاتا ہوں
بیٹھ کر چاند کے ہنڈولے پر
زور سے قہقہے لگاتا ہوں

تسلی

شامل بزم ہیں کئی احباب
یہ نہ سمجھو کوئی اکیلا ہے
لب پہ ناٹک ہے مسکراہٹ کا
آنکھ میں آنسوؤں کا میلا ہے

اُمید

لب پہ قسطوں میں سانس آئیں گے
بس یہی ایک کھیل باقی ہے
پھک سے بجھ جائے گا دیا دل کا
ابھی تھوڑا سا تیل باقی

سہاگن بیوہ

جگمگاتے ہوئے ستاروں کے
سارے گہنے اُتار لیتی ہے
پو پھٹے کس لئے سہاگن رات
رُوپ بیوہ کا دھار لیتی ہے

تضاد

میں نے روندے ہیں پھول تاروں کے
کہکشاں گردِ راہ ہے میری !
آسمانوں پہ اختیار تو ہے
لیک دُنیا تباہ ہے میری

مناسبت

وہ جو بکھری ہیں تیرے ہونٹوں پر
سرخیاں ہیں میرے فسانے کی
تیری آنکھیں اُداس راتیں ہیں
میرے گذرے ہوئے زمانے کی

مشورہ

اپنے دِل میں جگہ نہ دے مجھ کو
دل کی سب کائنات لوٹوں گا
اشک ہوں میں پلک جھپکنے میں
تیری آنکھوں سے گر کے ٹوٹوں گا

ہمہ اوست

انتہا جب خودی کی ہو جائے
بے خودی آشکار ہوتی ہے
اب اُٹھاتا ہوں جس طرف بھی نظر
"کچھ نہیں" سے دو چار ہوتی ہے

تنہائی

جیسے بن میں کوئی اکیلا پیڑ
جیسے تنہا کوئی ستارہ ہے
دیکھ کر مجھ کو یہ گماں ہو گا
غم نے انساں کا رُوپ دھارا ہے

میں

جو مجھے کہہ رہے ہیں دیوانہ
وہ تعصب کی رو پہ بہتے ہیں
میں وہی ہوں جو میں سمجھتا ہوں
وہ نہیں ہوں جو لوگ کہتے ہیں

ایک عیب

اہل دُنیا کو مجھ سے شکوہ ہے
ان کے طوفاں میں کیوں نہیں بہتا
اس لئے لوگ مجھ پہ ہنستے ہیں
سب کی سنتا ہوں کچھ نہیں کہتا

یہ کیا ہوا؟

بجھ گئے پھر مسرتوں کے چراغ
پھر تصور پہ ظلمتیں چھائیں
ابھی دِل کا دِیا جلایا تھا
دفعتاً غم کی آندھیاں آئیں

آرزو

کاش ایسا بھی کوئی طوفاں آئے
مجھ کو ساحل پہ جو ڈبو جائے
اپنے جینے کا بھی گماں نہ رہے
ہر تمنا فریب ہو جائے !!

تقدس

کرشن کا رنگ ہے فضاؤں میں
اڑتی ہیں سانولی ابابیلیں
ذہن میں ہو گئی ہیں پھر روشن
تیری یادوں کی سرخ قندیلیں

محسوسات

ہچکیاں آ رہی ہیں تاروں کو
چاند بادل میں چھپ کے روتا ہے
میرے پہلو میں کیوں خدا جانے
میٹھا میٹھا سا درد ہوتا ہے

فریبِ تصور

چرخِ نیلو فری پہ شام کے وقت
اُجلی کونجوں کا کارواں گذرا
جیسے آواز ہو گئی مدھم !!
آپ آئے تھے یہ گماں گذرا

احساس

کائیاں پیرتی ہیں پانی پر
اُڑ رہے ہیں فضا میں دو بگلے
میرے کانوں میں کہہ رہا ہے کوئی
تیرا دُنیا میں کون ہے پگلے

اُداسی

چاند حد افق سے نکلا ہے!
پھر تصور کی رو میں بہتا ہوں
سوچتا ہوں سمجھ نہیں سکتا!
اس قدر کیوں اُداس رہتا ہوں

جنوں

ہوش سے دور ہو گیا ہوں میں
خود کو اب اجنبی سا پاتا ہوں
کبھی ہنسنے پہ اشک بہتے ہیں
کبھی رونے پہ مسکراتا ہوں

تنقید

کتنی آرائشیں ہیں تاروں میں
گو منظم نہیں نظام ترا
جس پہ نازاں ہے اے میرے معبود
نامکمل ابھی ہے کام ترا

تقابل

فیض تجھ پہ ہے میرے معبود
کون پابند کون ہے آزاد
تیرا فرمان: "بست باید بود"
مگر یہ کہتی ہے "ہر چہ بادا باد"

پشیمانی

میری آنکھوں میں یوں اندھیرا ہے
بجھ گئی ہیں یہ مشعلیں گویا
کس لئے غم سے آشنائی کی
کیوں جوانی میں بے سبب رویا

اب

جس پہ گذرا تھا قافلہ غم کا
نقش ہوں ان اُجاڑ راہوں کا
دفن ہیں مجھ میں حسرتیں لاکھوں
بن گیا ہوں مزار آہوں کا

غلط فہمی

کھتیاں[1] ہیں ابھی منڈیرے پر
پھر وہی بات مجھ کو جانے دو
سامنے تم ہو یا تصور ہے
ابھی اس کا یقیں تو آنے دو

ملاقات

اشک آنکھوں میں آ کے لوٹ گئے
لب تک آئی نہ تھی کہ بات گئی
ہو گئی تیز وقت کی رفتار
میں نے جھپکی پلک تو رات گئی

ل "کھتیاں" پنجابی میں "بنات النعش" یا پروین کو کہتے ہیں۔ میری نظر میں ایسے خوبصورت الفاظ اُردو میں جائز قرار دیے جا سکتے ہیں۔ (تنویر)

تفاوت

خود نگر وہ ہیں اور میں خود دار
کچھ الگ ان سے ہو گیا ہوں میں
وہ بھٹکتے ہیں راہ میں اب تک
اور منزل پہ کھو گیا ہوں میں

خود فریبی

رازِ اُلفت چھپا کے دیکھوں گا
کچھ نہ کچھ اب دکھا کے دیکھوں گا
اشک آتے ہیں کس طرح دیکھوں
آج پھر مسکرا کے دیکھوں گا

عرضِ حال

حال پوچھیں تو یہ کہیں ان سے
زندگی سے فریب کھاتے ہیں
جی رہے ہیں یہی غنیمت ہے
ورنہ مر مر کے سانس آتے ہیں

پریشانی

شامِ فرقت ہے اور تنہا ہوں
دور جیسے وہ اِک ستارا ہے
رات کٹتی ہے کس طرح دیکھیں
آج رو رو کے دن گزارا ہے

وجہ بے خوابی

یاد کرتا ہوں بھولنے کے لئے
اشک آتے ہیں پر نہیں روتا
خواب میں بھی نہ آ سکے کوئی
اس لئے رات بھر نہیں سوتا

پوچھتا ہوں

کس نے میرا قرار چھینا ہے
کون میری خوشی کو لوٹ گیا
دل جو تھا آئینہ محبت کا
کس کی نظروں سے گر کے ٹوٹ گیا

حیرانی

دور دھندلے سے گاؤں کے پیچھے
چاند برگد سے ہو گیا اونچا !!
اس طرح دیکھتا ہوں حیرت سے
جیسے مدت سے کچھ نہیں دیکھا

غم

کھل گیا جھیل میں کنول کا پھول
جیسے تخیل میں کسی کا خیال
غم کی مکڑی نے گوشۂ دل میں
بن رکھا ہے اداسیوں کا جال

محبت کا کھیل

حوض کی نازنیں سی لہروں کو !
چومتی ہے چھوئی موئی کی بیل
کہیں شعلے اٹھیں نہ پانی سے
آگ سے کھیلنا نہیں ہے کھیل

منظر

چاندنی رات - اور اجاڑ سرائے
چاند پیپل پہ آ کے اٹکا ہے
تارے بکھرے ہیں کس حسینہ نے
پیرہن آسماں پہ جھٹکا ہے

طنز

اس قدر پست کائنات میں بھی
اتنے عالی ہیں کیوں میرے جذبات
مجھ میں ہمت نہیں میرے معبود
چھین لے مجھ سے میرے احساسات

دوراہا

زندگی میں تیری محبت کا
اِک سہارا تھا وہ بھی توڑ دیا
بیم و اُمید کے دوراہے پر
مجھ کو قسمت نے لا کے چھوڑ دیا

دیوالی

یہ دیوالی کی رات اور تم دُور
ہر طرف جگمگا رہے ہیں دیئے
سرِ مژگاں چراغ سے روشن
آج میں نے بھی آنسوؤں سے کئے

عید

اپنی کھوئی ہوئی مسرت کو
اپنے اشکوں سے ڈھونڈ لاؤں گا
روٹھ بیٹھی ہے مجھ سے عید میری
آج رو کر اسے مناؤں گا

دیوانگی

سیپیاں چن رہا ہوں ساحل سے
سنگ چنتے ہیں جیسے دیوانے
روتے روتے میری حسیں آنکھیں
بن گئیں معبدوں کے ویرانے

وارفتگی

روشنی کہکشاں کی پھیلی ہے
جگمگاتے ہیں مرمریں تارے
میری آنکھوں سے ہو گئے جاری
نقرئی آنسوؤں کے فوارے

محویت

گہرے گہرے نقوش ماضی کے
ذہن سے یوں مٹا رہا تھا میں
بیٹھ کے ساحل چوپائی پر
ریت کے گھر بنا رہا تھا میں

احساسِ شباب

بے سبب چمن کے سیپیاں تنویرؔ
پھینکتا جا رہا ہوں پانی میں
سوچتا ہوں یہ خامشی کیسی
مجھ کو کیا ہو گیا جوانی میں!!

اختلاف

حسن کامل سمجھ لیا تم کو
اپنی نظروں پہ مسکراتا ہوں
اب جو دیکھا تو آپ اپنے کو
تجھ سے بڑھ کر حسین پاتا ہوں

گجردم

صبحدم چہچہے پرندوں کے
نیند سے جب مجھے جگاتے ہیں
نامکمل تصوراتِ حسیں
میرے اشکوں میں مسکراتے ہیں

وجدان

ایک سکتہ ہے چاند پر طاری !
کوہساروں کو غش سے آئے ہیں !
کھیت ! پگڈنڈیاں ! ندی ! نالے !
خواب میں جیسے مسکرائے ہیں

کسی کی آمد

پڑ گئی رات کی سیاہ نقاب
دن کی دلہن کے زرد چہرے پر
مجھ کو یہ دیکھنا ہے ! اب کیسے
روشنی آئے گی اندھیرے پر

تمنا

تھم گیا مینہ چھلک پڑے تالاب
ہنس پھرتے ہیں آج اٹھلاتے
کھل گئے ہیں کنول کے سیمیں پھول
کاش ایسے میں تم بھی آ جاتے

یادِ رفتہ

قوس نکلی ہے تھم گئی برسات
دُور تک کھیت لہلہاتے ہیں !
آج سب میرے دوست اور احباب
مجھ کو رہ رہ کے یاد آتے ہیں

اعتراف

میں نے جذبات کے گلستاں سے
جن کے نغموں کے پھول برسائے
اپنی قسمت پہ کیوں نہ ہوں نازاں!
لوگ جو میرے دور میں آئے

انقلاب

جس کو تم انقلاب کہتے ہو
اِک ورق ہے میرے فسانے کا
میں تو خود ہی بدل گیا تنویرؔ
رنگ بدلا نہیں زمانے کا

سعی لاحاصل

کام لیتا ہوں ضبط سے تنویرؔ!
ہر مصیبت کو جھیلتا ہوں میں !
اِک تماشا ہے سعی لاحاصل
آپ اپنے سے کھیلتا ہوں میں

مجبوری

لوگ ہنستے ہیں میری حالت پر
اشکِ غم مسکرا کے پیتا ہوں
زندگی ! زندگی نہیں تنویرؔ
پھر بھی مجبور ہو کے جیتا ہوں

ستم ظریفی

دور تک جا کے اور آخر کار
دھوپ پر چھا گئے گھنے سائے
ہو گئیں میری کوششیں بے کار
تم میرے ہاتھ کیوں نہیں آئے

مسلک

میرا مسلک جدا ہے دنیا سے
درد ہے درد ، زندگی میری
مسکراتا ہوں مسکرانے پر
اب ہنسی بھی نہیں ہنسی میری

التجا

ڈال دے آ کے میری گردن میں
نرم و نازک سی ریشمیں باہیں
طے کریں آ ؤ مل کے ہم دونوں
زندگانی کی یہ کٹھن راہیں

محبت

کوئی منظر جو دیکھ لیتا ہوں
اشک بے اختیار بہتے ہیں
ہوش قائم نہیں ہیں بتلاؤ
کیا محبت اسی کو کہتے ہیں ؟

کشمکش

دن گذرتا ہے، چھوڑ کر آہیں
رات آتی ہے، اشک برساتی
زندگی اِک ہجوم ہے غم کا
اس سے بہتر تھا موت آ جاتی

وِداع

جا رہے ہو تو اِتنی مہلت دو
اپنی حالت کا جائزہ لے لوں
ہاں خدارا ذرا ٹھہر جاؤ!
دل کو جھوٹی تسلیاں دے لوں

بانٹ

کچھ تسلی ہو چاہتا ہوں میں
اشک خونیں کا بانٹ دوں حصہ
جس کو دیکھوں اُسے سنا ڈالوں
اپنے دورِ شباب کا قصہ

بے اعتباری

بارہا آزما کے دیکھا ہے
اب سہارے سے لڑکھڑاتا ہوں
کوئی دیتا ہے آسرا جس دم
سچ جو پوچھو تو کانپ جاتا ہوں

فراغت

وہ جوانی کے شوق کھو بیٹھا
ہر تبسم کو آج رو بیٹھا
تاکہ طوفاں کا خوف ہی نہ رہے
اپنی کشتی کو خود ڈبو بیٹھا !

مطالعہ

رہگذر پر اُداس بیٹھا ہوں
لوگ آتے ہیں اور جاتے ہیں
بے نہایت ستم کے افسانے
مجھ کو رہ رہ کے یاد آتے ہیں

اشک

ہیں میرے راز ان کے سینے میں
اشک دل سے نکل کے آتے ہیں
اس امانت کی تاب کیا لائیں
آ کے آنکھوں میں ٹوٹ جاتے ہیں

اجنبیت

شدتِ فکر سے بسا اوقات
اپنی ہستی کو بھول جاتا ہوں !
غیر تو غیر اب یہ حالت ہے
آپ اپنے کو غیر پاتا ہوں

رات گئے

جھٹپٹے کی اداسیوں میں پھر
جھلملاتا ہے خوشہء پرویں
تھک کے وہ سو گئے ہیں پہلو میں
بے سبب ہو گیا ہوں میں غمگیں

مذاق

نیم کی ٹہنیوں سے کچھ اونچا
مضمحل چاند مسکراتا ہے
میں سمجھتا ہوں آج ہر منظر
جیسے میری ہنسی اُڑاتا ہے

ہم نوائی

شام کو لوٹتے ہوئے ملاح
جب کبھی مل کے گیت گاتے ہیں
تار جتنے بھی ہیں میرے دل کے
سب بیک وقت جھنجھناتے ہیں

تغیر

بے نیازی کا اب وہ دور کہاں
ہائے وہ دن نہیں وہ رات نہیں
مسکراتا ہوں دل نہیں ہنستا !
بات کرتا ہوں پر وہ بات نہیں

درحقیقت

جانتا ہوں کہ جا رہے ہیں آپ
کون کہتا ہے مجھ کو ہوش نہیں
ہو گئے خشک آتش غم سے
اس لئے آنسوؤں میں جوش نہیں

غم پسندی

میں سمجھتا ہوں میری قسمت کو
ایک غم تھا جو راس آیا تھا
اشک تھمتے نہیں ہیں اب تنویرؔ
آج بھولے سے مسکرایا تھا

انتہا

ہو گیا ختم زندگی کا سفر
شکر ہے تیرا اے مرے معبود
آخر کار تھک کے بیٹھا ہوں
آ گئی میری منزلِ مقصود

فریب نظر

جلوۂ بے حجاب کچھ بھی نہیں
ہے بذاتِ خود اک حجاب نگاہ
چشم بینا نہیں ہے دھوکا ہے
یہ فریب نظر ! معاذ اللہ

یاد

مینہ کے چھینٹے پڑے ہیں شیشوں پر
ملگجے ہو گئے ہیں نظارے
میرے تخیل پر اُبھر آئے
عہد ماضی کے واقعے سارے

حیرت

چاند کے پاس سانولے بادل
آئے اور آ کے ہو گئے رنگیں
پا کے تیرے حسیں تصور کو
پھر بھی رہتا ہوں اس قدر غمگیں

پاسِ ادب

میرے ہر اشک میں ہے تیرا راز
کھل نہ جائے یہ راز ڈرتا ہوں
یہ بھی پاسِ ادب ہے اشکوں کو
مسکراہٹ میں جذب کرتا ہوں

اِمتحاں

سانسیں اُلجھیں گی گنگناؤں گا
اشک آئیں گے مسکراؤں گا
آج دل میں یہ ٹھان رکھی ہے
اپنی جرأت کو آزماؤں گا

گستاخی

سروری کیا ہے بندگی کیا ہے !
یہ معمہ ہے بے نیاز کشود
تیرے انصاف کے ترازو میں
کچھ توازن نہیں مرے معبود !

درسِ عبرت

آسماں پر بھٹک رہے ہیں کیوں
سرمئی بادلوں کے دو ٹکڑے !
میری آنکھوں میں دیکھ لیں اے کاش
نقش اجڑی ہوئی محبت کے

درگزر

چھوڑ بھی دو میری کلائی کو!
جب وہ کہتے ہیں چھوڑ دیتا ہوں
میں وگرنہ وہ ہوں کہ مستی میں
ساعد برق موڑ دیتا ہوں

شوق دیوانگی

میرے احساس کا تخیل پر
اک دھندلکا ہے وہ بھی چھٹ جائے
ہوش آجائے گا اگر تنویرؔ
زندگی بے ہوشی میں کٹ جائے

افسانہ

دو ہی لفظوں کا تھا یہ افسانہ
جو سنا کر خموش ہو بیٹھا
ابتدا یہ کہ تم کو پایا تھا
انتہا یہ کہ خود کو کھو بیٹھا

فرض ناشناسی

پرشکن ہے افق سمجھتا ہوں
جیسے فطرت نے مجھ کو گھورا ہے
جس کو گانے جہاں میں آیا تھا
ہائے وہ گیت ابھی ادھورا ہے

نادانی

اپنی آنکھوں کے بھر کے پیمانے
کون ہے اب کے دکھاتا ہے
تجھ کو کیا ہو گیا ہے دیوانے
دن کو کوئی دیے جلاتا ہے

لے دے کے

ان کے جانے سے انقلاب آیا
اب نہ دن ہے میرا نہ رات میری
ان ستاروں پہ ہے مدار حیات
چند آنسو ہیں کائنات میری

یادِ وطن

رات ہے مضمحل ، فضا ساکن
آ رہی ہے مجھے وطن کی یاد !
جس کے جنت بدوش ویرانے
مرے سجدوں نے کر دیئے آباد

قبرستان

دوپہر اور اجاڑ قبرستان
مرقدوں پر سکوت ہے طاری
پڑھ رہا ہوں ہر ایک لوحِ مزار
اور آنکھوں سے اشک ہیں جاری

رہرو

کہر غم میں ہے زندگی کا جہاز
اور جوانی کا پرخطر طوفاں !
ہے کہاں میرا ساحل اُمید
جا رہا ہوں مگر نہ جانے کہاں

اسفاق

چھین لی میری سادگی مجھ سے
یہ جوانی نے مجھ پہ ظلم کیا
میں کہ طوفاں سے کھیل سکتا تھا
جانے ساحل پہ کیسے ڈوب گیا

خاموش گفتگو

لی جو کروٹ تو چوڑیاں کھنکیں
پھول گجرے بکھر گئے سارے
جانے کیا کہہ گئے ستاروں سے
اوڑھنی پر ٹکے ہوئے تارے

بہاروخزاں

دل کا ہر زخم بن گیا ہے پھول
اور نکھرا ہے رنگ داغوں کا
اشک آتے نہیں ہیں آنکھوں میں
جل گیا تیل ان چراغوں کا

نصیحت

کارواں آپ کے تصور کا
میرے تخیل پہ اتر آیا
ان کے ہمراہ تم نہ چل دینا
میں نے نادان دل کو سمجھایا

اب بھی

ان کو بھولے ہوئے زمانہ ہوا
کیوں تغیر نہیں ہے جینے میں
سانس لیتے ہوئے بسا اوقات
درد ہوتا ہے میرے سینے میں

نمودِ صبح

پو پھٹی ہے تو رو رہے ہیں وہ
میرے زانو پہ رکھ کے اپنا سر
چھن کے پیپل کے زرد پتوں سے
روشنی پڑ رہی ہے چہرے پر

فریب

وادیٔ زندگی میں بھی تنویرؔ!
ہر قدم پر ہیں کیوں نشیب و فراز
جس کو ہم انتہا سمجھتے ہیں
وہی ہوتا ہے شوق کا آغاز

ایک منزل

بات کچھ بھی نہیں مگر پھر بھی
دل خدا جانے کیوں بھر آتا ہے
ایسی حالت میں ہوں کہ جب انساں
آپ اپنے پہ رحم کھاتا ہے!

سادگی

یہ مذاق خرد معاذ اللہ
اس فریب وفا کے کیا کہنے
مجھ سے یہ زندگی میں بھول ہوئی
سب کو اپنا سمجھ لیا میں نے

تعلق

تیری مست انکھڑیوں میں سوئے ہیں
خواب میری حسیں جوانی کے
آنکھ میں آنسوؤں کو رہنے دے
یہ ہیں ٹکڑے میری کہانی کے

سوچو

اشک آنکھوں میں بن کے آئی ہے
یاد بھولے ہوئے زمانے کی !!
ابتدا کس قدر حسیں ہوگی
جب یہ ہے انتہا فسانے کی

آنکھیں

دو فسانے ہیں عہد ماضی کے
آپ کی یادگار ہیں آنکھیں
دفن ہیں ان میں آنسوؤں کے راز
حسرتوں کے مزار ہیں آنکھیں

موت ا

اتنی مہلت نہ تھی کہ گھر بیٹھوں
زندگی کر چکا سفر میں تمام
اب نہ آنا ہے اور نہ جانا ہے
موت ہے آخری سفر کا نام

آرزو

دھندلے دھندلے سے معبدوں کے کلس
بادلوں کے پرے کھڑے ہیں اُداس
میری حالت کا جائزہ لیتے
کاش ایسے میں تم بھی ہوتے پاس

سزا

ایک ایسا بھی وقت ہوتا ہے
شرم آتی ہے مدعا کہتے
کیا قیامت ہے جب یہ آنسو بھی
درِ خور اعتنا نہیں رہتے

اے کاش

کاش تم بھی یہ کرسکو محسوس !
جب کبھی دونوں وقت ملتے ہیں
ذہن پہ رقص کرتی ہے اک یاد
اور تصور کے تار ملتے ہیں !

اعترافِ شکست

کس کی تقدیر میں ہوا شامل
یہ تبسم بھی رو رہا ہے مجھے
مجھ کو غم سے بڑی محبت ہے
اب یہ محسوس ہو رہا ہے مجھے

پہیلی

آسماں پہ اٹھی ہے کس کی نظر
کس کے سر سے ڈھلک گئی ساری
کون اپنے پہ ناز کرتا ہے
کس نے دیکھی ہے میری خودداری

رہزن

سیپیوں سے لڑھک گئے موتی
مری آنکھوں سے اشک ٹوٹ گئے
راز دل کو بھی ساتھ لے ڈوبے
راہ رو رہنما کو لوٹ گئے

تنویر

کھویا کھویا سا شاعر خاموش
خانہ بردوش ، کارواں برباد
جس کی سانسیں نہیں ہیں آہیں ہیں
جس کے ہونٹوں پہ خامشی فریاد

زہر خند

ہو گئے مست چمنیوں کے دھوئیں
تھک کے لوٹے ہیں کام سے مزدور
وہ کھڑی مسکراتی ہے فطرت
دور حد افق سے بھی کچھ دور

بگلے

کس نے شعلے پہ دیکھی ہے شبنم
کس نے بجلی سے پائے ہیں تنکے
مسکراتا ہے کیوں جوانی میں
یہ تبسم ہیں تیرے دو دن کے

آب و آتش

وہ افق پر غروب کا منظر
آگ میں جل رہے ہیں نظارے
پھر تصور میں پھوٹ نکلے ہیں
تیری یادوں کے تیز فوارے

میرے موسم

بوند پانی میں بہہ گئی دنیا!
دل بھی آنسو کے ساتھ ٹوٹ گیا
تھم گئے اشک رک گئیں سانسیں
کون آب و ہوا کو لوٹ گیا

مرہم

تلملاتا ہوں اُف نہیں کرتا
اس تحمل کی داد تو دیتے
تم نے کانٹا اگر چبھویا تھا!
ایک پتی چبھن پہ رکھ دیتے

بھائی

آشیاں سے اڑے تھے دو طائر
اک قفس میں ہے دوسرا آزاد
خانہ برباد کا جہاں آباد
خانہ آباد خانماں برباد

مطربہ سے

مطربہ چھیڑ کوئی ایسا راگ
جس سے نغموں کی رو میں بہہ جاؤں
ہو کے تحلیل اس ترنم میں
آپ اک گیت بن کے رہ جاؤں!

ندیم سے

ہمہ تن چشم انتظار ہوں میں
اور ہے سرگزشت طور و کلیم
مجھ سے یہ لن ترانیاں کیسی
آزما دیکھ مجھ کو میرے ندیم!

کسی سے

کاش احساس تجھ کو ہو جائے
کس کی رحمت کا تجھ پہ سایہ ہے
لوگ کیوں تیرا طواف کرتے ہیں
کس نے کعبہ تجھے بنایا ہے

بے اعتنائی

مجھ کو اپنی خودی کے دھارے پر
کشتیِ حسنِ ظن کو کھینے دے
مجھ سے خود اعتمادیاں مت چھین
یونہی مغرور مجھ کو رہنے دے

انسداد

مجھ کو نادانیوں سے الفت ہے
ہے نمائش یہ میری آگاہی
میں نے اپنے جنوں کے دھارے کو
دے رکھی ہے خرد کی ایراہی

اسیری

دور چھائے ہیں دودھیا بادل
رُت بسنتی ہے دن سہانا ہے
جانے کیا رنگ ہے گلستاں کا
اب قفس میرا آشیانہ ہے

عید

آپ اپنے سے دور ہوں تنویرؔ
بے کسی ہے کہ مجھ پہ چھائی ہے
میں نے دیکھا نہیں سنا ہے ضرور
لوگ کہتے ہیں عید آئی ہے!

تمسخر

دور سورج کے ڈوب جانے سے
سانولے ہوگئے ہیں نظارے
میری حالت پہ مسکراتے ہیں
بادلوں سے نکل کے دو تارے

انفرادیت

میں نے دیکھا کہ ہر نئے غم سے
میری فطرت نے حظ اٹھایا ہے
بے سبب سوچ سوچ کر تنویرؔ
میں نے خود غم کو غم بنایا ہے

تعلّی

آسماں بھر گیا ہے تاروں سے
میری آنکھیں ہنوز خالی ہیں
غم نہ ہو تو اداس رہتا ہوں !
میرے احساس کتنے عالی ہیں

انتظار

آ گیا گاؤں میں بہار کا دور
لہلہاتے ہیں کھیت سرسوں کے
صبح سے شام ہو نہیں سکتی
اب تو دن ہو گئے ہیں برسوں کے

پھر

وہی انداز، ہاں وہی انداز
میرے سینے پہ رکھ کے اپنا سر
پوچھو لِللہ مجھ سے پھر پوچھو
ایسے میں کوئی دیکھ پائے اگر

حسرت

مسکرائے گا، جو میرے دل پر
غم کے نقش و نگار دیکھے گا!
اپنے یہ داغ کس کو دکھلاؤں
کون میری بہار دیکھے گا!

میں نے دیکھا

چوم کر سطحِ آب کو چھتکی
حوض میں دائرے بناتی ہے
اور نغموں کی بارشیں کرتی
دور جاجا کے لوٹ آتی ہے

فکر

رات کی اوسلی فضاؤں میں
سیٹیاں چھیڑتے ہیں جب جینے
سوچتا ہوں بہ ایں ہمہ احساس
کون دے گا مجھے یہاں جینے

مستی

اپنی ہی مے سے مست ہوں جب سے
میرے دل میں ہیں لاکھ میخانے
نشہ ہے گر شراب میں تنویرؔ
کیوں نہیں ناچتے ہیں پیمانے

ہستی

اصل ویرانگی ہے آبادی!
میری دنیا اجڑ کے بستی ہے
ہست کہتا ہوں مست رہنے کو
میری مستی کا نام ہستی ہے

کھنک

موتیا رنگ، سپیا ساڑھی
کانچ کی چوڑیاں ہیں ہاتھوں میں
رک سی جاتی ہیں وقت کی نبضیں
جب کھنکتی ہیں پچھلی راتوں میں

شکوہ

اپنے مرحوم غم کی یادوں میں
میری آنکھوں سے اشک ٹوٹے ہیں
اے مسرت کے لوٹنے والے
کیوں میرے درد تو نے لوٹے ہیں

تبسم

کیا تبسم اسی کو کہتے ہیں
کیا یہی شان خود نمائی ہے
ساری دنیا مرے تخیل کی
تم ہنسے ہو تو مسکرائی ہے

چار عنصر

حسن ، حسن نظر کا آئینہ
عشق، میرے جنوں کا شیرازہ
وصل، حاصل ہے شوق بے حد کا
ہجر ، ذوق طلب کا خمیازہ

شوق

دار پر کوئی رقص کرتا ہے
ہے کسی کا لباس عریانی
ایک تصویر ہی کے دو رخ ہیں
نقش بہزاد و صنعت مانی

پیغمبر

تیرا پیغام لے کے سینے میں
کوئی رسوا ہوا سر بازار
کوئی وستو میں بن گیا گوتم
کوئی گوکل میں سانولا اوتار

سوال

کس کی آواز لن ترانی تھی
طور پر کون مسکرایا تھا
بن کے فرمان قم باذنی کا
لب عیسی پہ کون آیا تھا

وحدانیت

بانسری ہو، کہ لحن داؤدی
مدعا کیا ہے ایک ہی پیغام
کوئی کہتا ہے رام، کوئی رحیم،
ایک جلوے کے رکھ دیئے دو نام

دادخواہی

کس نے برگد کی چھاؤں میں تنویرؔ
دور سے بانسری بجائی ہے
آگ سی لگ رہی ہے سینے میں
سانولے کرشن ! کی دہائی ہے

الہام

فضا پہ کس نے ستاروں کی پھلجھڑی چھوڑی!
یہ کس کے جلوؤں سے روشن ہے ماہ کی قندیل
براہ راست میری گفتگو ہے فطرت سے
نہیں ہے میرے تکلم کو حاجت جبریل

فطرت

رات کو مہکا رہی ہے روحِ رنگ و آب و گِل
جلوہ آرا ہے فضا میں چاندنی کا شہر یار
عطر چھڑکاتی ہوا چلتی ہے اٹھلاتی ہوئی
پڑ رہی ہے آسماں سے مست کرنوں کی پھوہار

شام

یہ شام بو قلمونی یہ تیرتے بادل
اُفق کو چھید رہے ہیں شعاؤں کے بھالے
یہ ابر پارے ہیں گردوں پہ یا کوئی نداف
اڑا رہا ہے فضاؤں میں روئی کے گالے

رومان

گندھے ہیں کاکل مشکیں میں موتیے کے پھول
فضائیں عطر حنا کی مہک سے مہکی ہیں
تھما ہوا سا تبسم ہے سرخ ہونٹوں پہ
اسی تصور رنگیں میں کھو گیا ہوں میں

تاثرات

ہو گئیں ریوڑ کے جانے سے چراگاہیں اداس
گرد سے دھندلی ہیں بل کھاتی ہوئی پگڈنڈیاں
گم ہوئے جاتے ہیں نظارے مسرت کی طرح
ذہن پر ابھرے چلے آتے ہیں ماضی کے نشاں

دُعا

وہ گھاٹیوں سے اٹھے پربتوں کے دل کے بخار
یہ بادلوں نے مسرت کے اشک برسائے
ہر اک نظارے پہ طاری ہے خود فراموشی
خدا کرے کہ میرے دل کو بھی قرار آئے!

وابستگی

ادھر گھٹاؤں میں بجلی کی چھٹ گئی نبضیں
بڑے ہی زور سے بادل کا دل دھڑکتا ہے
ادھر یہ دل ہے جو غم کے اجاڑ راہوں پہ
کسی مسافر تنہا کی طرح چلتا ہے

ایک بھول

رات آدھی ہو چکی بیٹھا ہوں شیشم کے تلے
ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں موتیا تاروں کے پھول
بھولتا ہوں لاکھ لیکن یاد آتی ہے مجھے !
ہو گئی تھی نوجوانی میں جو مجھ سے ایک بھول !

دعوت

برس کے کھل گئے بادل ، بکھر گئے تارے
نکل کے پانی سے مینڈک ملہار گاتے ہیں
یہ رنگ و بو ، یہ مناظر ، یہ درد ناک سے گیت
سمجھ رہا ہوں کہ جیسے تمہیں بلاتے ہیں

ہجرت

سسک رہی ہیں ہوائیں اداس ساون کی
وطن سے دور بہت دور جا رہا ہوں میں
یہ کیا ہے، کیوں ہے، مجھے کچھ خبر نہیں لیکن
نہ جانے کس لئے آنسو بہا رہا ہوں میں

چراغاں

جگمگاتی ہے جہاں پر آج دیوالی کی رات
آسماں پر ہو گئے روشن ستاروں کے دیئے
آپکی یادوں کے دیپک اپنے داغوں کے چراغ
میں نے اپنی محفلِ تخیل میں روشن کئے

حکایت

اتر گیا ہے شب عیش کا حسیں چہرہ
کھڑی ہے ساکت و حیران شمع کافوری
میں دیکھتا ہوں کہ اجزا ہیں اک فسانے کے
یہ میری اشک فشانی یہ تیری مجبوری

منظر

پھسل رہے ہیں اندھیرے فضا کے دامن پر
یہ سوندھی سوندھی مہک ہل زدہ زمینوں کی
لہو بہار کا چوسا ہے لالہ زاروں نے
موئے لوٹی ہیں انگڑائیاں حسینوں کی

گاؤں

وہ مینہ کے بہتے ہوئے مٹمیلے سے پانی میں
بڑے ہی شوق سے چرواہیاں نہاتی ہیں
کسی گدڑیے نے وہ دور بانسری چھیڑی!
یہ جھوم جھوم کے ساون کے گیت گاتی ہیں

تحفے

اب کہاں بچپن کی وہ معصوم و سادہ شوخیاں
شدت احساس سے وہ روشنی سنولا گئی
چند آہیں، چند آنسو، چند بکھرے سے خیال
لے کے سوغاتیں ہماری نوجوانی آ گئی

وہ لمحات

یاد ہے جب باتوں میں گزر جاتی تھی رات
اس قدر اک دوسرے میں محو ہو جاتے تھے ہم
وقت کی پابندیاں، جذبات میں حائل نہ تھیں
کیا خبر تھی کس طرح کس وقت سو جاتے تھے ہم

وہ فسانے

کھو گئے ہیں نقرئی تارے کسی کی یاد میں
شبنمی جھونکے میرے اشکوں کو گرمانے لگے
وہ ادھورے سے فسانے جس کے ہم کردار تھے
وہ فسانے جانے کیوں رہ رہ کے یاد آنے لگے

محوِ خیال

ایک سناٹا سا طاری ہے فضائے دہر پر!
چونک کر نیندوں سے اکثر پھڑ پھڑاتے ہیں طیور
ماہِ ویراں جا رہا ہے جانے کس منزل کی سمت
سوچتا ہوں کس طرح جیتا ہوں رہ کے تم سے دور

بے خبری

رات کی رانی نے مہکائی ہے بھیگی سی فضا
چاند کی کرنیں نم شبنم سے بوجھل ہو گئیں
جھینگروں نے بند کر دی ہیں مسلسل سیٹیاں
میرے سینے پر وہ رکھ کر ہاتھ اپنا سو گئیں

آوازیں

دو یخ بستہ پہاڑوں کی روپہلی چوٹیاں
رفتہ رفتہ چاندنی کے ساتھ روشن ہو گئیں
دور جا کر سارسوں کے گیت مدھم پڑ گئے
میرے پہلو میں وہ باتیں کرتے کرتے سو گئیں

شغل

اٹھی ہے نیلے پہاڑوں سے سارسوں کی قطار
تھرک رہے ہیں دھند لکے حسیں نظاروں کے
ہوا پہ بادلوں کے کارواں بھٹکتے ہیں!
زمیں پہ قافلے ٹھہرے ہیں کوہساروں کے

تشبیہات

کہکشاں ہے یا فضا میں بہہ رہی ہے رودِ نیل
چاندنی حسنِ زلیخا کی طرح بیمار ہے!
دیدۂ یعقوب ہے یا حوض میں تارے کا عکس
چاند ہے یا یوسفِ کنعاں سرِ بازار ہے

○

جگمگاتا ہے کفِ موسیٰ کی طرح آسماں
کوہساروں نے دکھایا ابنِ مریم کا وقار!
سرو کی چوٹی پہ رقصاں ہے ستارا صبح کا
یا فلک دہرا رہا ہے قصۂ منصور دار

○

فضا کی دوش پہ بکھرے ہیں رات کے گیسو
فلک پہ تارے ہیں یا کرچیاں نگینوں کی
ہر ایک جھونکے سے یوں ڈالیاں لچکتی ہیں
قدم قدم پہ کمر جیسے نازنینوں کی

تھم گئی چیخیں رہٹ کی اور پھر وقفے کے بعد
دفعتاً آہ وفغاں کی یوں صدا آنے لگی
بھائی کی میت پہ جیسے کوئی دکھیاری بہن
چند لمحوں کے لئے چپ ہو کے چلانے لگی

○

جا رہی ہے ریل گاڑی اور نیلے کوہسار
دور ہوتے ہوتے ہو جاتے ہیں نظروں سے نہاں
رفتہ رفتہ واقعات زندگی کو جس طرح
وقت کی رفتار کر دیتی ہے بے نام ونشاں

○

دور اک گوشے میں کوئل چیخ اٹھی زور سے
یوں خموشی چھا گئی آواز تھام جانے کے بعد
جیسے شوہر کی لحد پر کوئی بیوہ نو عروس
خود بخود کچھ سوچنے لگتی ہے چلانے کے بعد

○

کانپ کر گم ہو گیا سورج افق میں وقت شام
روشنی جس طرح تاریکی میں مل کر کھو گئی!
جس طرح اک مرنے والی ماں نے بچے کی طرف
انتہائے غم سے دیکھا اور رخصت ہو گئی

○

کپکپاتے ایک ننھے سے حسیں تارے کا عکس
کانپتا ہے جھیل کی گہرائیوں میں اس طرح
عہد ماضی کے کسی رنگین افسانے کی یاد
کروٹیں لیتی ہے اک بیتاب دل میں جس طرح

○

ہر طرف پھیلی ہے سرسوں اور دوشیزہ کوئی
سرخ جوڑا زیب تن یوں پھر رہی ہے کھیت میں
نرم و نازک مخملیں سی بیر بہوٹی کی طرح
صبح دم پھسلی چلی جاتی ہے ٹھنڈی ریت میں

○

اس طرح پچھلے پہر کا منحنی کمزور چاند
ہر طرف بکھرے ہوئے تاروں میں گھر کر رہ گیا
جس طرح اک مرنے والے نوجواں کی لاش پر
جمع ہو جاتے ہیں ہمسائے، عزیٰ و اقربا

○

ڈوبتے ہوئے سورج کی کرنوں سے افق پر وقت شام
قرمزی ہوتے چلے جاتے ہیں بادل سار بر
موت سے کچھ دیر پہلے جس طرح کچھ سرخیاں
دوڑ جاتی ہیں اچانک چہرہ مدقوق پر

○

تشنگی سے خشک ہے معصوم سوسن کی زباں
خاک و خوں میں لوٹتے ہیں طفل ہائے یاسمیں
جل رہے ہیں رنگ کی آتش سے لالے کے خیام
صحن گلشن بن گیا ہے کربلا کی سرزمیں

○

بھولے بسرے سے چند افسانے
اس طرح آج مجھ کو یاد آئے
خشک پتوں کو جیسے ساحل پر
لہر کوئی بہا کے لے آئے

○

ذہن پر ہیں نقوش ماضی کے
یا فلک پر ہیں بادلوں کے داغ
جھلملاتے ہیں اسطرح تارے
گاؤں میں جیسے مفلسوں کے چراغ

○

دیکھ کر اضطراب بھنورے کا
یوں لجاتی ہے اک حسیں سی کلی
جیسے دلہا سے کچھ نئی دلہن
کہنے لگتی ہے کہہ نہیں سکتی

○

تیرتی ہے ہوا کی لہروں پہ
دور کوئل کی دکھ بھری آواز
جھنجھناتا ہے دیر تک تنویر
تار کے ٹوٹنے سے جیسے ساز

○

اس طرح گھومتا ہوا گرداب
آپ ہی اپنے سے الجھتا ہے
جیسے دشنام سے جواں مفلس
اپنے غصے کو ضبط کرتا ہے!

○

مجھ پہ ان آنسوؤں کی شدت سے
دفعتاً چھا گیا ہے یوں سکتہ
جیسے بھرپور ہو مگر پھر بھی
کھل کے بادل برس نہیں سکتا

○

وہ بہت دور اک حسیں تارا
اس طرح کانپتا ہے رہ رہ کر
جیسے کم سن یتیم ، راتوں کو
سہم جاتا ہے خواب میں اکثر

○

سنسناتی ہوا کے جھونکوں سے
پیڑ سے یوں گرا ہے اک پتہ
جیسے سائل کے مانگنے پہ امیر
پھینک دے اک حقیر سا سکہ

○

جھڑ کے ٹہنی سے خشک سا پتہ
حوض میں گر کے یوں پھسلتا ہے
مدتوں کے مریض کا جیسے
دھیرے دھیرے سے دم نکلتا ہے

○

ہر نئے واقعے سے پچھلے کو
بھول جاتا ہے اس طرح انساں
جیسے آندھی کوئی مٹا ڈالے
ریت سے نقش کارواں کے نشاں

○

مسکراتی فضا پہ ماہ تمام
دھیرے دھیرے بلند ہوتا ہے
یوں سسکتے ہیں شبنمی جھونکے
دور سے جیسے کوئی روتا ہے

○

سبز ساڑھی سے یوں نکھر آیا
بھولا بھالا وہ زرد سا چہرہ
جیسے باد صبا سے کھلتا ہے
سبز پتوں میں پھول نرگس کا

○

پھر تصور میں کھو گیا تھا میں
کچھ نہ پایا تو اشک بھر آئے
جیسے تتلی کے پیچھے اک بچہ
دور تک جائے اور پلٹ آئے

○

اجلی ساری پہ زیب دیتی ہے
حاشیہ کی یہ زرد گلکاری
رنگ میں امتزاج ہے ایسے
دودھ میں جیسے شہد کی دھاری

○

کھنچ گئی ہے افق کے دامن پر
سرمئی بادلوں کی ایک لکیر
یا جواں مرگ اک مصور کی
نا مکمل ہی رہ گئی تصویر

○

وہ پہاڑوں کی گود میں تنویرؔ
ایک ویراں سا گاؤں ہے آباد
جیسے میرے حسیں تصور میں
چند اجڑے ہوئے دنوں کی یاد

○

دور بدلی اٹھی ہے ساون کی
یا کوئی پوربی دلہن آئی !
اس طرح تن گئی ہے قوس قزح
جیسے فطرت نے لی ہے انگڑائی

○

رنگی تتلیوں کا منڈل ہے
مہکی مہکی ہوئی فضاؤں میں
اڑتی ہیں جیسے منتشر ہو کر
پھول کی پتیاں ہواؤں میں

○

آگ میں بلبلے نہیں ہوتے
شعلے اٹھتے نہیں ہیں پانی سے
راکھ میں پھول کھل نہیں سکتے
کچھ نہ پاؤ گے اس جوانی سے

جمود

ہوا خاموش، ہر شے منجمد
فضا جیسے نظر آتی ہے خالی
یہ بادل برف کے تودے ہیں گویا
بنا ہے آسمان قطب شمالی

○

کلیم لالہ و گل ہوں چمن میں
حکیم رنگ و بو کہتے ہیں مجھ کو
یہ میری نے نوازی کا اثر ہے
کہ رند قبلہ رو کہتے ہیں مجھ کو

میرا ہر گیت ہے اک شعلہ نو
میرے نغمے سرود جاودانی
میں اپنی آگ میں خود ہی جلونگا
جوانی میری دیپک کی جوانی

○

میں نے تو یہ آنسوؤں کی شراب
اپنے دل کے لہو سے کھینچی ہے
گلبدامن زمیں تصور کی
اسی پانی سے میں نے سینچی ہے

پنجابی

○

جدوں ہولی جئی لیناایں میراناں
میں تھاں مرجانی آں

خورے کہیہ اکھاں نال کرناایں سوال وے
کنبدی جوانی آوندے دل وچ بھوچال وے
ہندا براحال تینوں واسطہ ای ودھ نہ آگاں
میں تھاں مرجانی آں

مرداں دے وعدے جھوٹھے جھوٹا ہندا پیار وے
کردے محبتاں — قول جاندے ہار وے
کہیہ اعتبار — جدوں کہندیاں نے میںنوں سکھیاں
میں تھاں مرجانی آں

سُن اے توں کوک میری سن کدی ہوک وے
میرے نال ایہوجہیا کرنہ سلوک وے
جندڑی ملوک — ایڈی گھٹ کے نہ پھڑ میری بانہہ
میں تھاں مرجانی آں

(آت خداداوری)

○

چنی کیسری تے گوٹے دیاں دھاریاں
رُتاں میلاں دیاں آیاں
تینوں دین ودھائیاں - سیاں ساریاں
چنی کیسری تے......

نیویں نظراں چ شرماں نے گھلیاں
ادھ کھلیاں نے رانگلیاں بلہیاں
گوری وچوں وچ ہسے
گل دل نہ دسے
نویں چاواں دیاں اکھاں چ خماریاں
چنی کیسری تے گوٹے......

تھندا رنگ پیا گھنڈ وچوں پھٹ دا
تک سوہنیاں دامان پیا ٹٹ دا
سوہا چوڑا چھنکاوے
گانا وینی چ سہاوے
کولے ہتھاں اتے مہندیاں شنگھاریاں

چنی کیسری تے.......

دن گن گن آیاں شبھ گھڑیاں
مکھ چم دیاں سہرے دیاں لڑیاں
لاڑا گھوڑی اتے پھبے
اج تکدیاں سبھے
جتھوں لنگھدا اے کھل دیاں باریاں
چنی کیسری......

چھڈ چلی ایں توں پیکے دیاں گلیاں
تیرے ہان دیاں رہ گیاں نی کلیاں
تینوں ڈولی وچ پایا
تیرا شگن منایا
بکاں بھر بھر پھلاں دیاں واریاں
چنی کیسری تے گوٹے دیاں دھاریاں

○

گورئیے نی پیار والے پینڈے جد پئیں گی
رب دی سونہہ لکھ دی ایں لکھ دی نہ رہیں گی

کرنی ایں کاہنوں ایڈا عاشقاں نوں تنگ نی
لبھ دی پھریں گی ساہنوں بھائی تے مڑنگ نی
اسیں جے نہ لبھے وس ڈاہڈایاں دے پئیں گی

راجے نہ منیں تے میں کراں گل حق دی
ساڈے دل کدی وی توں ہس کے نئیں تکدی
اک واری تک مڑ تک نہ بشک دی
حسن تے غرور ایڈا کر کے کیہہ لیئں گی......

اتھری جوانی دیاں سدھراں ناں توڑنی
جھلیئے جے تینوں سچی خوشیاں دی لوڑ نی
بھانویں کجھ ہووے کہنا دل دا نہ موڑ نی
کسے دی نہ من نئیں تے چکراں چ پئیں گی
رب دی سونہہ لکھ دی ایں لکھ دی نہ رہیں گی

○

اپنا بنا لے مینوں تمیں تے مرجاواں گی
کرنی آں وعدہ پورا کر کے وکھا واں گی
اپنے توں بہتا تیرا رکھاں گی خیال میں
کھاویں گا جے ٹھیڈا کدی لوواں گی سنبھال میں
جتھے جتھے جاویں گا توں نال نال جاواں گی
رکھاں گی سرہانے تیرے دودھ دا گلاس وے
چناں ادھی راتیں متاں لگے تینوں پیاس وے
تھک ٹٹ آویں گا تے گھٹ کے سواواں گی
سرداتوں سائیں میرے میں تیری نوکر آں
آکھیں گا تے گت نال دیواں گی میں بوکراں
ہاڑے چیتے تیرے لئی تندوریاں میں تاواں گی
پیار تینوں کرنی آں صاف صاف کہاں گی
تیری ساں میں تیری آں میں بن تیری راں گی
جتھے جتھے جاویں گا توں پچھے پچھے آواں گی
کرنی آں وعدہ.......

O

اَج میں سوالاں دے جواب لے کے جاواں گی
تہاڈیاں گناہواں دا حساب لے کے جاواں گی

عزتاں دے ٹھیکے دارو تسی کیتا پاپ اے
تہاڈے وچوں کوئی میرا ویر-کوئی باپ اے
بھانویں لگے کوڑی سچی گل میں سناواں گی......
دھی آں بزاردی کیہہ ایدے وچ شک اے
کے نال پیار کراں ایہہ تے مینوں حق اے
بانہہ جیہڑا پھڑے اوہنوں گل نال لاں گی......
دنیا دے وچ کیہڑی ایہو جیئی کتاب اے
لکھیا اے کتھے-دل توڑنا ثواب اے
لوکو مینوں دسوگے تے دکھاں نوں بھلاواں گی......
ذات میری نیچ تے ذلیل تہاڈے لئی اے
تہاڈے بھانے تاں میرا گاہل بن گئی اے
کنجری ساں کنجری آں کنجری صداواں گی

اَج میں سوالاں دا جواب لے کے جاواں
تہاڈیاں گناہواں دا حساب لے کے جاواں گی

دسو ایہو عزتاں تے ایہو نے شرافتاں
جیہڑیاں نے بن گیاں میرے لئی ایہہ آفتاں
کھوکھلیاں کندھاں نوں میں توڑ کے وخاواں گی......

جگ دے لئی تہاڈا کہنا لکھیا اے لیکھ دا
ایتھے سچے دلاں نوں اے کون پیا ویکھدا
اَن مُلّے دل دا میں آپ مل پاواں گی......

تہاڈے ہتھوں ہویا ساڈی غیرتاں دا خون اے
تہاڈے جیہے سرّاں دے ہتھ وچ قنون اے
دل والے داغ میں تے جگ نوں وخاواں گی.....

○

اَج گل گل تے سنگ آوے
اِک رنگ آوے-اک جاوے
ایویں ونگاں نوں چھن چھن چھنکاواں
اینویں تانہیاں نوں ٹپ ٹپ ہتھ لاواں
دل میرا پر میرے وس وچ ناں رہیا
اینویں ہساں تے ہسدی لف لف جاواں
لک مڑ مڑ کے وَل کھاوے......
کدی منداں وچ بلہیاں نوں ٹکنی آں
کدی چھاں توں اپنی میں لکنی آں
اج گلہاں دا رنگ پیا نچدا اے
کدی سنگی آں گھنڈ کدی چکنی آں
انگ انگ میرا لہراوے......

کدی ہسنی آں کدی رُکنی آں
کدی چنی دا پلڑا اگنی آں
مینوں چھاں توں اپنی لُج آوے کدی
کدی سِٹنی آں گھنڈ کدی چکنی آں

دل گھٹکے تے اکھ شرماوے......

ٹھلاں دل نُوں ہیں پل جیویں ٹھلنی آں
ایس اتھرے نوں ول نال ولنی آں
کدی کہندا اے کجھ۔ کدی کجھ کہندا
سُکھے نخرے تے ناز ایہدے جھلنی آں

پل پل تے ایہہ منہ لاوے......
اج گل......

○

ٹر گیاں ایں کر کے تباہ۔ ڈھولا بے قدرا

ایہہ مل پایا ای میرے پیار دا

شالہ۔ جیویں بے قدرا

دسو اوہدے کناں وچ زہر کنے گھولیا

میرے اتے جھوٹھ کس اوترے نے بولیا

جھوٹھ سچ رب اے نتار دا

ڈھولا۔ بے قدرا

کہندا سی او پیار نال توں یوں میری جان ایں

توں یوں میری زندگی تے توں ای میرا امان ایں

کیتے قول کاہنوں ایں وسار دا

ڈھولا۔ بے قدرا

اپنی سہیلیاں نوں منہ کیہہ وکھاواں گی

پچھے گی بے کوئی تیرا نظراں جھکاواں گی

اوہدے باجھوں جینا کس کار دا

شالا جیویں بے قدرا

(سرداسائیں)

○

اینویں بیٹھا کلا ہو کے بھرنا ایں توں
زندگی دی خوشیاں توں موڑیا ای منہ
دس خاں کیوں
اٹھ توں وی ویکھ لٹ لگدی بہار دے
دنیا دا ہر غم خوشیاں توں وار دے
چار دن جیونا اے بے بس کے تے جیوں......
توں وی میری زلفاں دی چھاں تھلے لیٹ لے
اپنے تے حصے دیاں خوشیاں سمیٹ لے
ہتھیں کاہنوں کرنا ایں سدھراں دا خوں......
لنگدیاں گھڑیاں تے کسے دا نہ زور دے
سبھناں دے نال رل پا لے تو وی شور وے
رولنا ایں کاہنوں ایڈی سوہنی جند نوں
دس خاں کیوں

○

پیار دے خواب وخا کے نہ جا
دل میرا تڑفا کے نہ جا
سجناں وے مینوں تیریاں لوڑاں
کر کے ترلے ہتھ میں جوڑاں
ویریاں دے وس پا کے نہ جا
پیار دے خواب......
ہو گئی میں دل جانوں تیری
کڈھ کے جند عذابوں میری
فیر عذابے پا کے نہ جا......
جت کے بازی جتیا ای تینوں
ہون لج رکھنی پے گی تینوں
گل خوشیاں دے ڈھا کے نہ جا......
تیتھوں پیار دا ول میں سکھیا
توں ایں میرے لیکھ دا لکھیا
ہتھیں لیکھ مٹا کے نہ جا
پیار دے خواب وخا کے نہ جا

○

عزت والیو اج میں تہاتھوں

پچھ کے راں گی اک سوال

کھیڈ دے او کیوں عزتاں نال

آپے ساڈھے شرماں والے گھنڈ نئیں لاہے

ساڈے پیریں بے شرمی دے گھنگھرو پائے

آپے ساہنوں ناچ نچاؤ

آپے ساڑ دیو طعنیاں نال

کھیڈ دے او کیوں عزتاں نال

جیوندی جانئیں تہاڈی قید وچ نئیں آواں گی

جے پئی بھائی ٹکراں مار کے مرجاواں گی

تڑف تڑف کے رنگ دیاں گی

اپنے لہو نال تہاڈے جال

کھیڈ دے او کیوں عزتاں نال

ظالماں سانوں سمجھ لیا اے جنس بزاری
آپے ویچو آپ خریدو بن کے وپاری
ساڈی غیرت شرم شرافت
تہاڈے لئی اے لٹ دا مال
کھیڈ دے او کیوں عزتاں نال

○

سن عرض میری دلدارا' تینوں ہور کیہ آکھاں

واراں تیرے توں جگ سارا' تینوں ہور کیہ آکھاں

دس بھلا میرے کولوں ہویا اے قصور کیہ

غیا اے سونیا ایں پر ایڈا وی غرور کیہ

اِنج ہونا نئیں چھٹکارا' تینوں ہور کیہ آکھاں

نظراں چرا کے میرا لٹیا قرار وے

فیر وی میں کرنی آں تیرے نال پیار وے

ایڈا لگنا ایں توں پیارا...... تینوں ہور کیہ آکھاں

نکی جئی گل میری من لئیں ضرور وے

کدی مینوں کریں نہ توں اپنے توں دور وے

تیرے باجھ نہ میرا گزارا...... تینوں ہور کیہ آکھاں

واراں تیرے توں جگ سارا...... تینوں ہور کیہ آکھاں

○

ساڈھے گھر آئی بھرجائی
لکھاں خوشیاں نال لیائی - دیو ودھائی
ساڈھے گھر آئی بھرجائی

اٹھدی بہندی لچکاں لیندی
گل گل تے میں ہس ہس پیندی
چائیں چائیں تنگناں والی
مہندی ہتھاں تے لائی......

نچے گا اج لوں لوں میرا
ویکھ کے سوہنیا مکھڑا تیرا
بھابی پورے پنج روپے
دیاں گی گھنڈ چکائی......

چم چم کردا مانگ اِچ گوٹا
مکھڑا جاپے چن دا ٹوٹا
جھلمل کردی کیسری چنی
تاریاں نال سجائی......

روپ تیرے نال سجیا ویہڑا
عش عش کردا تکدا جیہڑا
کہندیاں سکھیاں پریاں توں سوہنی
ووہٹی ایس گھر آئی......

(فلم ماں پتر)

○

اَج خوشیاں دے نال
مینوں چڑھ گئے نے حال
میرا بھخدا اے رنگ تکھے ہو گئے نے ساہ
اِنج چلنی آں جیویں وگے پرے دی واء
کدی لف دا اے لک
کدی اڈ دے نے وال......

ماہی ملیا اے مینوں اج مدتاں دے بعد
جہڑی منگدی ساں میں پوری ہوئی اے مراد
ایڈا چڑھیا اے چاء
رنگ ہویا میرا لال......

چناں ودھ کے اگاں ایہہ لے پھڑ میری بانہہ
میں تے اپنے نشے وچ ڈولنی پئی آں
انج لگدا اے مینوں
جیویں آیا اے بھوچال
اَج خوشیاں دے نال
مینوں چڑھ گئے نال حال

(ماں پتر)

○

میرے چار چوفیرے
بھانویں-انھے گھپ ہنیرے
دیوا بلدا اے نت تیرے پیار دا
بھانویں رسماں نوں توڑاں
مکھ دنیا توں موڑاں
میں تے کراں گی نظارہ سوہنے یار دا
دیوا بلدا اے نت.......
بہندا جدوی اے چن میرے کول دی
میں تے اٹھ دی پتنگ وانگوں ڈول دی
چنی ڈگ ڈگ پیندی
اینویں سر تے نہ رہندی
موسم آیا اے جوانی تے بہار دا.............

کیویں مٹ دا جو لکھیا سی لیکھ دا
چن چڑھیا تے کُل جگ دیکھ دا
ہوئے ویری جد لوکی
آیا بن کے میں جوگی
سچا پیار کدی قولاں توں نہ ہاردا
دیوا بلنا اے.................

پتہ لگدا اے دلاں دے قرار توں
پہرے اٹھ گئے نے اج ساڈے پیار توں
ٹٹ گیاں نے زنجیراں
جاگ پیاں تقدیراں
دل لکھ لکھ شکر گزاردا
دیوا بلنا اے..................

○

میں وا لایا جند جان دا
ماہی میریا روند نہ ماریں
میں وا لایا جند جان دا
جان دے دیاں گی رب جان دا
ماہی میریا......

ساگراں توں ڈوہنگا نکے ہندیاں دا پیار وے
تاریاں توں ایڈا اچا' حد نہ شمار وے
مان رکھ لوویں میرے مان دا
ماہی میریا روند نہ ماریں
میں وا لایا جند جان دا

ایڈی تینوں لوڑ کہیہ اے اپنی گتھان دی
سچلاں تے جھوٹھلاں میں چنگی طراں جان دی

منہ کالا ہندا بے ایمان دا
ماہی میریا رونڈ نہ ماریں
میں دالایا......

ہن میری زندگی دی تیرے ہتھ ڈور وے
توں مل جاویں تے نہ منگاں کجھ ہور وے
مل پاواں گی میں دل لان دا
ماہی میریا رونڈ نہ ماریں
میں دالایا جند جان دا

(ات خدادادی)

○

ایہہ نگری داتا دی
ایہہ نگری داتا دی

اتھے آندا اے کل زمانہ
در میرے مرشد دا
ولیاں پیراں دا آستانہ
ایہہ نگری داتا دی

توں ایں عزتاں دا رکھوالا لٹ دی لاج بچاویں
صدقہ پنج تن پاک دا سائیاں میری مدد نوں آویں
رکھ لے میریاں شرماں سائیاں ویکھے کل زمانہ
ایہہ نگری داتا دی
اتھے آوندا کل زمانہ

بیماراں نوں دیویں شفاواں دکھیاں دے روگ مٹاویں
جے توں چاہویں تے بھیناں نوں وچھڑے ویر ملاویں
سبھناں دے لئی کھلیا رہندا۔ سخیا تیرا خزانہ
ایہہ نگری داتا دی

دیکھ تیری نگری وچ داتا کیہہ بنیرا ے پھیا
کرماں ہارے دین دہائیاں بوڑھیں پیرا سچیا
کس دے در تے جائیے چھڈ کے اپنا مرشد خانہ
ایہہ نگری داتا دی
ایتھے آوندا کل زمانہ

(نگری داتا دی)

○

مک گئے نے ہنجو نئیں او مکدی اڈیک وے
وے یا نہ ہوئی تینوں آون دی توفیق وے

رہنی آں اداس میرا لٹیا قرار وے
اک واری آ جا نئیں تے روندا رہے گا پیار وے
کڈنی آں فالاں آوندی کہڑی اڈیک وے
مک گئے نے ہنجو......

آوندی اے یاد جدوں گزری بہار دی
جندڑی نمانی میری واجاں تینوں ماردی
بن وانہ کوئی میرے دکھاں دا شریک وے
وے یا نہ ہوئی تینوں آون دی توفیق وے
مک گئے......

(آسو بلا)

○

حال اوئے حال اوئے
مینوں ملیا گبھرو ہان دا
اَج نچ نچ بھنگڑا پانی آں
سامنے آن کھلوتا سوہنا سفنے دا شہزادہ
جھاٹ کھا' چھیل چھبیلا اوتا ای سدھا سادا
مڑ مڑ کے میں صدقے جانی آں
رتیاں اکھیاں متھے لاٹاں تاب نہ جاندی جھلی
اسدے دل دیاں اوہوای جانے میں تے ہوگئی جھلی
آوے سرت نہ مینوں بن جانیاں......
جتھوں لنگھدا بٹ بٹ تکدے لوکی آندے جاندے
ایہہ شہینہ ورگا پت جس جنیا دھن نے بھاگ اس ماں دے
اوہنوں لکھ سلاماں آکھنیاں......

○

گندلاں دا ساگ تے مکھن مکئی
رِنھ کے لیائی آں میں سجناں دے لئی

ککڑاں دی بانگ ویلے تایاں نیں تندوریاں
تیرے لئی میں لُک لُک کٹیاں نیں چوریاں
میرے جئی چاہن والی جگ اُتے ہور ناں
چناں میرے پیار والی حد مک گئی
گندلاں دا ساگ تے مکھن مکئی

لسی اُتے مکھن دا پیڑا پیا تردا
جتھیں میں کھواواں تینوں جی میرا کردا
بُرکی کھوانی آں تے اِنج چک وڈھناں ایں
دُکھدیاں اُنگلیاں کرنی آں ہسّی
گندلاں دا ساگ تے مکھن مکئی

آئی ساں تے تیرے اُتے ڈاہڈا مینوں قہری
اَکھاں وچ بھری ہوئی غصے والی زہری
خورے کی ہویا فیر اینا ں بس یاد اے
توں مینوں تکیا تے میں ہس پئی
گنڈلاں دا ساگ تے مکھن مکئی

قلم: اُستاد خدا داد میر موسیقار: بخشی وزیر آواز: نورجہاں ریلیز: 1970ء پلس سینما

○

وے ہردم تیریاں خیراں منگاں
دور دور رہن والیا ہانیا
نچ کے مناواں — میں تے ہس کے مناواں
لکھ لکھ واری صدقے جانی آں
کاہدی اے کاہلی — اڑیا
جاویں نہ توں حالی — ہتھ پیریں تیرے بجھاں میں لانی آں

چھڈ دے ستاونا — ویلا
مڑ کے نئیں آونا
مڑ مڑ تینوں ایہو گل آہنی آں......

ہو گئی میں تیری — جانیں
قدر نہ توں میری
وے سن تے لے میرے ڈھول جانیا
لکھ لکھ واری صدقے جانی آں

○

سجناں وے آئیاں بہاراں

چین پھوہاراں پیار دیاں

چار چوفیرے خوشیاں وسیاں – دل دیاں آساں کھڑ کھڑ ہسیاں

کھڑکن تاراں – وجن تاراں – پیار دیاں

گانندی دھڑکن لوں لوں نچدا

چھڑ چھڑ چھنکے چوڑا کچ دا

سن چھنکاراں – پیاں پکاراں – پیار دیاں

پریت اے تیری جان توں پیاری

صدقے جاواں لکھ لکھ واری

نال پیاراں – موڑ مہاراں – پیار دیاں......

○

دو جوانیاں ملیاں تے پیاں پکاراں پیار دیاں
دو جوانیاں مل کے تے جگ دا روپ سنوار دیاں
دو جوانیاں ....

آج ٹھک ٹھک دل دی لے تے لوں لوں نچدا اے
چھن چھن چھن چھنکے چوڑا کچ دا اے
سن کے چھنکاراں بیلیا ہانیاں سوہنیاں
وے تیرے لئی مست بہاراں میہنے مار دیاں
دو جوانیاں ....

بن تیرے وس وچ اے دل نئیں رہندا اے
کن لا کے سن لے آپے کی کہندا اے
میں کیوں آکھاں سجنے ہیریے سوہنیے
پیار بھریاں تیریاں نظراں سینہ ٹھار دیاں
دو جوانیاں ....

ہن لگ لگ ملنا پے گا اِنج لگ دا اے
پوُونا رنگ وِچ بھنگ وتیرا جگ دا اے
متاں پین جدائیاں بیلیاں - ہانیاں - سوہنیاں
او کھے ویلے پچیاں محبتاں تن من واردیاں
دو جوانیاں......................

فلم: اَت خدا دا ویر موسیقار: بخشی وزیر آوازیں: رونا لیلیٰ - مسعود رانا ریلیز: 1970ء

○

تکھے تکھے ہو گئے تیرے ساہ اڑیئے
کدے نال پیا ای تیرا واہ اڑیئے

جھوٹی موٹھی گلاں نہ بنا اڑیئے
چھڈ مینوں ہٹ پراں جا اڑیئے
سچ سچ دس مینوں کدے نال منگی ایں
دل دی لکاویں میتھوں سہیلی میری چنگی ایں
کردی نئیں میرا توں وساہ اڑیئے......
خورے کہیہ اکھاں نال پانی ایں بجھارتاں
جگ توں نے وکھریاں تیریاں شرارتاں
جا کے ہور نوں وخا اڑیئے.............
لگدا اے مینوں تیرے دل وچ چور اے
کہنی ایں توں کجھ پر گل کجھ ہور اے

ایویں تے نہ نظراں چرااڑیے
چھڈ مینوں ہٹ پراں جااڑیے
نچ دی تریل متھے گلھاں ہویاں لال نی
بلاں اتے ہاسے اتے اکھاں چ سوال نی
انج تے نہ مینوں بھلیں پااڑیے
چھڈ مینوں ہٹ پراں جااڑیے

○

ایڈا وی غرور کہیہ ـ حد کوئی چاہی دی
انج پا کے تیوڑیاں تے گل نئیں ودھائی دی

لکھاں وچوں اک ویں توں وڈی تیری شان اے
اپنی جوانی اتے سچا تینوں مان اے
بُت وچ رہی دا اے ات نئیں او چائی دی......
وچوں وچوں خوش ایں توں اُتوں ہویوں لال وے
صاف صاف کہہ دے تینوں پیار میرے نال وے
سجناں توں دل والی بات نئیں لکائی دی
کس گلے میرے ول ہس کے نئیں ویکھ دا
توں تے میری زندگی ایں لکھیا ایں لیکھ دا
کملیا لیکھاں اتے لیک نئیں اووائی دی
ایڈا وی غرور کہیہ اے ـ حد کوئی چائی دی

○

کاہنوں کیتا پیار تیرے نال وے

بے دردا دے

کاہنوں کیتا پیار تیرے نال وے

جندڑی نوں روگ لان والیا

آ کے تے ویکھ میرا حال وے

کاہنوں کیتا پیار تیرے نال وے

طعنے تیرے لوک مینوں ماردے

سن کے میں دیواں گل ٹال وے...... کاہنوں کیتا

نکلے نہ راہ تیرے میل دی

جدکدی پانی آس میں فال وے...... کاہنوں کیتا

○

جان والیا – او جان والیا
تینوں میں سنا نہ سکی دل والی گل وے

لے کے تینوں ٹرگئی گڈی اُڈ جانی اے
میریاں اُمیداں اُتے پھر گیا پانی اے
کیہہ جانڑا۔ تک لویں جے میرے دل وے
جان والیا – تینوں میں سنا نہ سکی دل والی گل وے

سمجھیں نہ کدی توں میرا ایہہ قصور سی
جو وی کجھ ہویا اے ہونا ایہہ ضروری
سوچیا سی جو دتا لیکھاں نے بدل وے
جان والیا
تینوں میں سنا نہ سکی دل والی گل وے

ہجر دا روگ ساڈا لہو نہ نچوڑ دا

پیار بھرے دلاں نوں زمانہ کاہنوں توڑ دا

جان والیا

تینوں میں سنا نہ سکی

دل والی گل وے......

(جٹ دا قول)

○

کنجری آں میں تہاڈے بھانے
وچوں کہیہ آں کوئی نہ جانے

بھانویں دل منے نہ منے
ایتھے ہسنا گانا پیندا اے
دکھ درد لکانا پیندا اے......

وچوں وچی بھانویں روئے
ساہ ساہ دے وچ نفرت ہوئے
پر پیار جتانا پیندا اے......

اڈن بھانویں دل دیاں لیراں
مجبوری دیاں پین زنجیراں
پر نچ کے وخانا پیندا اے......

(جٹ دا قول)

○

مل وسیئے تے ہس کے گزاریئے
تے کھسماں نوں کھان رساں

اسیں پیار دیاں کرنیاں قدراں
اسیں پوریاں کراں گے سبھے سدھراں
اج اپنے نشے دے وچ ڈب کے
نویں رنگ نال رنگ لیئے نظراں
آ جا پیار نال دلاں نوں سنگھاریئے
تے کھسماں نوں کھان رساں

آ جا خوشیاں منایئے گج وج کے
میلے روپ دے سجایئے سج سج کے
سوہنی دنیا توں مکھ کاہنوں موڑیئے
مزا زندگی دا لیئے رج رج کے
ڈر مہیاں دا دل چوں وساریئے
تے کھسماں نوں کھان رساں

کاہنوں لوکاں دیاں متاں پلّے بنھیئے
کیوں نہ اپنے ای دل دیاں منیئے
کوڑی دنیا دے پچھے کاہنوں لگیئے
ہانڈی جھوٹھ دی چوراہے وچ بھنیئے
اسیں پیار اتوں دنیا نوں واریئے
تے کھسماں نوں کھان رسماں

○

تک ذرا سجناں وے میرے دل تک
کرداے دل میرا دھک دھک

چھڈ کے نہ جاویں۔ میتھوں اکھاں نہ چراویں
وس ہوکیاں دے بیبا میری جندڑی نہ پاویں
مارنی آں واجاں تینوں گل سن جاویں
تیرے بنا اتھے میرا رہنا نئیں اوں لکھ
تک ذرا سجناں وے میرے دل تک

تیرے بنا سجدے نئیں مینوں ایہہ شدگار
کیتے نے میں تیرے لئی جتن ہزار
اکھیاں چ پائی اے میں سرے دی دھار
ملیا اے بلھیاں تے نما نما سک
تک ذرا سجناں وے......

اتھری جوانی میری چل دی اے ڈول دی
اکھاں وچ مستی دے رنگ ہاں میں گھول دی
گھڑی مڑی نویاں اداواں نوں ہاں تولدی
لچکاں اے لیندا تیرے لئی میرا لک
تک ذرا سجناں وے میرے ول تک
کردا اے دل میرا دھک دھک

○

ناں جھانجرا ے بیریں نہ ویٹی وچ ونگاں
خورے کیوں چھنکاوے ہون جدھروں میں لنگھاں

دلا مینوں اپنے ای رنگ وچ رنگ وے
ساہواں وچ دھکدی اے پیار دی امنگ وے
ویکھ کے تیرے نین رنگیلے نین میں اپنے رنگاں

لک کدی لچکے تے گت کدی ڈولدی
روپ نوں میں نویاں اداواں نال تولدی
چال توں اپنی لج پئی آوے چھاں توں وی میں سنگاں

کنی بنھے کوئی نالے جھپ کڈھے کوئی وے
کھلیاں ہواواں وچ مینوں چھڈے کوئی وے
دور دور تک اڈ دی پھر دی ڈولدی وانگ پتنگاں
ناں جھانجرا ے میرے بیریں......

○

آجا آجا آجا
مینوں تک بنا شک
تیرا بن وا اے حق
لوکی کردے نے شک - سانوں کہیہ پروا

چناں اینویں نہ توں ڈر
پیار کھل ڈل کر - آجا بہہ جا میرے کول
جند جائے میری ٹھر
اکھاں اکھاں وچ پا
رنجھاں دلاں دیاں لا............آجا آجا آجا

کہڑا لگدا اے چر - رکھ سینے اتے سر
سونہہ لگے تینوں میری وعدہ کرکے نہ پھر
مینوں گل نال لا

تکھے ہو گئے نے ساہ...... آجا آجا آجا

جو مرضی او کہہ ساتھوں غصے غصے ناں رہ

کر کہندا اے جو دل- چنا ٹھپے لٹ لے

نالے خوشیاں منا

اینویں گل نہ ودھا...... آجا آجا آجا

○

لڑکی: وے سوہنے ہانیاں- جوانی مانیاں

سدا میں تیریاں میرے دل جانیاں

لڑکا: بہاراں آ گیاں- پھواراں پیندیاں

رہویں توں سامنے' محبتاں کہندیاں

لڑکی: بلبیاں تے بیلیا- خوشی دے گیت نے

دلاں نوں میلیا- وفا دی ریت نے

نشے وچ ڈولدی

میں اڈ دی جانی آں...... وے سوہنے ہانیاں

لڑکا: کھری گل کہندیاں- اسیں کاہنوں سنگیئے

زندگی نوں پیار دے- رنگاں وچ رنگیئے

لڑکی: توں میری جان وے میرا ایمان وے

کریں جے اشارہ دے دیاں گی جان وے

رہواں قدماں وچ تیرے بس ایہو چاہنی آں

وے سوہنے ہانیاں......

○

توں جیویں ہزاراں سال
وے ماں دیا لاڈلیا

ماپے تیرے شگن مناون
لوکی دین ودھائیاں آون
چڑھیا اے دن بھاگی۔لکھاں خوشیاں نال

جگ مگ سارا جگ وے کردا
تک تک ماں دا دل وے ٹھردا
دم دم تیریاں خیراں منگدی سدا رہویں خوشحال......

لگن نہ تینوں تتیاں ہواواں
دور تیرے توں رہن بلاواں
سدا ہوئے رب راکھاں تیرا ونگا نہ ہووے وال......

○

وے ڈھولنا۔ ڈھولنا۔ وے ڈھولنا جی کردا ہائے
تینوں پکھ کے میں سینے نال لاواں
تے گلے وچ پاواں۔ بانہواں

وے ڈھولنا

تینوں دل دے کول بٹھاواں
اتے دنیا توں میں لکاواں

وے ڈھولنا جی کردا......

دل نال کریئے دل دا وعدہ
جے ڈریئے تے پیار اے کاہدا
تینوں زلفاں دے ہیٹھ لکاواں

وے ڈھولنا جی کردا
تینوں دل کے کول بٹھاواں

○

تڑف پیا اے میرا دل سجناں
یاد کرے میرا پیار
اکھاں دے وچ رہوے ہمیشہ تیرا انتظار

آ وے سجناں دل وچ وس ہاں
اکھیاں دے وچ صورت تیری
ساہواں وچ تیرا ناں
تڑف پیا اے میرا دل سجناں......
کوئی وی میری پیش نہ چل دی
سینے دے وچ اگ اے بلدی
ہنجھ دیاں ساہواں - وہنج دیاں ہاواں
ڈاہڈی میں دکھی آں
وے سجناں
کوئی وی دل دا میت نہ لبھے
سب نے ویری ہے کھبے
میں تے سجناں ڈاروں وچھڑی
کونج وانگوں کرلاں......

○

لڑکا: کتے بھل نہ توں جاویں میرا پیار کڑیئے

کر میرے نال ایہہ اقرار کڑیئے

لڑکی: کیتا تیرے نال ایہہ اقرار منڈیا

کدے بھلنا نئیں ازلاں دا پیار منڈیا

لڑکا: کدی میرے ولوں بھل کے وی مکھڑا نہ موڑیں

سنگ پیار بھرے دلاں والا سوہنیے ناں چھوڑیں

مینوں چھڈ کے نہ جاویں وچکار کڑیئے

لڑکی: کدی بھلنا نئیں ازلاں دا پیار منڈیا

لڑکی: کرنی آں پیار تینوں میں تے رج رج کے

ڈرنا نئیں کسے کولوں کہنا گج وج کے

سچ آکھنی آں کر اعتبار منڈیا

کیتا تیرے نال ایہہ اقرار منڈیا

لڑکا: تیرے پیر قالیناں جوگے کچا میرا ویہڑا
محل چبارے چھڈ کے رہندا کچے کوٹھے کیہڑا
ویکھیں بنے نہ پیار وپار کڑیئے
کتے بھل نہ توں جاویں اقرار کڑیئے

لڑکی: پیار تینوں کرنی آں ودھ کے ایمان توں
منگ کے میں تینوں کجھ منگاں ناں جہان توں
کجھ ہور نئیں اوں ہن درکار منڈیا
کیتا تیرے نال ایہہ اقرار منڈیا

○

نچ دلا اج نچ کے وکھا
چھن چھن جھانجروں چھنکا
کے دی لج بچاون لئی
پہلی واری گھنگھرو پا............نچ دلا

بھانویں گلھاں بھج بھج پین
تھڑ تھڑ بلھیاں کنبھدیاں رہن
بھاویں تیکھے ہوون ساہ...................نچ دلا اج

نچنا پیندا ہوراں لئی
کرنے پیندے کھیکھن کئی
پیش نہ چلدی کوئی وار.......

کوئی دل دا مل نہ پائے
جیہڑا کیہڑا ایتھے آئے
ویکھے نازک لک لفدا.......
نچ دلا اج نچ کے وکھا
چھن چھن جھانجروں چھنکا

○

چل چلیئے۔ دنیا دی اوس نکرے
جتھے بندہ نہ بندے دی ذات ہووے

ہر دن ہووے ساڈا عید ورگا
ہر رات ساڈی شبرات ہووے

سیلاں کریئے باگاں دے وچ چل دے ہون فوارے
آسے پاسے پین پھواراں بجھے ہون نظارے
پھل کھڑن گلاباں رنگ سارے
وچھی سبزے دی سبز بنات ہووے
ہر دن ہووے ساڈا عید ورگا......

سامنے تیرے رہواں کھلوتی بن کے باندی تیری
اکھاں دیوچ پیندی ہووے پیار دی گھمن گھیری
دل کھیدا ہووے بل ہلدے ہوون، نہ کہن والی کوئی بات ہووے

اوکھیاں لمیاں راہواں کولوں خوف کدے نہ کھائیے
جیہڑیاں ساڈا رستہ روکن او کنداں سب ڈھائیے
ہتھ پیار دا پھڑ کے لنگھ جائیے بھانویں پیراں تھلے پل صراط ہووے

نہ کوئی آوے نہ کوئی جاوے نہ کوئی چغلی کھاوے
نہ کوئی ملدیاں ویکھ کے سانوں آن وچھوڑا پاوے
مک جان جدائیاں دے سب شکوے نہ مکن والی ملاقات ہووے
چل چلیئے دنیا دی اوس نکرے......

○

دسو لوکو ساڈے کولوں کیہ تسی چاہندے او
آپ کاہنوں اپنیاں عزتاں لٹاندے او

جے اسیں نیچ ہاں تے کاہنوں عزت والیو
کردیو خوشامداں تے دولتاں لٹاندے او

تسیں کاہنوں ظالمو کھڈونا سانوں جان کے
ساڈے نال کھیڈ کے دل پرچاندے او

اسی تہاڈے گھراں وچ سدے کدوں دیندے آں
فیر کاہنوں آپے ساڈے کوٹھیاں تے آوندے او

راضی تہانوں کرنے آں اسی نچ نچ کے
ساہنوں الزام اُتوں داری آکے لاندے او

تہاڈے وچوں کوئی ساڈا ویر کوئی باپ اے
اپنیاں عزتاں نوں پیراں چ رلاندے او

○

کل تینوں تکدی ساں متھے پا کے تیوڑیاں
رجھ رجھ کراں گی میں اج گلاں گوہڑیاں
چٹی چٹی وینی اتے گجرے نے سجدے
اج میرے کناں وچ واجے پئے وجدے
کیہاں میرے دل وچ پائیاں نے پسوڑیاں……
کدے نے بل نالے اکھاں وچ خمارا اے
تکھے تکھے ساہواں وچ چناں تیرا پیارا اے
آپے پیاں چھنکن چھن چھن چوڑیاں……
کہدے اَج دلوں مینوں کیتا توں معاف اے
کہدے اَج میرے دلوں دل تیرا صاف اے
تیرے نال کرنیاں گلاں میں ضروریاں……

○

بچ جانا - میرے کولوں تسی دِلاں نوں لُٹانا
اکھاں کر کے میں چار - آج لٹاں گی قرار
میری کھیڈ اے قہر کمانا
بچ جانا.......................

نچدی اَگ جوانی میری ہتھ نہ مینوں لانا
ڈُوروں ڈُوروں دیکھدے رہناں کول نہ میرے آنا
میرے رُوپ دی اے دھار - جیویں تکھی تلوار
ایدھا خالی وار نہ جانا
بچ جانا.......................

بھواں نیں میریاں تیز کٹاراں زُلفاں لمیاں پھائیاں
پھس کے تڑفدا رہیا ہمیشہ جس دے وی گل پائیاں
پھندے ایناں وچ ہزار - آپے پھس دا شکار
آوندا سامنے آپ نشانہ
بچ جانا.......................

ٹُرنی آں میں لچکاں لیندی چال میری مستانی
اَنگ اَنگ زہری میرا ڈنگیا کدی نہ منگ دا پانی
مینوں کرناں نہ پیار - میں آں ناگ ورگی نار
میرے رُوپ تے ریجھ نہ جانا
بچ جانا......................

فلم: اُت خدا دا ویر موسیقار: بخشی وزیر آوازیں: آئرن پروین - منور بیگم ریلیز: 1970ء

○

جھوٹھے جگ دا جھوٹھا پیار
پیار جتاندے۔ گل نال لاندے
گل نال لا کے کردے وار
جھوٹھے جگ دا جھوٹا پیار

کس نوں اپنا حال سناواں
اپنے دل دے زخم وکھاواں
کوئی نہ مل دا دردی دل دا
مطلب دے نے یار...... جھوٹھے جگ دا جھوٹھا پیار
ہر کوئی ایتھے روپ بدل دا
کراں بھروسہ کس دی گل دا
وعدے کردے قسماں کھاندے
بھل جاندے فیر قول قرار...... جھوٹھے جگ دا جھوٹھا پیار

○

ایس دنیا وچ دولت والے کیہہ کیہہ قہر کماندے
اپنے محل اسارن دے لئی دوجیاں دے گھر ڈھاندے

مسکیناں دیاں عزتاں لٹ دے نیں ایہہ عزت والے
خودداراں دیاں پگاں لاہ کے پیراں ہیٹھ رُلاندے

پہلا پاپ لکاون دے لئی دوجا پاپ نے کردے
اک دشمن دے ہتھوں دوجے دشمن نوں مرواندے

دنیا دے قانون توں بچنا ایناں لئی سی سوکھا
قدرت دے قانون دے ہتھوں بچ کے کتھے جاندے

بے آواز اے رب دی لاٹھی پہلوں تاں کوئی سمجھے
بے درداں نوں پچھے کوئی ہن کیوں نے کرلاندے

○

اکھاں نال چیندیاں نے پیار دیاں کہانیاں
تکدا رہو اِنج ای مینوں دل دیاہانیاں

سوہنیا وے چنگی طراں تینوں ویکھ ویکھ کے
دل اتے مورتاں نے یاداں دیاں واہنیاں

حالی تے میں کرنا اے نظارا رج رج کے
ٹھہر ذرا آساں والی شمع میں جلانی آں

خورے کنج تکنا ایں مینوں ہس ہس کے
گھڑی مڑی ترفیاں نے سدھراں نمانیاں

تینوں مل جاواں بھاویں مل پووے جان دا
پیار نے تے روپ دیاں قدراں پچھانیاں

بھانویں انکار اج بھاویں اقرار کر
مکدیاں اج تیرے نال نے مکانیاں

○

لوکو پیٹ دی خاطر دردر دھکے کھانے چیندے نے

اپنا آپ لکاون لئی سو روپ وٹانے چیندے نے

لوکی میری جوانی تکدے

مجبوری نوں ویکھ کے ہسدے

چوٹھی موٹھی ہس ہس کے تے

درد لکانے چیندے نے......

سب نال ہندی نا انصافی

ایتھے اکو چپ اے کافی

جیہڑا کوکے پھٹ وی دل تے

اوہنوں کھانے چیندے نے......

مزدوری کردے نے سکھے

تاں جا کے اک روٹی لبھے

اک روٹی لئی وخت ہزاراں

ساڈے بھانے چیندے نے

لوکو پیٹ دی خاطر دردر

دھکے کھانے چیندے نے

○

میری چتی ڈگ پیندی
تے سر تے نہ رہندی
اگو آپ سمجھ لے ظالما
میں کجھ نئیں اوں کہندی

چلاں بیلی دیاں وٹاں اتے جھک دی
کوئی ویکھے نہ چک میرے لک دی
ہن جوبناں تے ڈک وی نہ سکدی
اینویں ٹردی ہوا نال کھہندی
اگوں آپ سمجھ لے ظالما
میں کجھ نئیں کہندی

میری بلھیاں تے گنیاں وارس وے
پھل کھڑدے بولاں میں جدوں ہس وے
کوئی میرے جیہا ویکھیا ای دس وے
جے توں ملدا اتے میں پچھ لیندی
اگوں آپ سمجھ لے......

کڑھے دودھ توں گلابی میرا رنگ وے
تھندا پپلی دے پتے وانگوں انگ وے
میرے ماپیاں توں ہن میتوں منگ وے
لاواں ہتھاں اتے شگناں دی مہندی
اگوں آپ سمجھ......
رب جانے کہڑی گل ہاں میں پال دی
تیرے غصے نوں وی ہس کے میں ٹال دی
پاواں تیوڑی وی ناں گل ایہہ کمال دی
ہور کسے دی وی میں نہیں اوں سہندی
اگوں آپ سمجھ لے......

○

پہلی: کھڑ کھڑ ہسنی آں
چھن چھن نچنی آں
اج اتھری جوانی - ہوئی جھلی مستانی
رہی وس وچ میرے ناں......

دوجی: لے لے تیرا ناں میں چھم چھم رونی آں
کس نوں حال سناواں دل دا کوئی سن داناں......

پہلی: رنگ ہویا اے گلابی - نالے اکھیاں شرابی
مینوں پھڑ لو میں گئی گئی گئی
کدی لک لچکاواں - کدی جھانجراں وجاواں
میں تے نشے وچ اڈنی آں پئی
دل وچ سوچنی آں اج مینوں کہیہ بنیاں......

دوجی: مٹ گیاں آساں رل گئی جندڑی
لیکھاں تے پے گیاں لیکاں
ظالم دنیا ظلم کمائے - کیتے قہر شریکاں
کوئی نہ دردی میرا کس داماں کراں......

پہلی: نالے نخرے وکھاواں نالے دل تڑفاواں
گل گل وچ رمزاں کئی
میرے عاشق نے سارے۔ کراں سب نوں اشارے
میرا روپ سجناں دے لئی
ڈگ مگ ڈولنی آں۔ رک رک بجھنی آں
کھڑ کھڑ ہسنی آں
چھن چھن نچنی آں

○

نی موتے دیر نہ لاویں
اَج وی نہ آیوں فیر کیہڑے ویلے آویں گی
نی موتے دیر نہ لاویں

اَج مینوں تیریاں ڈاہڈیاں لوڑاں
چھیتی چھیتی آ جا تیرے ہتھ میں جوڑاں
چھیتی جے نہ آویں گی تے قہر کماویں گی
نی موتے دیر نہ لاویں

لوگ کیہ جانن پیار دیاں قدراں
کردے نے زخمی دِلاں دیاں سدھراں
ہائے دِلاں دیاں سدھراں
ویرنے نی کدوں تک اینج تڑفاویں گی
نی موتے دیر نہ لاویں

جگ وچ میرے لئی دُکھڑے چوفیرنی
ہن مینوں چانناوی لگدا ہنیر نی
لگدا ہنیر نی
زندگی دے دیوے کدوں آ کے بجھاویں گی
نی موتے دیر نہ لاویں

قلم: اَت خداداد میر   موسیقار: بخشی وزیر   آوازیں: آئرن پروین۔ مسعود رانا   ریلیز: 1970ء

○

میرے بادشاہ
بے لیناای سکھ دا ساہ
کر دنیا دی پرواہ...... میرے بادشاہ

سن میرے دل جگ آکھدا اے کہیہ چل جان دے
چھڈ دے ایہہ سوچ جہڑی دل نوں دکھاوے گل جان دے
اینویں گل نہ ودھا...... میرے بادشاہ
اَج میرے بجناً مراداں لے کے آیا دن پیار دا
ملنے دا ویلا ای ایس ویلے کیوں ایں توں دل ہار دا
پورے کر لے توں چاہ...... میرے بادشاہ
کہندیاں نے خوشیاں اُمنگاں انگ انگ وچ اج گئی نے
بلھیاں تے ہاسے اتے اکھاں وچ ڈورے چناں تیرے لئی نے
اک پل نہ گنوا...... میرے بادشاہ

○

دل تکڑی - اک پلڑے وچ توں دوجے دنیا ساری
لکھ لکھ واری تول کے تکیا - پلڑا تیرا ای بھاری

تیری آں میں تیری سجناں
لائی اے جندڑی تیرے ناں

توں ایں میرے دل دا جانی - توں میرے دم دا ہانی
ڈھولا کوئی جانے نہ جانے - تیرے لئی اے میری جوانی

تیرے صدقے واری جاں
لائی اے جندڑی تیرے ناں

عشق دے روگی بن گئے جوگی زہراں پھکیاں ہیراں
سسیاں تھل وچ سوہنیاں جل وچ موئیاں بے تقصیراں

سچے عاشق باز نہ آوندے
تیغاں ہیٹھ سراں نوں ڈھاندے

ظلم ستم توں ڈرے ناں
لائی اے جندڑی تیرے ناں......

جیہڑے قول وفاواں کردے اونے جیوندی جانیں مردے
پیار دا کنڈھا کسے نہ ڈٹھا عشق دے بیڑے کدی ناں تردے

فیر وی تینوں پیار کراں......

○

آوے گا تے پچھاں گی میں ایہہ کیہہ مخول وے
ملنا ای تے سدھی طراں مل مینوں ڈھول وے

جہاں نیڑے آویں گا میں دوراوناں جاواں گی
چوری اکھ تکے گا او۔ اکھ نہ ملاواں گی
چُنی جد کھچے گا میں جھٹ اٹھ جاواں گی
بن دا اے جھوٹی موٹی بڑا ان بھول وے
ایہہ کہیہ مخول وے

میرے لئی تے پیار تیرا بنیا عذاب اے
سدھیاں سوالاں داوی پٹھا ای جواب اے
غصہ سہہ سکدی ناں جند میری سوہل وے
ایہہ کہیہ مخول وے

○

دوہڑا: دولت، شہرت عیش آزادی مینوں ایتھے سب کجھ مل دا
اک اک دامنہ تکدی رہندی، کوئی ناں محرم میرے دل دا
تیری آں میں تیری رانجھنا
ساہ ساہ لیندی تیرا ناں

لوکی میرے روپ نوں تکدے
سب نے دیوانے چمک دمک دے
میری جوانی دے گن گاندے
پر ایس دل نوں ویکھ نہ سکدے
لوکاں نوں میں کہیہ کہواں
ساہ ساہ لیندی تیرا ناں

توں ایں چانن میں آں ہنیرا
جوڑا ای کیہ اے تیرا میرا
ناں میں ڈولی چڑھ کے جانا
ناں توں بنھ کے آونا سہرا
فیر وی تینوں پیار کراں
ساہ ساہ لیندی تیرا ناں

ناں میں سوہنی ناں گن پلے
میرا کوئی زور نہ چلے
ویکھ کے تینوں انج دل اڈدا
جیویں چکوری چن دے ولے
کیویں اپنے وس وچ راں
ساہ ساہ لیندی تیرا ناں

○

لڑکی: میں کہیا جی - کہو تے سناواں اک خوشخبری
میں پاس ہوگئی

لڑکا: میں کہیا جی - تہانوں وی مبارکاں - کھاؤ گے کیہ
خرے - جلیبیاں - پتیسہ - برفی
میں کہیا جی

لڑکی: سموسہ - کھسماں نوں کھا - برا نہ منانا
رنگ وچ بھنگ پانا - ایہہ اکسب پرانا
کسے دی وی خوشی اینوں نئیں پچدی
میں کہیا جی......

لڑکی: مغروں وی لتو
لڑکا: بھانویں کجھ کہو
لڑکی: تہاڈے تے میں رنگ وچ بھنگ اج پاواں گی
پیریں میرے پوو گے ضرور چلی جاواں گی
ایس ویلے ہون اتھے ہووے گا کیہ
میں کہیا جی......

کہو تے سناواں اک خوشخبری

○

سوہنہ تیری رُوپ تیرا رب دا دیدار اے
سچ توں بُچیرا ساہڈا ازلاں دا پیار اے
سوں تیری ....

سوہنی مینوں لگنی ایں خواب تے خیال توں
کرناں اُدھاری منگی روشنی جمال توں
نی سرگی دی لو تیریاں اکھاں دا خمار اے
سوہنہ تیری ....

مکھڑے دی لاٹ وِچوں پُھٹڈی سویرنی
جے کھولنی ایں زُلفاں تے سچ دا ہنیر نی
نی چڑھ دی جوانی تیری جگ دا شنگار اے
سوہنہ تیری ....

بنے گی کہانی ساڈی پیار دی مثال نی
تے جگ مگ چمکے گی بن کے مثال نی
نی صدائیں گواہ ساڈی رنگلی بہار اے
سونہہ تیری ....

فلم: اَت خدا دا ویر   موسیقار: بخشی وزیر   آواز: مسعود رانا   ریلیز: 1970ء پیلس سینما

○

آ جا میرے چن سجناں

دل میرا اج میرے وس وچ ناں

یاد کراں- ہو کے ہجراں- لے کے تیرا ناں

رہ گیاں دل وچ دل دیاں ساریاں

تیرے لئی تڑفن سدھراں وچاریاں

سوچنی آں کہیہ کراں- گم سم راں

دلاں والے پیار ولوں مکھ نئیں اوں موڑ دے

رہندے نے ہمیشہ لوکی دلاں نوں وچھوڑ دے

سونہہ تیری آکھاں تینوں تیری آں میں تیری آں

کھڑی آں میں پیار نال راہ تیری مل وے

تیرے بنا ہن میرا لنگھنا نئیں پل وے

کہندا دل آکے مل لائیاں نے کیوں دیریاں

آ جا میرے سجناں......

○

ڈھلا من نہ چھڈ کے بٹھا ایں کیوں
ہاریاں اے تے کہیہ - جتیں گا وی توں

لیکھاں نوں نہ رو اینویں ہتھ مل کے
جانڈیاں بہاراں روک اگوں دی توں ول کے
پچھوں وی نہ پھڑ سکے کوئی سے نوں
جتیں گا وی توں

لبھدی نہ خوشی اوہنوں جیہڑا رو کے کڑھدا
ہمتاں دے باجھ یارا - کجھ نئیں اوجڑدا
اگ نوں بنا لے اج توں اپنے لئی روں
جتیں گا وی توں

○

نچ دا اے دل تے جوانی میری ڈول دی
میلیاں تے چڑھ چڑھ راہ تکاں ڈھول دی

دوروں اونہوں ویکھ کے میں جھٹ لک جاواں گی
ویکھے گا تے آسے پاسے نظر ناں آواں گی
بیٹھے گا تے ہولی ہولی پچھوں وی میں آواں گی
واج نہ آوے پیروں جھانجراں وی لاواں گی
ہتھ اوہدی اکھاں تے میں رکھاں گی اڈول دی
نچ دا اے دل تے......

وینی نوں مروڑ' کھچ گودی وچ سٹے گا
گتوں مینوں پھڑ کے تے جھوٹھی موٹھی کٹے گا
ہس ہس تڑفاں گی بانہواں وچ گھٹے گا
ایسی چونڈی وڈاں گی او چیک چیک اٹھے گا
رے گا تے کہواں گی جا میں نئیں اوں بولدی

کھڑ کھڑ ہساں گی میں تاڑیاں وی لاواں گی
کراں گی میں ٹھٹھہ اونہوں رجھ کے ستاواں گی
پہلوں اوہنوں تاواں گی تے فیر مناواں گی
بانہہ اوہدی پھڑ کے تے کول بٹھاواں گی
اکھاں نال دل اوہدا رہواں گی پھر دل دی
نچدا اے دل تے جوانی میری ڈول دی
میلیاں تے چڑھ چڑھ راہ تکاں ڈھول دی

○

زندگی دی خوشیاں نوں ریتاں تے نہ واریئے
مہنیاں دا خوف چناں دل چوں وساریئے

دنیا دے پچھے کاہنوں سدھراں نوں رولیئے
ہیریاں توں قیمتی نے ہنجو کاہنوں ڈولیئے
اک اک پل کیوں نہ ہس کے گزاریئے
زندگی دی خوشیاں نوں......
سولاں ساڈے راہواں وچ رسماں نے گڈیاں
اپنیاں آساں چناں اساں توڑ چھڈیاں
تھک ٹٹ جایئے پر ہمت نہ ہاریئے
زندگی دی خوشیاں......
دوجیاں دے نال کاہنوں چنا دکھ پھولیئے
کے دیاں خوشیاں وچ زہر کاہنوں گھولیئے
گل نوں سمیٹ لیئے اینویں نہ کھلاریئے
زندگی دی خوشیاں نوں......

○

دل کہیہ دلیلاں کردا۔ کجھ سمجھ نہ آوے
رکدیاں رکدیاں تھڑ تھڑ تھڑ کے
تھڑکدیاں رک جاوے
کجھ سمجھ نہ آوے

سب کجھ سن دا۔ کجھ نہ کہندا
چپ چپیتا دکھڑے سہندا
ڈردا ڈردا ہو کے بھردا
اللہ جانے اپنے بھانے
کیہڑی گل لکاوے
کجھ سمجھ نہ آوے

کوئی نہ ایس دا درد ونڈاوے
کس نوں محرم راز بناوے
ایہہ دل جھلا۔ کلم کلا
آپ ای رووے آپ ای ہسے
آپ ای باتاں پاوے
کجھ سمجھ نہ آوے

○

اَج میرا نچدا اے لوں لوں
کجھ کجھ ہندا اے دل نوں
خورے کیوں

گلھاں چم کے جھومن جھمکے
جاواں ٹپ کے- آواں گھم کے
ٹردی پھردی-لیندی ٹھمکے
لبھاں اس نوں آپوں گھم کے
ایہوای سُفنے آوندے مینوں
خورے کیوں

جھماں لک تے چنّی کس کے
بھراں چنگیاں نہس نہس کے
رنگ بھکھدا اے نس نس کے
بلھے لعدی لیندی چسکے
ایہہ اچاواے چڑھیا مینوں
خورے کیوں

○

میری بلبیاں وچ گنیاں وارس وے
میری اکھاں وچ سدھراں دی چس وے
کوئی میرے جیہا ویکھیا ای دس وے
جے توں مل داتے پچھ کے رہندی

کڑھے دودھ توں گلابی میرا رنگ وے
تھنداپلی دے چیتاں توں اُنگ وے
میرے ماپیاں توں جھٹ میتوں منگ وے
لاواں ہتھاں اتے قنگناں دی مہندی
جے توں مل داتے پچھ کے رہندی

○

بھج دیا گھلاں - ٹھنڈیاں بلہیاں
بلہیاں دے وچ - شہداں گھلیاں
تیز شراباں نے - روپ چوں ڈلھیاں
تکھیاں اکھیاں - ادھیاں کھلیاں
وچ گجرے دیاں دھاراں
چھن چھن کچ دیاں ونگاں چھنکن
نک وچ لونگاں چم چم چمکن
لک لچکن تے لاچے کھڑکن
کٹھی پاون - نچ نچ گاون
رل مل ہس کھ ناراں
ڈھلیاں گتاں - سدھے سواندے
لک تے ہلدے - لمے پراندے
بٹ بٹ تکدے - آندے جاندے
روپ چھپاون - ناز وکھاون
نخرے کرن ہزاراں......
رنگ برنگے چہرے گھوکن - سُر دیاں چین پھواراں
رب سبھی ہوندیاں کٹھیاں - ایہہ کونجاں دیاں ڈاراں

○

باجرے دی روٹی - مکھن دا پیڑا
نچ نچ وانگ مورنی
پیلاں پاندی آوندی لے کے
باجرے دی روٹی مکھن دا پیڑا

بلھیاں تے رنگ پھبے نمے نمے سک دا
ڈل ڈل کردا اے لونگ میرے نک دا
متھے دونی - گل وچ گانی
آئی آں میں بن کے رانی
چھن چھن لال چوڑیاں میں چھنکاندی آوندی لے کے
باجرے دی روٹی

میرے باجھوں اوہدے مونہوں برکی نہ لنگھدی
کھانی آں جے نال اوہدے ونی آں میں سنگدی
جے: کھاواں رس کے اٹھے
لسی والا چھناٹے
پھڑ پھڑ پیار نال میں بانہہ کھواندی آوندی لے کے
باجرے دی روٹی

